Vol. II
No. 19



Wednesday
7th October, 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS



THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Wednesday, 7th October, 1953.

The House met at Half Past Two of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Questions And Answers.

(*See Part* 1)

Motion for Adjournment re: Satyagraha by the Members of Scheduled Caste Federation.

مسٹر اسپیکر - میرے پاس اڈجرنمنٹ موشن کے بارے میں ایک نوٹس آئی ھے - مجھے اس کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ھے مگر آنریبل ممبر چاھیں تو میں پڑھتا ھوں - وہ یہ کہتے ھیں -

This House do adjourn to discuss a matter of definite public importance, namely,—

Lands that were allotted to the Schedule Caste members prior to the year 1949 and after are now being taken back by the Government. In protest of such an action the Marathwada Scheduled Castes Federation have started a satyagraha. In this connection a Satyagraha centre has been established at Ondoangaon, taluk Silod, district Aurangabad, On 4-10-1953 police assaulted the public and arrested 400 persons belonging to schedule Caste who had come there to register their names to offer Satyagraha. The Poice have confiscated the portrait of Dr. Ambedkar and also arrested the General Secretary of Schedule Caste Federation of Aurangabad district without detention order or warrant of arrest. Further the Police take the high-handedness of hand-cuffing the Satyagrahis and march them around in the form of a procession with band and music. The Police authorities are harrassing and thrashing the people in the district in extremity. Such an action of the Police may kindly be discussed in the Assembly in the interests of public safety and thus justice be meted out.

لیکن اس نوٹس میں خود انہوں نے ارجنٹ نہیں بتلایا ھے - ھمارے رول کے لحاظ سے صاف ظاھر ھے کہ (It must be urgent) یہ ڈے ٹو ڈے میٹر (day to day matter) ھے - عام طور پر آرڈیزی اڈمنسٹریشن آف لا

(Ordinary administration of law) کے تحت لوگ گرفتار ہوتے ہیں اور ان کے مقابلہ میں کارروائی کی جاتی ہے ۔ اس وجہ سے میں اس کو اہم نہیں سمجھتا ۔

شری مادھو راؤ نرلیکر (ہنگولی ۔ محفوظ) میں نے پہلے ہی اس اڈجرنمنٹ موشن کے امپارٹنس (Importance) کو بتلایا ہے ۔ اس طریقہ سے یہ موشن نہایت اہمیت رکھتا ہے ۔ شیڈولڈ کاسٹ کے لوگوں کو سنہ ۴۹ کے پہلے اور اس کے بعد جو زمینات دی گئی تھیں اور ان پر لوگ جو چھ چھ سات سات سال سے قابض تھے اب گورنمنٹ ان کو فارسٹ یا گائران کے نام پر واپس لے رہی ہے ۔ اس کے احتجاج میں مرہٹواڑہ شیڈولڈ کاسٹس فیڈریشن نے ستیہ گرہ شروع کی جو عدم تشدد کے اصول پر شروع ہوئی ۔ دس دن سے ستیہ گرہ جاری ہے ۔ اور ستیہ گرہی پرامن طریقہ پر ستیہ گرہ کررہے ہیں ۔ لیکن حیدرآباد کی حکومت کی پولیس جو ہمیشہ ظلم کرنے کی عادی ہے ستیہ گرہیوں پر ظلم کررہی ہے ۔ مجھے مرہٹواڑہ شیڈولڈ کاسٹس فیڈریشن کے صدر کی جانب سے کل رات ہی میں ایک لیٹر وصول ہوا ہے اس میں انہوں نے صاف لکھا ہے کہ انڈل گاؤں تعلقہ سلوڑ میں جو ستیہ گرہیوں کا سنٹر ہے چارسو ستیہ گرہی لوگ آگئے ہیں . . . . .

مسٹر اسپیکر ۔ آپ نے یہ سب بتلا دیا ہے ۔

شری مادھو راؤ نرلیکر ۔ یہ مسئلہ اہم ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ پر یہاں ڈسکشن ہو اور اس پر گورنمنٹ کی پالسی معلوم ہو تا کہ ستیہ گرہ کے بارے میں دوسرے ضلعوں میں کیا عمل ہونا چاہیئے اس پر غور کیا جاسکے ۔ اس لئے یہ موشن لایا گیا ہے ۔ پولس نے صرف اتنا ہی نہیں کیا بلکہ ڈاکٹر امبیڈکر کی جو فوٹو رکھی گئی تھی اس کو بھی ضبط کرلیا ۔ اور ستیہ گرہیوں پر مار پیٹ کی ۔ ان کے سرپر ٹیکار رکھکر دھپڑے بجا کر انہیں گاؤں میں پھرایا گیا ۔ یہ مرہٹواڑہ کا ہی مسئلہ نہیں بلکہ حیدرآباد کی ۲۴ لاکھ اچھوت عوام کا مسئلہ ہے اس کے لئے عوام چیخ پکار کررہے ہیں زمینات واپس لی جا رہی ہیں ۔ اس سلسلے میں خود ریوینیو منسٹر سے ملا تھا ۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے بھی جولائی میں ایک لیٹر لکھا تھا لیکن گورنمنٹ کی جانب سے جواب نہیں آیا اور ستیہ گرہ شروع ہوئی ۔

مجھے امید ہے کہ ان حالات میں ڈسکشن کی اجازت دیجائیگی ۔

مسٹر اسپیکر ۔ آپ نے ۲۸ ۔ ستمبر کو بھی اس بارے میں سوال پوچھا تھا اگر آپ کو اس سے بھی اطمینان نہیں ہوا تو ڈسکشن کے لئے درخواست دیجئے غور کیا جائیگا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے (اپا گوڑہ) گو آپ نے رولنگ دیدی ہے ۔ لیکن یہ مسئلہ ڈے ۔ ٹوڈے اڈمنسٹریشن کا نہیں ہے ۔ زمین لینے کی کوشش کی جارہی ہے اس بارے میں ڈاکٹر امبیڈکر نے بھی حکومت سے پوچھا ہے ۔ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ پورے اسٹیٹ میں اس کے پھیل جانے کا امکان ہے ۔ اگر ہاؤز میں بحث ہوجائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ہرج نہیں ہے ڈپارٹمنٹ کو اپنی پالسی طے کرنے میں سہولت ہوسکتی ہے ۔

مسٹر اسپیکر - اس بارے میں آدہ گنٹھ ڈسکشن کےلئے درخواست دیں تو اس پر غور کیا جائیگا -

L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors relief Bill.

Minister for Rural Reconstruction and Education (Shri Devi Singh Chauhan) : Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. XV of 1953, a Bill to consolidate and amend the Law for the Relief of Agricultural Debtors in the State of Hyderabad, be referred to a Select Committee, consisting of

1. Shri Govindrao More.
2. Shri Pulla Reddy.
3. Shri Virupakshappa.
4. Shri Srihari.
5. Shri Jagannatharao Chanderki.
6. Shri Sipatrao Newasekar.
7. Shri G.Raja Ram.
8. Shri Ankushrao Ghare.
9. Shri B. D. Deshmukh.
10. Shri K. Ananth Ram Rao, and
11. the Mover of the Bill with instructions to report by 30th November, 1953.

Mr. Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XV of 1953, a Bill to consolidate and amend the Law for the Relief of Agricultural Debtors in the State of Hyderabad, be referred to a Select Committee, consisting of--

1. Shri Govindrao More.
2. Shri Pulla Reddy.
3. Shri Virupakshappa.
4. Shri Srihari.
5. Shri Jaganatharao Chanderki
6. Shri Sipatrao Newasekar.
7. Shri G. Raja Ram.
8. Shri Ankushrao Ghare.
9. Shri K. Ananth Ram Rao.
10. Shri B. D. Deshmukh, and
11. the mover of the Bill with instructions to report by 30th November, 1953".

The Motion was adopted.

L. A. Bill No. XXIX of 1953, the Hyderabad Leprosy Bill, 1953.

Minister for Public Works, Medical & Public Health (Shri Mehdi Nawaz Jung) : Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. XXIX of 1953, a Bill to provide for the segregation and medical treatment of pauper infectious leprosy patients and the control of all infectious leprosy patients, be read a first time".

Mr. Speaker : Motion moved

* شری مہدی نواز جنگ - اسپیکر سر - جذام جیسے خراب مرض کے بارے میں یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ یہ حیدرآباد اسٹیٹ کے بعض اضلاع میں بری طرح پھیل رہا ہے - خصوصاً اضلاع عثمان‌آباد - نظام‌آباد بیڑ اور عادل‌آباد کے کچھ حصے بہت زیادہ اس مرض سے متاثر ہیں - اس مرض کے مفلس بیمار اس مرض کو اپنا ذریعہ آمدنی بنالیتے ہیں اور وہ تدابیر ملحوظ نہیں رکھتے جو اس مرض کو نہ پھیلانے کے لئے ملحوظ رکھنے چاہئیں - علاوہ ازیں وہ ادھر ادھر شہر میں گھوم کر ایسے مناظر پیدا کرتے ہیں جو کسی دوسرے مہذب ملک میں نظر نہیں آتے - دیگر مقامات پر بھی اس کے لئے قوانین ہیں - ان پر پابندیاں ہیں - انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے اور مقامی حالات کے پیش نظر یہ مسودہ قانون بنایا گیا ہے - امید ہے کہ یہ مسودہ قانون بغیر کسی بحث و مباحثہ کے منظور کرلیا جائیگا -

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - (کریم‌نگر) آنریبل منسٹر فار مڈیکل اینڈ ہلتھ نے جو لیپرسی بل (Leprosy Bill) پیش کیا ہے میں کہونگا کہ وہ بہت اچھا ہے - مگر ایسے کئی ایکٹس ہیں جنہیں ہر ڈپارٹمنٹ نے منظور توکروایا ہے نظام کے زمانے میں بھی ایسے کئی پراگریسیو ایکٹس لائے گئے یہ کہنا کوئی مبالغہ نہیں - قانون تولداری جس پر آج کافی بحث و مباحثہ ہو رہا ہے وہ بھی اسی زمانہ کا رام راج ہے - نظام کو اپنے زمانے میں اسٹیاٹیوٹری بک میں نئے نئے قوانین رکھنے کی عادت سی تھی - مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس پر کہاں تک عمل ہوا - وہ اپنی جگہ پڑے ہوئے ہیں - عوام کو عملاً کوئی فائدہ نہیں پہنچتا - وہ صرف کاغذ پر رہتے ہیں - متعلقہ منسٹر سے پوچھتے ہیں تو بتلاتے ہیں کہ یہ کارگزاری کی گئی وہ کی گئی - میں موبائیل مڈیکل یونٹس کا حوالہ دونگا - یہ ۸ یونٹس ہیں - ۸ ڈسٹرکٹس میں ایک ایک ہے - اگر اسکو صحیح طریقہ پر چلایا جائے تو غیر معمولی فائدہ ہوسکتا ہے - لیکن دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ حقیقت میں عوام کو اس سے کتنا فائدہ ہوا - اس میں ایک ڈاکٹر اور ایک ہلتھ انسپکٹر ہوتا ہے - ضلع میں دو ڈھائی سو دیہات ہوتے ہیں - وہ یونٹ ۵ ، دن دورہ کرکے بتلا دیتا ہے کہ ....

شری مہدی نوا زجنگ - پوائینٹ آف آرڈر - اسپیکرسر - یہ بحث اس قانون سے غیر متعلق ہے - اس اندیشہ کے تحت کہ اس قانون پر عمل نہ ہوگا یہ کہنا کہ یہ قانون بیکار ہے صحیح بحث نہیں - جو قانون آپ کے سامنے پیش ہوا ہے اسکو منظور یا نا منظور کیا جاسکتا ہے یا اسمیں ترمیم کی جا سکتی ہے لیکن یہ اندیشہ ظاہر کرنا کہ اسپر عمل نہیں ہوگا یہ قبل از وقت ہے -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - اسپیکرسر - یہ ایک لیپریسی بل ہے - اسکے ضمن میں یہ مثال دیجاسکتی ہے کہ جس طرح فلاں اسکیم پر عمل نہیں ہوا اسی طرح اس پر عمل نہو تو یہ ایکٹ بیکار ہوسکتا ہے - میں جو کہ رہا ہوں وہ بحث کے دائرہ میں ہے - اس کا موقع ملنا چاہئیے - میں مانتا ہوں کہ منسٹر صاحب سے جب کبھی کسی معاملہ میں ریپریزنٹیشن کیا جاتا ہے تو وہ حد سے زیادہ ہمدردی سے پیش آتے ہیں - لیکن ٹکنیکل معاملات میں اگر پی - ڈبلیو - ڈی کا ہوتو ہارڈیکر صاحب اور ہیلتھ کا ہوتو کھتری صاحب سے رجوع کردینا اور ٹکنیکل کہکر آگے بڑھادینا مناسب نہیں ہے - ایک ایکٹ بنایا جا رہا ہے - اس سلسلے میں یہ بحث کی جاسکتی ہے - ایوان کے سامنے میں ایک دوسری اسکیم کے بارے میں اپنے تجربات لارہا ہوں - موبائیل مڈیکل یونٹس کے ضمن میں اس سے پہلے بھی میں نے آپکے سامنے اظہار کیا تھا تو کہا گیا تھا کہ موبائیل مڈیکل یونٹس نے پندرہ دن میں دورہ کرکے اتنے ہزار پیشنٹس (Patients) کا علاج کیا ہے - جب ہم اسکے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ کہاں کہاں علاج کیا گیا تو پتہ نہیں چلتا - یہ چیزیں صرف پیپر (Paper) پر رہتی ہیں - جس طرح یہ پیپر پر رہتی ہیں اوسی طرح فیلڈس (Fields) پر بھی رہیں تو اچھا ہے - دیڑھ سال پہلے میں نے لیپریسی (Leprosy) کے انسداد کے لئے کہا تھا کہ کئی لوگ جو اس میں مبتلا ہیں بازاروں میں پھرتے ہیں ندی نالوں میں نہاتے ہیں ان چیزوں کو روکنے کا انتظام کیا جائے تو جواب دیا گیا کہ لیپریسی کلینک کے لئے ہر ضلع میں ایک کمپاؤنڈر کو دس روپیہ الونس دیکر اس مرض کے علاج کا انتظام کیا گیا ہے - لیکن جب میں نے اس بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب کاغذات پر ھی ہے حقیقت میں ایسا انتظام تو نہیں ہے - میں بعض مثالیں اسلئے دیرھا ہوں کہ کس حدتک انتظام کیا گیا ہے اور حقیقت حال کیا ہے معلوم ہو - اگر صرف کاغذی اسٹاٹسٹکس پیش کرنا مقصود ہے تو اور بات ہے - اس بل میں میں امنڈ منٹ پیش کر رہا ہوں اس وقت اس بل کا تفصیلی جائزہ لونگا - بہر حال یہ ایک ایسا مرض ہے جسکو جلد سے جلد روکنا چاہئیے - یہ مرض ایسا ہے کہ اس میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں لوگ مبتلا ہیں اور بازاروں میں کھلم کھلا پھرتے ہیں اور ندی نالوں میں اشنان کرتے ہیں اسلئے اس چیز کو روکنا ضروری ہے - اس بارے میں ایکٹ لانے پر میں موجودہ منسٹر کو مبارکباد دونگا لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کرونگا کہ اسکو عملی جامہ پہنانے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتیں ورنہ بل کا ہونا نہونے میں داخل ہوگا -

श्री. गोपालशास्त्री देव (मुधोळ)

माननीय अध्यक्ष महोदय, आज यह जो लेप्रसी अॅक्ट आवाम के सामने आरहा है वह, आना बहुत जरूरी था। और आज अैवान के सामने यह कानून लाया जा रहा है अिसके लिये मैं ऑनरेबल मिनिस्टर साहबको धन्यवाद देता हूं और अुन्होंने यह कानून आज यहा लाया अिसके लिये मै अुनका शुक्रगुजार हूं। बहुत दिनों मे अिस तरह का अेक लेप्रसी अॅक्ट आज यहां आ रहा है। अुसकी अेक खास पार्श्वभूमि है। अुस्मानाबाद में लेप्रसी बहुत बढ रही है। बिदर में भी अिस रोग में बढती हो रही है। मैं अपने नांदेड कि हदतक तो कह सकता हूं कि नांदेड जिले के देगलुर के आसपास के मवाजियात में अिस लेप्रसी से काफी लोग मुत्तासिर हो रहे हैं। और अिन स्थानों में लेप्रसी बढ रही है। मैं अेक आयुर्वेद का जानकार हूं और अिसलिये मै आयुर्वेद या मेडिकल नुक्तेनजर से यह कह सकता हूं कि यह अेक चोर बिमारी है। यह बिमारी चोरी छिपे आती है। बहुतसे लोग अैसे होते है जो कि अपनी बिमारी छिपाते हैं और अैसे लोग समाज में आने के लिये भी बहुत हिचकिचाते हैं। अैसी अेक यह बिमारी है जो दूसरे लोगों को लगती है यह बात अुनकी समझ में नहीं आती। और अिसलिये वह अपनी बीमारी छिपाने की कोशिश करते हैं।

अिस बीमारी के दो हिस्से होते हैं। अेक हिस्सा अैसा होता है कि जिस में सांसर्गिकता नहीं होती है। यह लोग समाज में घुमते हैं तो भी समाज में अुनकी बीमारी फैलती नहीं है। अैसी जो बीमारी रहती है अुससे समाज मुत्तसर नहीं होता है। अेक की बीमारी अिसमें दूसरे को नहीं लगती है। लेकिन दूसरा हिस्सा अैसा होता है जो कि संसर्ग जन्य होता है। दूसरे लोगों के संपर्क में आने से यह बीमारी ज्यादा बढती है। ज्यादा तर अैसी बीमारी यात्रा आदि स्थानों में बढती है। जहां यात्रा रहती है या मदरसे रहते हैं या सिनेमा आदि रहते हैं, जहां ज्यादा तर लोग अिकठ्ठा हुआ करते हैं अैसे स्थानों में अिस बीमारी के बढनेका ज्याद डर रहता है। अैसी जगह यदि यह लेप्रसी के लोग जाते हैं तो यह बीमारी बढनेका अंदेशा रहता है। अुस्मानाबाद जिलेमें तो २० हजार लोग अिस बीमारी से मुत्तासिर हो रहे हैं। बीदर में भी आजकल यह बीमारी काफी बढ रही है। यह मसला तो आज अेक अहम मसला हो गया है। जल्द यह अॅक्ट न लाया जाता और अिसके लिये जल्द कोशिश न हो तो डर है कि यह बीमारी काफी तेजीसे बढेगी। निजामाबाद में डिचपल्ली नामका अेक स्थान है जहां पर यह बीमारी काफी बढ रहीं हैं। यह बढती हुअी बीमारी को रोकने के लिये अिस अॅक्ट की बहुत जरूरत है। और अिस बात को महसूस कर के यह बिल लाया गया यह बडी अच्छी बात हुअी।

अिस कानून की जरूरत अिसलिये है कि अगर कोअी लेपर जो अिस बिमारी से लगा हुआ हो मकान में रहे तो अुसको जबरदस्ती लेप्रसी के केंद्र में डालने के लिये अैसा कोअी कानून अबतक हमारे सामने नहीं था। मैं अेक आयुर्वेदिक का सेवक हूं। मै जानता हूं कि यह बीमारी किस तरह आती है। यदि अैसा बिमार आता है तो अुसे लेपरसी केंद्र में रखना ज्यादा अच्छा होता है और अिस तरह यदि घर के लोगों को अुस बीमार को कहा जाय कि तुम्हें चिकित्सा केंद्र में रहना चाहिये और घर में नहीं रहना चाहिये तो लोग अिसको नहीं मानते हैं। बीमार अैसा नहीं समझता है कि मेरे अिस तरह रहने से दूसरों को बीमारी होगी। वह अिस बात को महसूस ही नहीं

करता है और खुशी के साथ मकान में रहता है। यात्रा, देवल, बाजार, सभी स्थानों में जाना है जहां और लोग भी अिकठ्ठा हुआ करते हैं, जहां पानीका संबंध आता है। वहां ज्यादा तर यह बीमारी बढती है। यह सब देखते हुअे ही अैसे अॅक्ट की जरूरत है। अैसे मरीजों को लाजमी तौर पर अलग केंद्र में पहुंचाया जाय। और अुनके लिये बिलकुल अलग केंद्र हो। और वहां पर अुनकी सब तरह की व्यवस्था हो। यह बीमारी क्यों ज्यादा बढती है जिसके बारे में अलग अलग राय है। कोअी डॉक्टर कहते हैं सरकार जो गन्ना देती है और जो गन्ना अिस्तेमाल करती हैं अुसके खाने से यह रोग बढता है।

अिस रोग की यह खासियत है कि छोटेछोटे नवजवान जिनकी अुम्र १५ साल से कम है अैसे लोगों को यह बीमारी ज्यादा तर होती है। और अिस में जो संसर्गजन्य रोग है वह तो बहुत ही जल्द बढता है। हमारे अैसे बहु तसारे बीमार समाज में घूमा करते है अुनके लिये यह अॅक्ट लाना बहुत जरूरी है। और अुसके साथ साथ अिनकी अच्छी व्यवस्था भी होनी चाहिये। क्योंकि यह रोग दया के काबिल है। अिस रोग में बहुत कष्ट होता है। हाथ पावों की अुंगलियां टूटती है। शरीर की अंगार होती है बहुत जलन होती है। शरीर की अंगार होतीहै और अैसे आदमी मरने के लिये तययार हो जाते हैं। मेरे अेक संपादक मित्र हैं जिन्हें यह रोग हो गया था। वे अिस रोग से बहुत परेशान थे। अुनको बहुत तकलीफ हो रही थी। वे समाज में मिलने तक नही थे। वे अेक नदी के पास अकेले ही रह ते थे। समाज अुनको अपने पास नहीं आने देता था। अुनके दो मित्र थे जो अुनकी सेवा किया करते थे। अैसे लोग दया के पात्र होते हैं। हम सब लोगों को अैसे लोगों की सेवा करनी चाहिये। आप तो जानतेही हैं कि महात्मा गांधी जी के पास अेक शास्त्री रहा करते थे और वें अिस रोग से ग्रस्थ थे महात्मा गांधी बराबर अुनकी सेवा किया करते थे।

अिसी कारण से यह अॅक्ट लाने की जरूरत हैं अिनकी सेवा अच्छी तरह हो सके और यह रोग ज्यादा फैल न सके। अिसमे यह भी होना चाहिये कि अिनके लिये स्वतंत्र केंद्र खोले जाने चाहिये। यदि अिस रोग से कोअी ग्रस्त हो तो अुसे लाजमी तौर पर अिस केंद्र में शरीक करके अुसके दवादारू का अित जाम किया जाना चाहिये। अितना कहते हुअे मैं अपनी तकरीर खतम करता हूं।

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి (నిర్మల్—జనరల్) :—

పూజనీయ అధ్యక్షా, స్వామీ,

ఇప్పుడు ఒక్కొక్కమంత్రి వారివారి శాఖలకు సంబంధించినటువంటి బిల్లులను తెస్తున్నారు. ఒకరినిచూచి ఒకరికి ఉత్సాహం కలుగుతోంది. అది మేలేగాని, కీడేగాని ఒక మంత్రి తనకు సంబంధించినటువంటి బిల్లును తెస్తే, ఇంకొక మంత్రి "నేనుకూడా ఒక బిల్లు ఎందుకు తీసుక రాకూడదు ?" అని ఉత్సాహం కలిగి, బిల్లు తెస్తున్నారు. ఈ బిల్లులు అనువాదము చేయించి యిస్తామంటారేగాని అంగ్రేజీలో బిల్లులు ఇచ్చినప్పుడు అనువాదము కూడా చేయించి యివ్వడము లేదు. ఇక్కడ ఎప్పుడైతే బిల్లులు అంగ్రేజీలో యిస్తారో అప్పుడే అనువాదముకూడా చేయించి యివ్వాలి.

"దున్నేవారికే భూమి" ఇస్తామన్నారు—ముఖ్యమంత్రిగారు. "గీసేవాళ్ళకే చెట్లను ఇస్తాము" అన్నారు—అబ్కారీమంత్రిగారు. "అప్పులు వున్నవాళ్ళకు లేకుండా చేస్తాము" అన్నారు నిన్న గ్రామ పునర్నిర్మాణ మంత్రిగారు. "రోగము వున్నవాళ్ళకు, రోగంలేకుండా చేస్తాము" అంటున్నారు ఇప్పుడు మంత్రిగారు. ఎంతసుఖము అయిపోయిందో చూడండి. (నవ్వు) కాని ఇవి తీసుకురావడం చూస్తేనేవున్నదిగాని "పేరు లక్ష్మమ్మ, ఇంటిలో గబ్బిలాలకంపు" అన్నట్లుంది.

"नांव सोनाबाई, गळ्यामध्यें गुंडू नाहीं."

నిన్న బిచ్చగాండ్ర నివారణకని ఒక ఖానూను, ఇవ్వాళ్ళ అనారోగ్యనివారణకని ఒక ఖానూను తెచ్చారు. కాని దీనిలో కట్టుబాటు ఎంత కనబడుతున్నదో, అంతకన్న ఎక్కువ నష్టం ఈకానూను లో చూస్తున్నాము. ఈ ఖానూను అనువాదము చేసి ఇవ్వనందున, అంగ్రేజీలో చదివినాము. మాకు అనువాదం చేయించి ఇస్తే తెలిసేది. లేనిచో అంగ్రేజీ తెలిసిన ఒకరిదగ్గరకు పోవాలి. వారు అందులో వున్నది తెలుసుకొని మాకు చెప్పాలి. ఈ కానూనువలన కట్టుబాటు ఎంతవున్నదో, దానికన్న నష్టము ఎక్కువ వున్నది. నష్టము ౯౦ వంతులు, కట్టుబాటు ౧౦ వంతులున్నది. ఈ కుష్టురోగములో అష్ట కుష్టులున్నాయి. చర్మకుష్టు, గళితకుష్టు మొదలగు రకముల అష్టకుష్టులున్నాయి. ఏరకం కుష్టురోగిని తీసుకు వెళ్ళేది దీనిలో చెప్పలేదు. ఇది అంటు రోగమా? ఇది ఎందుకు కలుగుతున్నదో దాని విషయం ఏమీ ఆలోచన చేయలేదు. కాని పోలీసుకు మనిషిని చూస్తే కుష్టురోగి అని అనుమానం కలిగిందని బిలావారంటు గిరఫ్తారుచేసి తీసుకుపోతాడు. ఎక్కడో జిల్లాకు ఒక ఇన్స్‌పెక్టరుంటాడు. కుష్టురోగి అని అనుమానించి బిలావారంటు గిరఫ్తారుచేసి తీసుకుపోతే ఇన్స్‌పెక్టరు చూచి మేజిస్ట్రేటు వద్దకు పంపుతారు. అతను రోగియని ఇన్స్‌పెక్టరు చెబితే, అది అబద్ధమని రోగి అన్నట్లయితే అదాలత్‌లో పేషీలు నడుస్తాయి. రోగము లేదని సాబిత్‌చేస్తే రోగిని విడుదల చేస్తారు. పేషీలు నడుస్తున్నప్పుడు జమానత్‌మీదకూడా వదిలిపెట్టవచ్చునని ఈ ఖానూనులో వున్నది. కాని మొట్టమొదట గిరఫ్తారు చేసినప్పుడే జమానత్‌కు మౌకా ఎందుకు ఇవ్వరు? పోలీసు బిలావారంటు గిరఫ్తార్ చేసి తీసుకుపోయి కైదులో పెడతారు. అక్కడ ఇతర ఖైదీలు కూడా వుంటారు. అప్పుడు ఈ రోగి ఒకవేళ అంటురోగంతో వుంటే అక్కడ ఖైదీలు ఎక్కడకు పోవాలి? వాళ్ళు బస్సులలో ఎక్కితే జుర్మానా వేస్తామన్నారు. వాళ్ళను గిరఫ్తారుచేసి బస్సుల్లో తీసుకుపోతే దానికి ఏమి జుర్మానా వుంది? అదాలత్‌కు తీసుకుపోయి మేజిస్ట్రేటు ముందు పెడితే, రోగియొక్క గాలివల్ల, చెమటవల్ల అది అంటురోగమే అయితే, ఇతరులకు వ్యాపించవచ్చును. రోగినిగురించి పేషీలు మేజిస్ట్రేటు ముందు, తప్పకుండా చేయవలసియున్నది. కాబట్టి రోగాన్ని దూరం చేసే ప్రయత్నం ఇందులో ఎక్కువ కనపడుటలేదు. పోలీసులు మాత్రం ఇష్టంవచ్చినవారిని బిలావారంటు గిరఫ్తారుచేసి తీసుకు పోవచ్చును. ముస్తబారోగి అని చెప్పి తీసుకుపోతారు. సాబిత్ లేకపోతే అనుమానించి అరెస్టుచేశామని అంటారు. కాబట్టి ఈ కానూనులో రోగమును దూరము చేయడానికి ఎక్కువ ప్రయత్నం కనపడుటలేదు. ఇందులో సజా, జుర్మానా కూడవుంది. మళ్ళీ అప్పీలు చేయడానికి మౌకా వుంది. అసలు కుష్టురోగం వున్నవానికి జమానత్ ఇవ్వడం ఎందుకు? ఇంటివద్ద వుంచుకుంటామని, నల్గురివద్ద తిరుగనివ్వము—అని జమానత్ ఇచ్చి తీసుకు పోతారు. మా ఊర్లలో చూస్తున్నాము. కుష్టురోగిని ఒక గదిలో వుంచుతారు. ఇంటి

లోనివాళ్ళు అడవికి బయటికిపోతే, కుష్ఠరోగి తాళము తీసుకొని లోపలికి పోయి కుండలుపట్టు కొని అన్నము తింటాడు. ఇంటిలోనివాళ్ళు జమానత్ వేసిచేస్తే, ఆ రోగి ఆ కుటుంబములో తిరుగుతూవుంటే ఆ ఇంటిలోనివారికి, తరువాత గ్రామస్థులకు ఆ రోగమువ్యాపించి అందరిని కుష్ఠరోగులను చేయుటకు తోడ్పడుతుంది. కాబట్టి అంటుసంబంధం వున్న రోగిని జమానత్ మీద వదలిపెడతామంటే ఏమౌతుంది ? ఈ కానూనులో కుష్ఠరోగ నివారణకు ఎక్కువ ప్రయత్నం కనబడదు. దీనిలో ఇంకొకటి, బేరోజుగారివారికి ఒక రోజ్‌గారి ఆని ఇవ్వబడుతుంది. ఎప్పుడైతే ఇన్స్‌పెక్టరు ఎదుట కుష్ఠరోగము వున్నదని సాబిత్ అవుతుందో అప్పుడు మళ్ళీ మేజిస్ట్రేట్ వద్దకు ఎందుకు తీస్కుకుపోవాలి ? కుష్ఠరోగియని సాబిత్ అయితే అక్కడనుంచే దానికి ఇంతజాం వున్నచోట్లకు రోగిని పంపాలి గాని, మేజస్ట్రేటు వద్దకు ఎందుకు ? అసలు కుష్ఠరోగము వున్నదీ లేనిదీ పరీక్షించేందుకు దూతలను నియమించాలి. గిరఫ్తార్ చేయకుండానే మొట్టమొదటనే, వానికి రోగము వున్నదీ లేనిదీ పరీక్షించేందుకుగాను, అటువంటి విద్య వాళ్ళకు కలుగజేస్తే మంచిది. అంతేగాని పోలీసుకు ఏమితెలుస్తుంది ? పోలీసుకు దుష్మన్‌గనక వుంటే, అతనిని [illegible] గిరఫ్తార్‌చేసి తీసుకుపోతాడు. ఒకవేళ కుష్ఠరోగము లేదని సాబిత్ అయితే ఆ పోలీసుకు జరిమానా, సజా లేదు. "మాకు కుష్ఠరోగము కనిపించింది. మేము పట్టుకు పోయాము" అంటారు. బస్సులవద్ద కూడా చూస్తున్నాము. కుష్ఠరోగులు అక్కడే వుంటారు. బస్సులెంబడి, బస్సు వెళ్ళేవాళ్ళతో పోతుంటారు. ఒక ఆయన నాకు తెలుసును. కుష్ఠరోగముఅతనికి వుండేది. వేళ్ళు వూడిపోయినా కుష్ఠరోగము ఇంకొకళ్ళకు కలగదని పుస్తకాల్లో చదివాము. అంటు సంబంధం వుంటేనే కలుగుతుందని వైద్యులనోట విన్నాము.

ఈ కానూనులో వేరే కమ్మ మలిపి చూస్తే వేరే స్టేట్సులోపల ఇటువంటి కానూను చేశారని మేము కూడా చేస్తున్నామనీ చెప్పారు. కాని ఇతర రాష్ట్రములవారికి వారు చేసిన చట్టము వలన ఎంత అనుభవం వచ్చింది ? ఎంతవరకు అక్కడ కట్టుబాటు అయినదీ చెప్పలేదు. అక్కడ ౧౦౦ మందికి రోగం వుంటే ౨౫ మందికైనా తగ్గినట్లు చూపించలేదు. అక్కడ కానూను వుంది కాబట్టి ఇక్కడకూడా చేస్తున్నామంటారు. ఉద్దేశమయితే మంచిదే ఇటువంటి రోగాల నివారణ కావలసినదే. దరిద్రం దూరం అయిపోవాలి. మేలు కలగాలి—అని ప్రతి మానవుడు అనుకుంటాడు. నిజంగా ఈ కుష్ఠరోగము నివారణ కావాలంటే మొట్టమొదట, ఆయనకు జమానత్ లేకుండా చేయాలి. ఎప్పుడైతే ఇన్స్‌పెక్టరు అతనికి కుష్ఠరోగము, వుందని గ్రహించు తాడో అప్పుడు ఆ రోగికి జమానత్ యిచ్చి విడచిపెట్టె అవకాశం యివ్వకూడదు. అటువంటి రోగిని విడిచిపెడితే ఇంటికిపోయి వాళ్ళందరితో కలిసే సంబంధం వుంటుంది. ఆ ఇంటి యజమానికే ఆ రోగము కలిగితే చిన్నవారు జమానత్ ఇచ్చి—బజారులో తిరగనివ్వమని మా ఇంటిలోనే వుంచు కుంటాము అని చెప్పి తీసుకు పోయినా, అది ఇతరులకు తగలనప్పటికీ, కుటుంబములోనివారికి తగులుతుంది.

కుష్ఠరోగుల విషయమై వాళ్ళు వుండడానికి ఇంతజాం వేరేచోటు నిర్మాణము చేసే ప్రయత్నము ప్రభుత్వం చేయాలి. అంతేగాని వాళ్ళను జమానత్‌మీద వదలిపెడితే "ఈచేతిలో ఇచ్చాడు—ఆ చేతిలో తీసేశాడు" అన్న విధంగా అవుతుంది.

ఇప్పుడు ఈ బిల్లు తీసుకువచ్చిన దాని విషయమై ఈ మంత్రిగారికి చాలాచాలా ధన్యవాదములు అర్పిస్తున్నాను. ఈ బిల్లుకు అనువాదము చేసి మాకు ఇవ్వలేదు. అది ఎప్పుడు ఇస్తారో, సవరణలు ఎప్పుడు ఇవ్వాలో మాకు తెలియుటలేదు. సవరణల విషయం మాకు ఏమాత్రా వ్యవధి లేనిది తెలియుటలేదు. దఫాలమీద సవరణలు పెట్టినప్పుడు వాటిమీద క్లుప్తముగా చెప్పగలుగుతాను. ఇప్పుడు నా భాషణ సమాప్తము చేస్తున్నాను.

श्रीमती आशाताओी वाघमारे (वैजापूर) :—अध्यक्ष महाराज, मी प्रथम हा कायदा आणल्याबद्दल आरोग्य मंत्र्यांचे आभार मानते. कारण आतापर्यंत असा महारोग निवारण कायदा अमलांत आला नव्हता. आणि आज हा कायदा मंत्र्यांनी आणला आहे ही फार आनंदाची गोष्ट आहे.

आतापर्यंन कायद्यावर जी टीका केलो आहे त्याला माझे असें म्हणणे आहे कीं, सरकारने कायदा करावयाचा असतो आणि जनतेने तो राबवावयाचा असतो. प्रत्येक गोष्ट सरकारनेंच करावयाची नसते. या कायद्याचा बरोबर अुपयोग करून घेण्याची दक्षता समाज सुधारकांनीं घ्यावयाला पाहिजे.

ह्या महारोगा मुळें स्त्रियांना केव्हां केव्हां फार त्रास होतो. कारण घरांतील कोणत्याहि माणसाला रोग झाला तर तिला त्याची सुश्रूषा, माता म्हणून किंवा पत्नी म्हणून किंवा बहिण म्हणून करावीच लागते. तसेंच अेकाद्या स्त्रीला हा रोग झाला तर त्या पासून सुद्धां फार धोका असतो कारण तो घरच्या सर्व लोकाना लागण्याचा संभव असतो.

ह्या रोगाचा दोष म्हणजे हा रोग अशिक्षित लोक लपवून हा रोग झाला असें ते भासूं देत नाहींत. तसेंच सुशिक्षित लोक सुद्धां हा रोग लपवून ठेवतात. नाहीं असे नाही. कारण मी अशीं कितीतरी अुदाहरणे दाखवूं शकते कीं, जे लोक चांगले बी.अेससी. आणि बी अे. आहेत त्यांना हा रोग झाला असतां त्यांनीं लपवून ठेवला. रोग लपवून ठेवला म्हणजे ह्या रोगाचा फैलाव झपाट्याने होण्याचा संभव असतो. म्हणून सरकारने हा कायदा करून अशा रोग्यांची व्यवस्था केली तर हा रोग बराच कमी होअील. शिवाय सरकारने भीक मागणाऱ्या महारोग्यांची व्यवस्था केली तर या रोगाचा फैलाव बराच कमी होअील.

या कायद्याची अंमलबजावणी आतांच अेका ऑनरेबल मेंबरनें सांगितल्या प्रमाणें सक्तीने झाली पाहिजे. मी तर या पुढेंहि जाअून असेंहि म्हणेन कीं, या महारोग्याना महारोगी गृहामध्यें ठेवावे व त्याच्यावर तेथे राहण्याची सक्ती केली पाहिजे. आणि त्यांच्यावर अितरत्र फिरण्याची बंदी घातली पाहिजे. सरकार जवळ महारोग्यांची नोंद असतेच. कारण खानेसुमारीच्या वेळेला या गोष्टींची नोंद होत असते. त्यावरून अशा रोग्यांना शोधून काढून अशा गृहामध्यें ठेवले जावे. त्यांची तेथे सुश्रूषा केली जावी आणि त्यांना तेथे तो पर्यंत ठेवले जावे जो पर्यंत डॉक्टर त्यांना रोगमुक्त झाल्याचे सर्टिफिकेट देणार नाहींत.

हा कायदा आणल्याबद्दल आरोग्य मंत्र्यांना पुन्हा अेकदा धन्यवाद देअून व हा कायदा शक्यतो लवकर लागू करण्याबद्दल त्यांना विनंति करून मी आपले भाषण संपविते.

श्री. माधवराव घुंशीकर (अुदगीर–जनरल)

स्पीकर सर, यह जो लेप्रसी का बिल सभागृह में आया है मैं समझता हूं कि हैदराबाद गवर्नमेंट का यह पहला अेकदाम है और बहुत छोटा अेकदाम है। मै अिसके लिये गवर्नमेंट को मुबारकबाद देने के पहले कुछ हालात पर तसकीरा करना चाहता हूं। मैं जिस अिलाके में रहना हूं अुसको अगर लेप्रसी का अिलाका कहा जाय तो कुछ गलत नही होगा। बल्कि मैं जिम मौजे में रहता हूं अुसकी आबादी ११०० है जिसमें महारोगियों की तादाद ३०० है। यह गलत नहीं कह रहा हूं। लेप्रसी मिनिस्टर और अिसके सब से बडे ओहदेदार यहां मौजूद हैं अूनके पास सब रिपोर्ट हैं। अितना ही नहीं मैने खुद अिसके बारे में १३५२ फसली में गवर्नमेंट के पास अेक रिपोर्ट पेश की थी अुसकी बिना पर हमारे हैदराबाद की आजादी के बाद माजी मंत्री श्री फूलचंद गांधी के जमाने में मेरे छोटे से गांव में अेक लेप्रसी क्लिनिक कायम हुआ है। वहां पर सर्वे किया गया तो ३६१ आदमी महारोग में मुब्तिला हैं। अिस छोटे से क्लिनिक के अंदर दो हजार की तादाद में महारोगी जेरे अिलाज हैं और घुंसी मौजे के आस पास के मवाजियात में तफसीली सर्वे किया गया है, वहां बडी भारी तादाद लेप्रसी के बीमारों की मिली है। अेक मौजा कोदली जिसकी लोकसंख्या साढे आठ सौ है अुसमें १४७ महारोगी मौजूद हैं। अिस प्रकार लेप्रसी के अिलाके अुस्मानाबाद जिला और बीदर जिला ही नहीं, मैं विश्वास के साथ कहता हूं कि हर अिलाके में अिन बीमारों की तादाद बहुत ज्यादा प्रमाण में है। गवर्नमेंट ने सबसे बडी बीमारी जिसको कि तपेदिक कहा जाता है अुसका सर्वे किया है। अुसके सबंध में बडी बडी रिपोर्टें हैं और अुस पर बहुत बडा सरमाया खर्च किया जाता है क्योंकि अिस बीमारी के मरीज ज्यादातर बडे बडे शहरों में रहते हैं और शहर के लोग अिलाज की तरफ ज्यादा मायल होते हैं और यह भी है कि शहर के लोग बहुत ज्यादा प्रोपागांडा करते हैं अिस-लिये गवर्नमेंट ने अुनकी तरफ ज्यादा ध्यान दिया है। करोडों रुपया अुस पर खर्च किये जा रहे हैं। लेकिन मैं यकीनन कह सकता हूं कि अिन तपेदिक के बीमारों से कअी गुना ज्यादा तादाद अिन महारोगियों की है जो बहुत दूर के फासले पर ग्रामों में रहते हैं। मैं संबंधित मिनिस्टर से प्रार्थना करता हूं कि अिस सिलसिले में छोटे छोटे गावों का और पूरे स्टेटभर का सर्वे करना जरूरी है। सर्वे करने के संबंध में मैं कहता हूं कि हाअूस के आनरेबल मेंबर्स और वहां के रहनेवाले पब्लिक के कारकूनों की सहायता की जरूरत हैं। जैसा मेरी बहन आशाताअी ने कहा कि यह अेक चोर बीमारी है, जिसका बीमार अिस बीमारी को चुराकर रखता है और वाकअी यह चुराकर रखने लायक बीमारी है क्योंकि अुनके जीवन का अिससे संबंध होता है। अगर लोगों को पता चल जाय कि फलां आदमी अिस रोग में मुब्तिला है तो न कोअी आदमी अुसको अपने पास बैठने देने के लिये तैयार होता है न कोअी अुसको घर में रखने के लिये तैयार होता है। अुस बेचारे की अितनी दुर्गती हो जाती है कि अुसको घर में रहना या रास्तों पर फिरना भी मुश्किल हो जाता है और जब यह बीमारी आगे बढती है तो वह काम करने के लायक भी नहीं रह जाता। अैसी हालत में मजबूरन यात्राओं में, रास्तों पर या मंदिरो के सामने भीख मांगने के लिये बैठना पडता है। और वह अपनी बीमारी फैलाने का अुसके साथ साथ काम करता है। मैं तारीखवार रिपोर्ट अपने मौजे की दे सकता हूं। १३२३ फसली की बात है जब मैं हमारे मौजे की अुस जमाने की अेक छोटी सी पाठशाला मे जाता था जब कि मेरी अुमर लगभग ग्यारा साल की होगी। अुस वक्त मेरा अेक साथी था जिसके बाप का नाम विरप्पा था। अुस वक्त यह अेक ही शख्स अैसा था जो अिस महारोग में मुब्तिला था। अुसके बाद १३६० फसली

में जब कि घुंशी मौजे का सर्वे किया जा चुका है करीब ३७ साल के दर्मियान में ३६३ बीमार अिस रोग के हो गये हैं। अिससे आप अंदाजा लगा सकते हैं कि किस तेज रफ्तार से यह रोग बढता जा रहा है। लेकिन दुःख के साथ कहना पडता है कि देहातियों की अिस बीमारी की तरफ हमारी हुकूमत ने बहुत कम ध्यान दिया है और आज भी कोअी ज्यादा ध्यान दिया जायगा अिसकी अुम्मीद नही की जा सकती। अिस बिल के जरिये से अेक तरह से हमारे स्टेट के अंदर यह घोषणा की जा रही है कि हम अिस रोग को रोकने का प्रयत्न करेंगे। लेकिन अिस बिल को देखने से मालूम होता है कि आज भी अिस रोग को रोकने का माकूल अिन्तजाम होनेवाला है नहीं है और न अिस रोग के लोगों को दूसरे अच्छे लोगों से अलग रखनेका ठीक अिन्तजाम किया जानेवाला है। बताया गया है कि सेंट्रल गवर्नमेंट का अेक अिसी तरह का बिल है अुसी को महज यहां अेक कागज पर पेश किया गया है। अिसका अमल कुछ होनेवाला नहीं है अैसा मालूम होता है। क्योंकि अिसमें यह बताया गया है कि जहा किसी को यह मालूम हो जाय कि फलाना शक्स लेपर है तो अुसके बारे में डाक्टर को मालूम कराया जाय, फिर वह डाक्टर अुस बीमार को देखेगा और अगर वाकअी अुसको मालूम हो कि वह बीमार है तो फिर अुसको दवाखाने में भेजा जायगा। भेजने के बारे में भी सख्ती नहीं है। अगर वह बीमार महारोग के केंद्र में जाने के लिये राजी नहीं हुआ तो अुसको नहीं भेजेंगे। दूसरी बात यह है कि अेक तालुके में करीब २५० मवाजियात होते हैं और अुसके हेड क्वाटर्स में अेक दवाखाना होता है जहां सिर्फ अेक डाक्टर रहता है। वही रोगियों को देखेगा, वही दवा देगा वही अिधर अुधर घूमेगा। सुबह से शाम तक वह डेढ सौ लोगों को दवा तक नहीं दे सकता। अैसी हालत में वह किस तरह से अितने मवाजियात का सर्वे कर सकता है और किस तरह से अैसे मरीजों की मदद कर सकता है, यह अेक नामुमकिन चीज है। अभी कुछ दिन पहले आरोग्य खाते के संचालक मेरे मौजे में आकर गये। अुन्होंने सारी चीजें देखी हैं। अितना ही नहीं अमेरिका के अेक बहुत बडे डाक्टर जिनको हैदराबाद गवर्नमेंट ने बुलाया था-अुनका नाम मैं अभी भूला जा रहा हूं वे भी मेरे मौजे में आये थे। अुस वक्त करीब ७०० मरीज अुनके सामने आये थे और हर तरह के बीमारों को अुन्होंने देखा है। अिसमें शक नहीं कि आज अिस मरकज मे गवर्नमेंट की तरफ से जो अिलाज किया जा रहा है वह बहुत ही बेहतरीन अिलाज है। मैं अुसके लिये गवर्नमेंट को धन्यवाद देने के लिये तैयार हूं। घुंशी केंद्र में जो ३६० बीमार थे अुनमें से तकरीबन सब के सब ठीक हो चुके हैं। यह अिलाज बहुत आसान है और बहुत अच्छा भी है। पहले कुछ अिन्जेक्शन दिया जाता था लेकिन अुससे बीमार डर जाते थे और अिन्जेक्शन लेकर जाते थे तो वापस नहीं आते थे। लेकिन आज जो अिलाज है अुसमें गोलियां दी जाती हैं। अपने घर बैठकर भी अिलाज किया जा सकता है। लेकिन यह अिलाज अैसा है जो बहुत लंबा है और जिससे मरीज अच्छा होने के लिये काफी अरसा लगता है। मैं खुद बीमारोंके अंदर रहता हूं, मुझे अिसका तजुर्बा है। अुस्मानाबाद और बीदर जिले में रहता हूं और खास कर अैसे मौजे में रहता हूं। जहां ११०० की आबादी में ३६० लोग अिस बीमारी में मुब्तिला है। जब मैंने अिस सिलसिले में घुंशी के आसपास के मवाजियात का सर्वे किया तो देखा कि लोग अिस बीमारी को चुराकर रखते हैं। छोटे छोटे बच्चे या अैसे जवान जिनकी अभी शादी हुअी है, जिनके जिस्म पर अेक दो जगह पर धब्बे हैं वे अुसको किसी को बताना नहीं चाहते क्योंकि अुन्हें डर रहता है कि अगर किसी को मालूम हो जाय तो कोअी अुनको पास ठहरने नहीं देगा। किसी शादी शुदा जवान लडके को यह बीमारी

हो जाय तो वह अपनीं बीवी से भी छिपा कर रखता हैं। अुसे यह डर मालूम होता है कि अगर बीवी को पता चल जाय तो वह भाग जायगी। लेकिन अिसमें यह होना है कि अैसें लोगों की जो संतान होगी अुस में यह बीमारी अपने आप आ जायगी और धीरे धीरे पूरा खानदान का खानदान अिस बीमारी में मुब्तिला हो जायगा। मैंने सब से पहले अिरप्पा का जिक्र किया था। अुनको दो भाअी थे। अिन तीनों भाअियोंकि औरतें थीं, दो भाअियों के बच्चे हुअे। करीब १७ आदमियों का खानदान है। वे अच्छे जमींदार थे। अुनके पास ८ नौकर थे। हमारी तरफ यह रिवाज है कि जो अच्छे नौकर होते हैं अुनको हमेशा के लिये अपने घर में रखा जाता है। लेकिन अुन आठ लोगों के भी पूरे खानदान आज अिस मर्ज में मुब्तिला है। यह अेक बहुत भयानक और खतरनाक मर्ज है। अिसको रोकने की सख्त जरूरत है। अिस पर ज्यादा नुक्ताचीनी न करते हुअे में अदबन गुजारिश करूंगा कि अिसके तमाम बीमारोंका सर्वे किया जाय और जो लोग केंद्र में जाने के लिये तैयार नहीं हैं अुनको अुनके घर बैठे दवा दिलाने का अिन्तजाम किया जाय। जो गोलियां आपके पास आओी है वे अच्छी हैं, अुनको घर घर में तकसीम करनें का अिन्तजाम किया जाय। और जिनकी हालत बुरी हो चुकी है अुनको वहां से फौरन मुन्तकिल किया जाय और जिस केंद्र में अुनको रखा जायगा वहां अुनके रहने, खानें और पीने के खर्च की जिम्मेदारी हुकूमत को लेनी चाहिये। मुमकिन है अिस पर गवर्नमेंट यह कहे कि आज हमारी फायनानशिअल पोजीशन अैसी नहीं है कि हम अितने मरीजोंके लिये खर्च कर सके। लेकिन मैं यह कहूंगा कि अिसके लिये आप चाहें तो ज्यादा टेक्सेशन करें, कोअी परवाह नहीं है मगर अिस बीमारी को रोका नहीं गया तो हमारे स्टेट में बहुत बुरी हालत पैदा होगी। मैं वस्तुस्थिति को आपके सामने अपने खुद के अनुभव के आधार पर रख रहा हूं। किसी रिपोर्ट की बिना पर मैं यह नहीं कह रहां हूं। अभी अभी चार महिने पहले अेक प्रेस नोट निकला था जिसमें यह बताया गया था कि हजार में सिर्फ पांच मरीज हैं वास्तव में १०० में पांच मरीज हैं। अिस तरह के रिपोर्ट बिल्कुल झूठ हैं क्योंकि अिन मवाजियात का अभी ठीक तरह से सर्वे नहीं हुआ है। छोटे छोटे गावों के अंदर यह बीमारी बहुत फैली हुअी है और अुसकी रोकथाम का माकूल अिन्तजाम नहीं है। अपने संसर्ग से दूसरों को बीमारी होगी अिसलिये किस तरह से बचकर रहना चाहिये अिसका भी अुन्हें ज्ञान नहीं है। किसी घर में अगर कोअी बूढा महारोग से बीमार हो गया तो अुसके बच्चे तो अुसको घर से निकाल नहीं सकते। घर के मर्द और औरतें देहातों में खेतों पर काम करने के लिये जाते हैं यह बूढा छोटे छोटे बच्चों को सम्हालता है और अिस तरह से अनजान में अपनी बीमारी का अुन पर भी असर करता है। दस पंधरा साल में वे बच्चे भी अिस बीमारी में मुब्तिला हो जाते हैं। मैं आनरेबल मिनिस्टर साहब से और अिस डिपार्टमेंट के मुख्य अधिकारियों से गुजारिश करूंगा कि वे तमाम देहातों का सर्वे करे और सच्ची हालत को पहले मालूम कर लें। जो प्रेस नोटस निकलते हैं वे बिल्कुल गलत होते हैं। मैंने बताया कि तपेदिक की बीमारी से भी यह बीमारी ज्यादा है। सिर्फ बिल बनाने से यह दूर होनेवाली नहीं है। कहा जाता है कि अिस बीमारी को दूर करने के लिये अिन्तजाम किया हैं गया है लेकिन देहातों में अिसकी रोकथाम के लिये कोअी कुछ नहीं करता। दिन ब दिन बीमारी बढती ही जा रही है। आप यहीं की बात देखिये। हैदराबाद की सडकों पर महारोगी भीख मांगते हैं। अुनके बारे में यहां यह कानून है कि कोअी पुलिस अफसर अुन्हें देखें तो अुसको तुरंत महारोग केंद्र में भेज दिया जाय। लेकिन आज तक किसी भी पुलिस अफसरने

अिस पर अमल नहीं किया और अिसी तरह से मेरा यह ख्याल है कि अिस बिल के जरिये भी कोअी डाक्टर अमल नहीं करेगा। हेल्थ डिपार्टमेंट की तरफ से अिसके लिये सर्क्यूलर भी जारी किया गया था, अिसके लिये जगह जगह जो डाक्टर और कपौंडर भी मुकर्रर थे अुनको १५ रु. अलाअुन्स भी दिया जाना है कि वे गांव गांव जाकर बाजारों में जहां कहीं अैसे रोगी दिखें वहां अुनको अिंजक्शन दियें जाय। लेकिन मैंने देखा है कि कभी किसी डाक्टर या कंपौडर ने अिस तरह से अिंजेक्शन्स नहीं दिये हैं। लेकिन बाकायदा हर वक्त झूठी रिपोर्टें लिखकर अपने पैसे गवर्नमेंट से वसूल करते हैं। अिसलिये मेरा यह सुझाव है कि अिसके लिये ज्यादा टेक्सेशन करना पडे, ज्यादा खर्च करना पडे लेकिन गांव गांव में महारोग केंद्र खोलने चाहिये। आज जो गोलियां निकली हैं अुनकी वजह से हर जगह डाक्टर भी रखनेकी जरूरत नहीं हैं। गांव में किसी जिम्मेदार शख्स को गोलियां बांटने का काम दिया जा सकता है और महीने दो महीने के बाद अुस अिलाके के हेड क्वार्टर का डाक्टर वहां जाकर देख सकता है कि वहां के बीमारों की हालत कैसी है। मेरा यह तजुर्बा है कि कम से कम तीन साल तक अिलाज करना पडता है तब कहीं रोगी ठीक मालूम होता है। यह अेक बहुत लंबा अिलाज है अिस लिये देहातों में दूर दूर के फासले पर रहनेवाले काश्तकार आपके केंद्र में आकर काम धंधा छोडकर रहने के लिये राजी नहीं हो सकते। वे कहते हैं कि अेक महीना हमने आपकी गोलियां खायीं लेकिन कुछ फर्क नहीं हुआ, तकदीर ही फूट गया है, हम कभी ठीक नहीं हो सकते अिस तरह से अुनमें अेक तरह की निराशा पैदा हो जाती है। अिसलियें मेरा सुझाव है कि गांव गांव में केंद्र खोलकर गोलियां बांटने का अिन्तजाम किया जाना चाहियें और जो मुतासिर मरीज हैं अुनको फौरन मुख्य केंद्रों में मुन्तकिल किया जाना चाहिये और जो मुतासिर मरीज हैं अुनको फौरन मुख्य केंद्रों में मुन्तकिल किया जाना चाहियें। डिचपल्ली में अेक केंद्र है, अुसके लिये गवर्नमेंट की तरफ से करीब ५० हजार रुपये सालाना डोनेशन दिया जाता है। तीन चार महीने बडी मुश्किल से लोग वहां रहते हैं और थोडा सा अिलाज हुआ न हुआ, वहां से वापस चले आते हैं। मेरा यह भी तजुर्बा है कि डिचपल्ली, अुस्मानाबाद और नारायणपेठ में अिसके केंद्र है लेकिन वहां परभी ठीक अिलाज नहीं किया जाता, कोअी डाक्टर मरीजों से हिलमिल कर, अुनको अच्छी तरह से जांच कर दवा दारू करने के लिये तैयार नहीं होता। वे हमेशा डरते रहते हैं कि कहीं हमको ही यह बीमारी न हो जाय अिसलियें वे बीमारों से दूर रहने की कोशिश करते हैं। अिससे बीमारों में भी विश्वास पैदा नहीं होता। मेरे मौजे में जो अेक क्लिनिक है वहां अेक अिन्स्पेक्टर हैं, वही अेक अैसा शक्स मैंनें देखा जो अच्छी तरह से काम करता हैं। डा. शामराव नामी अेक सज्जन हैं जो शायद पेंशनर हैं, वे भी दिलचस्पी से काम करते हैं लेकिन आम तौर पर देखा जाता है कि कोअी डाक्टर अिस में काम करने के लिये तैयार नहीं होते। डिपार्टमेंट से भी मैंने मालूम किया था लेकिन वे कहते हैं कि अिसके लिये कोअी डाक्टर भी मिलना मुशकिल है। मरीजों के साथ मिल कर काम करनेवाले डाक्टर भी नहीं मिलते यह आज की मुशकिल है। अिस बिल को पास करने से इस रोग को रोकथाम होनेवाली नहीं है। जहीराबाद में एक केंद्र है, उस पर काफी पैसा खर्च किया जाता है लेकिन कोई रोगी वहां नहीं जाते है और माकूल अितजाम भी वहां नहीं होता है। और मुसलसिल तीन साल तक कोई गरीब काश्तकार वहां रह भी नहीं सकता क्यों कि उसके खाने पीने का इन्तजाम वहां नहीं किया जा सकता। जब तक पूरा इन्तजाम नहीं किया जाता है यह बीमारी रुक नहीं सकती। और अगर रोकथाम नहीं की तो मुझे डर है अगले पचास

साल के अंदर इसका परसेंटज ७५ तक बढ जायगा। मां और बाप को यह बीमारी हो तो उनके बच्चों को भी पचीस तीस साल की उम्र तक यह बीमारी अपने आप हो जाती है. हिंदुस्तान के महान् वैद्यक शास्त्र आयुर्वेद में इसको इसीलिये महारोग कहा जाता है कि यह सब से भयानक रोग है, सारे रोगों का महाराजाधिराज है। यह इतनी आसानी से दूर नहीं हो सकता बल्कि एक खानदान में यह रोग हो जाने के बाद वह सात पीढियों तक चलता रहता है इतना यह भयंकर रोग है। इसके लिये दो चार हजार रुपये खर्च करने से या एक दो बिल बनाने से यह दूर नहीं किया जा सकता। गवर्नमेंट इसके लिये ज्यादा रुपये खर्च करे, आखिर अव्वाम के बहुत फायदे की यह चीज होगी। यह बीमारी ज्यादा से ज्यादा गरीबों में फैली हुई है और उनकी कोई सुनवाई नहीं होती, वे ज्यादा प्रोपागंडा नहीं कर सकते, इनकी तरफ कोई ख्याल नहीं देते और उनकी कोई रिपोर्ट भी नहीं होती। और आपकी रिपोर्ट पर हमारा भरोसा नहीं। अभी हैजा हुआ था तो मैंने देखा कि कितनी गलत रिपोर्ट दी जाती है। जहां २५० लोग मर गये वहां सिर्फ ७ लोग मरने की रिपोर्ट आती है। नांदेड में वझर नाम के गांव में ३६० लोग मर गये और रिपोर्ट आती है कि सिर्फ ११ लोग मर गये। कई जगह तो यह हुआ कि बावलियों में डालने के लिये डाक्टरों ने ब्लीचिंग पावडर दी। लोगों ने वह सब की सब डाल दी। नतीजा यह हुआ कि वह पानी पीकर ही बहुत से लोग मर गये। वझर में करीब ३६० आदमी यही ब्लीचिंग पावडर का पानी पीकर मर गये। आपके डाक्टरों ने यह ब्लीचिंग पावडर लोगों को क्यों दी और अगर दी तो उनको ठीक तरीका क्यों नहीं बतलाया। उदगीर में मैंने देखा कि वहां इन्सपेक्टरों को गांव गांव में जाकर घर घर में टीका लगाने के लिये हुक्म दिये गये थे। मैंने गांवों में जाकर पूछ ताछ की तो कई जगह पता चला कि वे सिर्फ आये और वैसे ही चले गये। किसी को टीका नहीं लगाया और इधर रीपोर्ट भेजी जाती है इतने इतने लोगों को टीका लगाया गया। इस तरहसे बहुत गैरजिम्मदाराना काम होता है और रिपोर्ट यहां आती हैं। उसकी तरफ ख्याल देने की जरूरत है। आखिर में मैं आनरेबल मिनिस्टर साहब से इस्तदुआ करूंगा कि इस महारोग की रोकथाम के लिये ज्यादा ध्यान देने की जरूरत है।

The House then adjourned for Recess till Five of the Clock

The House re-assembled after recess at Five of the Clock

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

شریمتی شانتابائی (مکتھل آتما کور - عام)-اسپیکرسر - لپریسی کا جو بل یہاں پیش ہوا ہے اس پر ہماری ماؤں بہنوں بھائیوں سب کو سوچنے کی ضرورت ہے - اس پر کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں ہے - آنریبل ممبر نرمل نے کہا کہ اس کے لئے فوجداری جانا پڑیگا - پولس میں جانا پڑیگا - لیکن اس میں تو ایسا نہیں ہے - کوئی زبردستی نہیں ہے - ہم دیکھتے ہیں کہ اس سے ہماری ماؤں بہنوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے - ہندو دھرم اور مسلم دھرم میں یہ ہے کہ میاں بیوی کو ایک جگہ رھکر سیوا کرنا پڑتا ہے - اس ایکٹ کے لحاظ سے یہ پابندی لپریسی کے مریض پر لگائی جا رہی ہے کہ وہ ۱۰ - ۱۰ میل دور رھکر دواخانہ میں اپنا علاج کرائے - یہ بہت اچھا ہے -

میں اپنی کانسٹی ٹیونسی نارائن پیٹھ میں دیکھتی ہوں وہاں کی آبادی ۲۰ ہزار ہے وہاں گورنمنٹ نے اس کے لئے دواخانہ کھولا ہے ۔ لیکن وہاں یہ شکایت ہے کہ مریضوں کو کھانے پینے کے لئے برابر نہیں دیا جاتا ۔ برابر اسکا انتظام نہیں ہے ۔ میں کہونگی کہ دوسرے کاموں میں پیسے کم کرکے بلکہ اسمبلی کے خرچ کو گھٹا کر لپریسی کے علاج میں زیادہ پیسے دیکر اسکو بہتر بنایا جائے ۔ نارائن پیٹھ میں ۲۰ ہزار آبادی ہے لیکن ۴۰ ۔ ۵۰ مریضوں کا دوا خانہ ہے مریض ہزار ڈیڑھ ہزار ہیں ۔ وہ لوگ کہاں جائیں ۔ ٹی ۔ بی کے لئے وقارآباد میں یراگدہ میں دوا خانے ہیں وہاں مریض کو علاج کے لئے دو تین سال رہکر علاج کرانا پڑتا ہے ۔ اسی طرح اسکے علاج میں بھی وقت لگ سکتا ہے ۔ اس بل کو جلد سے جلد منظور کرنے کے لئے میں اپوزیشن کے بھائیوں سے پرارتھنا کرونگی ۔ میں ٹی ۔ بی ۔ ہسپتال میں وزیٹر کی حیثیت سے گئی تھی تو وہاں بیماروں سے پوچھی کہ وہ کب سے ہیں انہوں نے بتایا کہ ۴-۵ سال سے وہ زیر علاج ہیں ۔ آنریبل ممبر کہتے ہیں کہ ان علاجوں سے کون اچھا ہوتا ہے ۔ میں کہونگی کہ اگر اچھے نہیں ہوتے تو کیا گورنمنٹ کو اسکی خوشی ہے کہ لوگوں کو بلا وجہ لاکر دواخانوں میں رکھ لیں ۔ میں اپیل کرونگی کہ لپریسی کے لئے زیادہ سے زیادہ پیسہ خرچ کرکے اسکو روکنے کا انتظام فرمائیں ۔ آنریبل ہلتھ منسٹر نے یہ ایکٹ لاکر خاص کر بہنوں پر بڑا اپکار کیا ہے کیونکہ انہیں اپنے بیٹے بھائی یا پتی کی سیوا کرنا پڑتا ہے ۔ اور یہ مرض ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا آدمی مریض کے قریب رہے تو وہ بھی بیمار ہو جاتا ہے ۔ ایک سے چار آدمی مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ میں ایک دفعہ محبوب نگر میں معلوم کرلی کہ یہ مرض کیسے بڑھتا ہے ۔ اس مرض میں ایک کیڑا ہوتا ہے ۔ اسلئے آنریبل ممبر شری مادھو راؤ نے جس طرح کہا ہے اس پر زیادہ پیسہ خرچ کریں بھی تو کوئی مضائقہ نہیں ۔ دوا خانوں پر زیادہ خرچ کیا جائیگا تو زیادہ روگی اچھے ہونگے ۔ اس میں جبر یا زبردستی کا کوئی معاملہ نہیں ہے ۔ نہ مجسٹریٹ ہے نہ پولس ہے نہ فوجداری ہے ۔ یہ بیماری تو خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے ۔ جسم پر لال رنگ آ جاتا ہے سوجن آتی ہے اور معلوم ہو جاتا ہے ۔ یہ مرض خود دشمن بنکر ظاہر ہو جاتا ہے ۔ پولس کی رپورٹ کی ضرورت نہیں ہے ۔ اسلئے اس بل کو جلد سے جلد منظور کرلینے کی میں درخواست کرونگی ۔ آنریبل منسٹر سے یہ کہونگی کہ نارائن پیٹھ میں زیادہ روگی ہیں وہاں زیادہ دواؤں اور انجکشنوں کے ذریعہ اس مرض کو دور کریں تو اچھا ہے ۔

श्री. वामनराव देशमुख :—(मोमिनाबाद) अध्यक्ष महाराज, आरोग्य मंत्र्यांनी हे जे महारोग निवारण बिल आणले आहे आणि ज्यावर ह्या हाउसमध्यें चर्चा होत आहे त्या बद्दल अेक दोन वक्त्यांनी सांगितले कीं या बिलाला विरोध करूं नका. खरोखर हें बिल चांगले आहे पण त्याला जास्त चांगले करण्यासाठीं सुचना करणे सभासदांचे कर्तव्य आहे म्हणून मी माझ्या कांहीं सूचना सभागृहापुढे मांडतो. मला आशा आहे कीं त्या मान्य होतील.

या बिलावर भाषण करतांना कांहीं तज्ञ लोकांनीहि भाषणे केलीं आणि त्यांनीं कांहीं सूचना केल्या आहेत. बाकीच्या ज्या आवश्यक सुचना आहेत त्या मी आतां सांगणार आहे.

सुचना अशी कीं सार्वजनिक ठिकाणीं अशा रोग्यांना जाऊं देऊं नये. [illegible] शाळा वाचनालयें, न्हाव्याचीं दुकानें, उद्यानें वगैरे ठिकाणीं ते गेले तर हा संसर्गजन्य असल्यामुळे त्याचा फैलाव होतो. उस्मानाबाद जिल्ह्यांत हा रोग जास्त प्रमा[illegible] आहे. मी त्याबद्दल कांहीं आकडे देतो ते फार बुद्बोधक आहे [illegible] वरून ये[illegible] का [illegible] रोगाला प्रतिबंध घातला नाही तर हा जास्त प्रमाणांत फैलावे पूर्वी उस्मानाबाद जिल्ह्यात महारोग्याचे प्रमाण १००० माणसाला ८ असे होते. आता गतवर्षीच्या खानेसुमारी प्रमाणे हे प्रमाण १००० माणसाला ११ असें आहे. या जिल्ह्यात याचा फैलाव जास्त कां झाला कांहीं सांगता येत नाहीं. पण येथील लोक म्हणतात कीं या जनरल इलेक्शन नंतर हा रोग जास्त फैलावला आहे. ते असेंहि म्हणतात कीं आमचे दुर्दैव आहे कीं आमच्या जिल्ह्यांतील तीन मंत्री असून याचा कांहीं बंदोबस्त करीत नाहींत आणि महारोगाच्या किड्यांनीं मंत्री मंडळांतहि प्रवेश केला आहे. माझी खात्री आहे कीं, आरोग्य मंत्री व केबिनेट मधील डॉक्टर ह्या किड्यांचा संपूर्ण नायनाट करतील. मागे निजामातें या रोगाकरितां प्रतिबंधक केंद्र डिचपल्ली येथे अुघडले होते. माजी आरोग्य मंत्र्यांनींहि नारायणपेठ व अुस्मानाबाद येथे दोन केंद्रें अुघडली होतीं. या रोगाचा रोगी जर दवाखान्यांत गेला तर त्याला बरोबर औषध देण्यांत येत नाहीं व त्याला डॉक्टर सांगतात कीं, औषधें नाहींत. आतांच अेका ऑनरेबल मेंबरानीं सांगितले ते बरोबर आहे कीं आजकालचे डॉक्टर निव्वळ पैशाकडे पाहणारे आहेत. अुस्मानाबाद लेप्रसी दवाखान्यांत रोग्यांना रेशन मिळत नाहीं व त्यांचेकडून कामें ही करून घेतली जातात. त्यांचे रक्तानें भरलेले हात असतात. त्यांच्या कडून त्यांचे मागे चपरासी ठेवून कामें करवून घेणे बरोबर नाहीं. तुम्हीं प्रचाराच्या दृष्टीनें हें बिल पास करीत आहां हा आमचा आरोप नाहीं पण मागच्या अनुभवाने तसे म्हणावे लागते. कंपलसरी प्रायमरी अेज्युकेशन अॅक्ट (Compulsory Primary Education Act) पास केला पण बीड जिल्ह्यांत तो फक्त पांचच गांवात लागू केला आहे या वरून काय म्हणावे ?

दुसरी सूचना अशी कीं जे दवाखाने आहेत तेथील डाक्टरांना अशी ताकीद दिली पाहिजे कीं महारोग्यांना अिंजेक्शन, गोळ्या बरोबर मिळाल्या पाहिजेत. कित्येक लोकांच्या अशा तक्रारी आहेत कीं त्यांना बरोबर औषध मिळत नाहीं. अशा तऱ्हेच्या तक्रारी या पुढे कायद्याने येऊं नयेत अशी खबरदारी घेतली पाहिजे. त्याच बरोबर औषधाच्या पेट्या काहीं तालुक्यांत निरनिराळ्या आहेत त्यांना चांगले (ट्रेनिंग) शिक्षण दिले पाहिजे आणि त्यांच्या जवळ योग्य औषधें दिलीं पाहिजेत व त्यांचेकडून अुपचार करविले पाहिजेत. हेल्थ-अिन्सपेक्टर ज्यावेळीं ते खेड्यापाड्यातून दौरे करितात तेव्हां त्यांनी औषधें बरोबर बाळगून अशा रोग्यांना द्यावींत.

या कायद्याप्रमाणें पोलीसला काहीं अधिकार मिळावयाचे आहेत. मला वाटते ते त्यांचा दुरुपयोग करतात. कारण पोलीसांना कोणत्याहि अधिकाराचा दुरुपयोग करण्याची संवयच आहे याची आपल्याला चांगली कल्पना आहे. म्हणतातना कीं माकडाच्या हातात कोलीत दिली आणि त्याला जर दारूं पाजली तर ते जसे माकड चेष्टा करतात तसे होणार आहे. अेखाद्या माणसाला देवीचे किंवा दुसरे साधे चट्टे दिसले तरी ते त्याला धमकी देऊन त्याच्याकडून दहा पांच रुपये वसूल केल्याशिवाय राहणार नाहींत.

शेवटी मी आरोग्य मंत्र्याना विनंती करतो कीं, त्यांनीं हे बिल निव्वळ कागदी न राहूं देता योग्य रितीने अमलांत आणावे अेवढे सांगून मी आपले भाषण संपवितो.

श्री. तुलसीराम कांबळे (उ ार महफुज :—माननीय उपाध्यक्ष महोदय, आज इस हाउस के सामने जो विधेयक लाया गया है अुसकी सारे स्टेट में बडी आवश्यकता थी । यह अेक बहुतही महत्वपूर्ण बिल है यह बिल देरी से ही क्यों न हो लेकिन आज इस असेंबली के सामने लाया गया है इसलिये मैं ऑनरेबल मिनिस्टर साहब को धन्यवाद देते हुए बिल का स्वागत करता हूं । सिर्फ उस्मानाबाद जिले में ही नहीं बल्कि सारे हैदराबाद स्टेट में यह रोग बहुत तेजी से बढ रहा है । इसके कुछ आंकडे मै आपके सामने रखना चाहता हूं दस वर्ष पूर्व उसमानाबाद जिले में एक हजार जन संख्या में इस रोग से पीडित लोगोंका प्रतिशत प्रमाण आठ था वह आज दस साल बाद एक हजार जनसंख्या में ग्यारह हो गया हैं । बिदर जिले में यह प्रमाण प्रति हजार ६ था अब प्रति हजार ८॥ हुआ है । इससे यह बात जाहिर होती है कि गये दस साल में इसका प्रमाण कम होने के बजाय ज्यादा बढ रहा है । अगर इसको न रोका जाये तो प्रतिसैंकडा १० या उससे भी ज्यादा बढ जायगा इसको रोकना अत्यंत आवश्यक है। यह एक संसर्गजन्यरोग है। और हॉटेल आदि सार्वजनिक स्थनों में यह लोग जाते हैं तो रोग बढने का ज्यादा संभव होता है। क्योंकि इस रोग के कीटाणू शरीर में बहुत जल्दि प्रवेश करते हैं । और यह रोग बडी तेजी से इस रोग का प्रतिबंध कैसे किया जाय इसके बारें में मैं आपने कुछ सजेशन्स, सूचनायें मिनिस्टर साहब के सामने रखना चाहता हूं। इसके बढने के दो प्रकार हैं, एक तो यह रोग अनुवंशिक हो सकता है जो कि माता या पिता से आता है और और दूसरे संसर्ग से होता है। माता-पिता को यदि यह रोग है तो वह उनके बच्चों में भी आता है। ज्यादा तर यह रोग नवयुवकों और बच्चों ज्यादा तेजीसे बढता है इस लिये शादी से पहले उनकी डॉक्टरी जांच होना बहुत जरूरी हैं। और यदि किसी में इस रोग के जंतु पाये जाय तो उसे शादी करने से कानून न रोकना चाहिये अैसे आदमी ने शादी की तो वह एक पारिवारिक रोग हो जाता है और उन से होनेवाली संतान को निश्चित रूप में रोग से ग्रसित होना पडता है । हमारे स्टेट में १९६ दवाखाने हैं। इन सब दवाखानों में यदि इन सब महारोगियों को दाखिल किया जाय तो फिर सब के लिये वहां जगह ही नहीं होगी। इतने ज्यादा रोगी हैं इस लिये इनके स्वतंत्र अस्पताल खोलने चाहिये और बाहर भी खानगी दवाखानों में इलाज की व्यवस्था करनी चाहिये। अभी अभी जो इस रोग पर एक नई दवा निकली ह 'सल्फोनड्रग्ज' वह दी जाय तो यह रोग जल्दि अच्छा हो सकता है । उसके लिये खानगी दवाखानों में भी उसका इंतजाम किया जाना चाहिये।

और भी इसके बाद में एक सजेशन ऑनरेबल मिनिस्टर साहब को देना चाहता हूं वह यह है कि जर्मनी में बहुत वर्ष पहले इस रोग का बहुत ज्यादा फैलाव हुआ था उस समय वहां के हेल्थ मिनिस्टर ने एक अैसा उपाय किया था कि जिन लोगों को एसा रोग है उन्हे संतान न हो इसके लियें उन्होंने उस नस का ऑपरेशन किया जिस से ऐसे लोगों को फिर कभी संतति न हो। अगर हमारे यहां भी इसी तरह का कोई उपाय किया जायेगा तो यह रोग ज्यादा नहीं बढेगा इस लिये ऐसे इलाज का प्रबंध करना चाहिये।

फिरसे इस बिलका स्वागत करते हुए कहूंगा कि मैंने इस बिल के बारे में ऑनरेबल मिनिस्टर साहब को दो तीन सजेसन्स (सूचनायें) दी हैं उसको मंत्री महोदय इस कानून में प्रविष्ट करने का प्रयत्न करेंगे ऐसी आशा है। इतना कहते हुवे मैं अपना भाषण समाप्त करता हूं।

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे (निलंगा): माननीय उपाध्यक्ष महोदय, इस बिल पर काफी ऑनरेबल मेंबर्स ने तकरीरें की हैं और काफी प्रकाश डाला है। फिर भी मैं इस बिल के सिलसिले में दो तीन चीजें अर्ज कर देना चाहता हूं वह यह है कि पब्लिक के जो महकमें है जिनमें पब्लिक का ज्यादा ताल्लुक आता है उस में सबसे ज्यादा ताल्लुक आनेवाला महकमा मेडिकल का है। सब तरह से पब्लिक का इससे ताल्लुक आता है। ऐसे जो महकमें है उसमें यह जरूरी है कि उन्हें अपने कामों में पब्लिक का ज्यादा से ज्यादा कोऑपरेशन हासिल करना चाहिये वह नहीं किया जा रहा है। इस लिये बहुत सारे ऑनरेबल मेंबर्स ने यह कहा कि बहुतसारे क्वानीन हमारे सामने आते हैं लेकिन उसपर अमल नहीं होता है। आज जो डाक्टर्स है उनका ताल्लुक पब्लिक से नहीं आता है। यह काम तो ऐसा है कि जिसके लिये डॉक्टर्स को हरदम तैयार रहना चाहिये। लेकिन जब कोई अॅक्सिडेंट होता है तब तो डॉक्टर जल्दी आते नहीं। 'ब्रीज' याने पत्ते खेलते बैठते हैं। बहुत बार ऐसा देखा जाता है जब कोई केस उनके पास ले जाते हैं तो जवाब मिलता हैं कि अभी समय नहीं हैं, अभी अस्पताल में अॅडमिट नहीं कर सकते हैं। किसी मरीज को लेकर यदि दवाखाने में जाते हैं तो डॉक्टर साहब सीधे जवाब देते हैं अभी अॅडमिट करनेका वक्त नहीं हैं। कल सुबह आवो। इसका मतलब यही हैं उनके ऊपर कुछ दवाव नहीं रहा है। लेकिन इस तरह का कुछ दवाव होना जरूरी है। नहीं तो डॉक्टर ठीक तरह से काम नहीं करेंगे।

जिस मकसद से यह बिल लाया जा रहा है उसका तो कोई विरोध नहीं करेंगे बल्कि सारे आदमी यह जो बिल मिनिस्टर साहेब ला रहे हैं उसके लिये उनको मुबारक बाद देंगे। हर शख्स आज इतनाही कह रहा है कि यह बिल लाने के साथ साथ इसपर अमल भी सख्ती के साथ होना चाहिये। हमारे एक ऑनरेबल मेंबर ने अपने भाषण में यह बात सुझाई है कि जिन लोगों को यह लेपरसी का रोग हैं ऐसे लोगों की औलाद नहीं बढानी चाहिये इसके लिये इंतजाम किया जाना चाहिये। उन्होंने जैसा सजेशन रखा है उस तरह यदि ऑपरेशन आदि के जरिये काम किया जाय तो उनकी औलाद नहीं बढ सकती ह। यह महकमा सेवा का महकमा है। यहां हर तरह का इलाज किया जाना चाहिये। ताकि ऐसे रोगी लोग आगे चलकर संतान पैदा न कर सकें।

जबसे हमारी असेंबली शुरु हुई है तबसे इस तरह के कई बिल हमारे सामने आये हैं। असी तरह यह भी एक महत्वपूर्ण बिल है। यह बिल यहां लाया इस लिये मैं मिनिस्टर मुत्तालिका को फिर एक बार मुबारक बाद देता हूं और उम्मीद करता हूं कि जिस पर पूरी तरह अमल करने की कोशिश करेंगे।

శ్రీమతి సంగం లక్ష్మీబాయి: (ధాన్యవాడ)—

స్పీకర్ సర్

ఈ బిల్లు ఎప్పుడో రావలసిన బిల్లు. ఈ బిల్లు తేవడంలో ఆలస్యం అయినా, ఇప్పుడు ఈ బిల్లును తొందరగా తీసుకరావడం చాలా మంచిది అయింది. ఈ బిల్లు చాలా అవసరమైన బిల్లు. ఇటువంటి అవసరమైన బిల్లును మనం జాగ్రత్తగా ఆలోచించి దీనిని అమలులో పెట్టటం చాలా అవసరం.

"శరీరమాద్యం ఖలు ధర్మ సాధనం" అని శాస్త్రాలు చెబుతున్నాయి. మనకు శరీరం ఎంత ముఖ్యమో, ఆ శరీరానికి ఆరోగ్యము కూడా అంత ముఖ్యమైనది. ఆరోగ్యము చెడితే ఇహంలోనూ పరంలోనూ కూడా సుఖంలేకుండా పోతుందని శాస్త్రాలు ఘోషిస్తున్నాయి. ఈ కుష్టువ్యాధి

ఇంకా హైదరాబాదు స్టేటులో డబ్బు ఉన్న ధనవంతులు ఉంటారు. వాళ్ళకు కూడా యీ జబ్బు వుండి చెవులు ఉబ్బిపోతే రుమాలు చుట్టుకొంటారు. కాళ్ళకుగాని చేతులకుగాని యీ జబ్బు వుంటే పైజామాలు తొడుక్కొని యీ జబ్బులను దాచుకొంటారు. కాబట్టి యీ జబ్బులున్న వ్యక్తివారిని తీసుకుపోవాలి. ఇటువంటివారిని నిర్బంధంగా తీసుకువెళ్ళడానికి ఖానూను ఒప్పుకోవడంకాదు, సంఘం కూడా ఒప్పుకోవాలి. కొందరు సభ్యులు ఏమంటున్నారంటే రెవిన్యూబోర్డు వారు భూములిప్పిస్తామని చెప్పి ఏదైతే ఖానూను తెచ్చి భూములు లేకుండా చేశారో, అట్లాగే యీ మంత్రిగారు యీ ఖానూను తెచ్చి మందులు లేకుండాచేసి మనుష్యులను చంపుతారని అంటున్నారు. అలా అనడానికి వీలులేదు. ఈ కుష్ఠురోగులను గురించిన బిల్లును అందరను సహకరించి, దీనిని ఒక్కరుకూడా వ్యతిరేకించకుండా దీనిని అమలులో పెట్టించడానికి మనం అందరం ఒప్పుకోవాలని మనవి చేస్తున్నాను. కాబట్టి కుష్ఠురోగులతో పాటు అవయవాల్లు లేనివారిని గూడా సంఘంలో లేకుండా చేసి, వాళ్ళను ఊళ్ళో లేకుండా చేసి వాళ్ళందరిని ఒకేచోట ఎక్కడో ఒక చోట దూరంగా వుంచాలని కోరుతున్నాను. దీనిని గురించికూడా ఒక ప్రొవిజన్ బిల్లులో ఏర్పరచాలని కోరుతున్నాను. గర్భిణిస్త్రీలు సామాన్యంగా ఇటువంటి అవయవాలు లేనివారినిచూస్తే తమకుకూడ అటువంటి సంతానము కలుగుతుందని అంటారు. అందుచేత గర్భిణీస్త్రీలు వీరిని చూస్తే అపరిమితంగా భయపడుతూంటారు. ఇది చాలా భయంకరమైన విషయం కాబట్టి, యీ అవయవాలులేని వార్నందరినీ కూడా సంఘంలో లేకుండా చేయాలని కోరుతూ నా ఉపన్యాసాన్ని ముగిస్తున్నాను.

* **ಶ್ರೀ. ಶಿವಬಸವನಗೌಡ (ಸಿಂಧನೂರು) :— ಮಾನ್ಯ ಅಧ್ಯಕ್ಷರೇ,**

ಈ ರೋಗವು ಗರ್ಮಿಯ ರೋಗಗಳಾದ "ಗನೋರಿಯ" ಇತ್ಯಾದಿ ರೋಗಗಳ ಪೈಕಿ ಒಂದು ಎಂದು ನನಗೆ ತಿಳಿದ ಮಟ್ಟಿಗೆ ಹೇಳಬಲ್ಲೆ. ಜನರು ಹಳ್ಳಿಗಳಲ್ಲಿ ಇಂತಹ ರೋಗಗಳಿಂದ

ಬಹಳವಾಗಿ ನರಳುತ್ತಿದ್ದಾರೆ. ಆರೋಗ್ಯವಂತರನ್ನಾಗಿ ಮಾಡುವುದು ಸರ್ಕಾರದ ಆದ್ಯ ಕರ್ತವ್ಯವಾಗಿದೆ. ಇವನ್ನು ಪ್ರತಿಬಂಧಿಸಲು ಸರ್ಕಾರವು ಕ್ರಮಗಳನ್ನು ಕೈಕೊಂಡು ಅಲ್ಲಲ್ಲಿ ರಕ್ಷಣಾ ಕೇಂದ್ರಗಳನ್ನು ಏರ್ಪಡಿಸುವುದು ಅತಿ ಮುಖ್ಯವಾದುದೆಂದು ನಾನು ತಿಳಿಸ ಬಯಸುತ್ತೇನೆ. ನನ್ನ ವಿಚಾರದಲ್ಲಿ ಪ್ರತಿ ಜಿಲ್ಲೆಗೂ ಕನಿಷ್ಟ ಎಂದರೆ ಒಂದು ಕೇಂದ್ರವಿದ್ದರೆ ಈ ರೋಗದ ನಿವಾರಣೆ ಸರಿಯಾಗಿ ಆಗುತ್ತದೆಂದು ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯ. ನಾವು ನೋಡುವುದರಲ್ಲಿ ಅಲ್ಲಲ್ಲಿ ರೋಗಗಳಿವೆ. ಮತ್ತು ಸರ್ವರೂ ನೋಡುತ್ತಲೇ ಇದ್ದಾರೆ. ಇಂತಹ ರೋಗಿಗಳನ್ನು ಸರಿಯಾದ ಕೇಂದ್ರಗಳಿಗೆ ಸೇರಿಸುವ ಕ್ರಮ ಕೈಗೊಳ್ಳುವುದರಿಂದ ಬಹಳ ಅನುಕೂಲವಾಗುತ್ತದೆ. ಈಗ ಸಾರ್ವಜನಿಕರು ಎಷ್ಟೋ ಕಡೆ ಹೀಗೆ ಪಾಡುಪಡುತ್ತಿದ್ದಾರೆ ಈ ರೋಗವು ಎಲ್ಲೆಲ್ಲಿರುವುದೋ ಅಲ್ಲಿ ಸಾರ್ವಜನಿಕರ ಸಹಾಯದಿಂದ ಇಂತಹ ಕೇಂದ್ರಗಳಿಗೆ ಕಳುಹಿಸಲು ಆಗುತ್ತದೆ. ಆದರೆ ಮನಃಪೂರ್ವಕವಾಗಿ ಯಾರು ಇತ್ತಕಡೆ ಗಮನ ಕೊಡದಿರುವುದು ಬಹಳ ಶೋಚನಿಯುವ ಸಂಗತಿ. ಆರೋಗ್ಯ ಕೇಂದ್ರಗಳಿಗೆ ಇಂತಹ ರೋಗಿಗಳನ್ನು ಕಳುಹಿಸಿ ಈ ರೋಗವನ್ನು ತಡೆಗಟ್ಟುವುದು ಬಹು ಮುಖ್ಯ ವಿಷಯ. ಈ ರೋಗದ ಚಿಕಿತ್ಸೆ. Allopathy Doctor ಗಳಿಂದ-ನಡೆಯುತ್ತಿದೆ. ಇದೊಂದೇ ಚಿಕಿತ್ಸೆ ಸಾಲದೆಂದು ನನ್ನ ವಿಚಾರ. ಆಯುರ್ವೇದ ವೈದ್ಯರುಗಳಿಗೂ ಕೂಡ ಸರಿಯಾದ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಒದಗಿಸಿ ಕೊಡುವುದು ಅವಶ್ಯವೆಂದು ನಾನು ಸೂಚಿಸುತ್ತೇನೆ. ನಮ್ಮ ಆಯುರ್ವೇದದಲ್ಲಿಯೂಕೂಡ ಅನೇಕ ಯೋಗ್ಯರಾದ ವೈದ್ಯರುಗಳು, ಈ ರೋಗವನ್ನು ತಡೆಯುವುದಕ್ಕೆ ಶಕ್ತರಾಗಿದ್ದಾರೆಂದು ನನಗೆ ತಿಳಿದು ಬಂದಿದೆ. ಆದರೆ ನಮ್ಮ ಸರ್ಕಾರದವರು ಇತ್ತಕಡೆ ಗಮನ ಕೊಟ್ಟಂತೆ ತೋರುವುದಿಲ್ಲ. ಅವರಿಗೆ ಸರಿಯಾದ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಒದಗಿಸಿ ಕೊಡದಿರುವುದರಿಂದ ಈ ರೋಗವನ್ನು ತಡೆಯಲು ಸಾಧ್ಯವಾಗಿಲ್ಲ. ಇದಕ್ಕೋಸ್ಕರವಾಗಿ ಆಯುರ್ವೇದ ವೈದ್ಯರಿಗೆ ಇದರವಿಷಯವಾಗಿ ಬಹುಮಾನಗಳನ್ನು ಕೊಡುವುದು ನೂತನ ಶೋಧನೆಗಳನ್ನು ಮಾಡುವುದಕ್ಕೆ ಅವರಿಗೆ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಕಲ್ಪಿಸಿಕೊಡಬೇಕೆಂದು ನಾನು ಸಂಬಂಧಪಟ್ಟ ಮಂತ್ರಿಗಳಿಗೆ ವಿಜ್ಞಾಪನೆ ಮಾಡಿಕೊಳುತ್ತೇನೆ. ಮತ್ತು ಇದರ ಬಗ್ಗೆ ಸರ್ಕಾರವು ಇದಕ್ಕೆ ಬಡ್ಜೆಟ್ಟಿನ ಕೊರತೆಯನ್ನು ಮುಂದು ಮಾಡಬಾರದೆಂದು ನನ್ನ ವಿಜ್ಞಾಪನೆ. ಏಕೆಂದರೆ, ನಮಲ್ಲಿ ಅನೇಕ ಕೊಡಗೈದಾತರು, ಧನವಂತರೂ ಇದ್ದಾರೆ. ಸರ್ಕಾರವು ಇವರನ್ನು ಅಪೇಕ್ಷಿಸಿದರೆ ಇದಕ್ಕಾಗಿ ಹಣವನ್ನು ಕೊಡಲು ಮುಂದೆ ಬರುವರು. ಆದರಿಂದ ಎಷ್ಟೋ ಕೇಂದ್ರಗಳು ಸ್ಥಾಪಿಸಲ್ಪಟ್ಟು ಈ ರೋಗ ನಿವಾರಣೆಗೆ ಸಾಧ್ಯವಾಗುವುದು. ಮತ್ತು ಎಷ್ಟೋ ಕೊಡಗೈದಾತರು ಇಂತಹ ರೋಗನಿವಾರಣೆಗೆ ಹಣವನ್ನು ತಾವಾಗಿಯೇ ಕೊಡಲು ಮುಂದು ಬರುವರು. ಮತ್ತು ರೋಗಗಳನ್ನು ರಕ್ಷಣಾಕೇಂದ್ರಗಳಿಗೆ ಸೇರಿಸಲು ಜನರೂ ಕೂಡ ಸಹಕರಿಸಬೇಕು.

ಮತ್ತೊಂದು ಸೂಚನೆ. ಏನೆಂದರೆ, ಅನೇಕರು ಇಂತಹ ರೋಗಗಳಿಂದ ತಮ್ಮ ಜೀವನದಲ್ಲಿ ಬೇಸತ್ತಿರುವರು. ಇಂತಹವರನ್ನು ಕೇಂದ್ರಗಳಿಗೆ ತೆಗೆದುಕೊಂಡು ಹೋಗಿ ಅಲ್ಲಿ ಚಿಕಿತ್ಸೆಮಾಡಿ, ಇಂತಹ ರೋಗಗಳು ಹರಡದಂತೆ ಕ್ರಮಗಳನ್ನು ಕೈಗೊಳ್ಳಬೇಕು. Plague ಗಾಗಿ ಇಲಿಗಳನ್ನು ನಾವು ಸಂಹರಿಸುವುದಿಲ್ಲವೇ ಇಂತಹ ತತ್ವವನ್ನು ಇಲ್ಲಿಯೂ ಅನುಸರಿಸಿ ಈ ರೋಗವು ಹರಡದಂತೆ ಮಾಡಬಹುದೆಂತ ನನ್ನ ಸಲಹೆ. ಈ ರೀತಿ ಹಿಂಸಾ ತತ್ವದಿಂದ ಅನ್ಯೇನೂ ತೊಂದರೆಯಾಗುವುದಿಲ್ಲವೆಂತ ಕಾಣುತ್ತೆ. ಒಂದು ಪಕ್ಷ ಎಲ್ಲ ಜೀವಗಳಲ್ಲಿಯೂ "ಜೀವಾತ್ಮ" ಎಂಬುದಿದೆ. ಆದಕ್ಕೆ ನಮ್ಮ ಒಂದು ಪ್ರಯೋಗವಿದ್ದರೆ ಇಲಿಗಳಲ್ಲಿಯೂ ಏಕೆ ತಾವು ಹಿಂಸೆ ಏರ್ಪಡಿಸಬೇಕು ಎಂಬುದು ನನ್ನ ವಿಚಾರ.

ಆವರಿ ಈ ವಿಷಯು ಬಲ್ಲವರು ಸರ್ಕಾರದ ಮುಖ್ಯ ಅಧಿಕಾರಿಗಳು, ಇದರ ವಿಷಯುವಾಗಿ ಗಮನ ಕೊಡಬೇಕು.

ಇಷ್ಟು ನನ್ನ ಸೂಚನೆಗಳನ್ನು ಮಾಡಿ ನನ್ನ ಭಾಷಣ ವನ್ನು ಮುಕ್ತಾಯ ಗೊಳಿಸುತ್ತೇನೆ.

* شری اناجی راؤگوانے (بربھنی) مسٹر اسپیکر سر - آج جو قانون ہاؤز کے سامنے ہے اس کے لئے آنریبل منسٹر کنسرنڈ (Hon. Minister concerned) کو ضرور مبارکباد دینا چاہیئے - لیکن ساتھ ہی ساتھ جیسا کہ کئی آنریبل ممبروں نے اس بل کے اسپیمنٹیشن (Implementation) کے متعلق شبہات ظاہر کئے ہیں میں بھی اپنے خیالات رکھنا چاہتا ہوں - ایسا معلوم ہورہا ہے کہ اس بل کی وجہ سے ان متعدد لوگوں کو جو مرض جذام میں مبتلا ہوں ارسٹ (Arrest) کرنے کے متعلق گورنمنٹ نے پولیس کو اختیار دیا ہے - اون کو ارسٹ کیا جاکر ایسے انسٹی ٹیوشنس (Institutions) میں جو اس کے لئے قائم کئے جائیں گے ان لوگوں کو رکھا جاکر ان کا علاج کیا جائیگا - یہ ایک اچھی چیز ضرور ہے اور خاص طور پر ایسے لوگوں کے لئے بھی وہاں انتظام کیا جائیگا جو پاپر لیپراسی پیشنٹ (Pauper Leprosy patients) ہوں یعنی غریب ہوں جو افورڈ (Afford) نہیں کرسکتے جو اپنا علاج نہیں کرسکتے اور حیدرآباد اسٹیٹ میں دربدر بھیک مانگتے پھرتے ہیں - ایسے لوگوں کا بھی وہاں انتظام ہوگا - یہ ایک اچھی چیز ہے لیکن میڈیکل ڈپارٹمنٹ سے متعلق ہم لوگوں کو جو تجربہ ہوا ہے وہ برا ہے اور دن بدن ایسا تجربہ ہوتا ہی جارہا ہے - یہاں میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ہر ڈسٹرکٹ اور تعلقہ کے ڈسپنسریز (Dispensaries) میں غریب لوگوں کو مفت دوائیں دینے اور ان کے کھانے پینے کا انتظام کیا گیا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹروں کو جو تنخواہیں ملتی ہیں وہ کافی نہیں ہوئیں کیونکہ یہ لوگ پور فنڈ (Poor Fund) کے پیسوں کو بھی جو ان غریبوں کے کھانے وغیرہ کے لئے ہوتا ہے بیجا طور پر استعمال کرتے ہیں - یہاں بھی کرپشن (Corruption) ہوتا ہے - اس قسم کی شکایتیں ہوئی ہیں ان شکایتوں کو دور کرنے کے لئے جب کبھی توجہ دلائی جاتی ہے تو وہی ہوتا ہے جو آج تک ہوتا آیا ہے - اس واسطے میں خاص طور پر آنریبل منسٹر صاحب سے یہ دریافت کرنے پر مجبور ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ ہمارا میڈیکل ڈپارٹمنٹ جو سیوا کا ڈپارٹمنٹ ہے اور جہاں پر ہیومینیٹیرین پائنٹ آف ویو (Humanitarian point of view) سے کام کرنا چاہیئے وہاں کے ڈاکٹر اور نرسس اور کام کرنے والوں میں ایسا مادہ کیوں نہیں ہے ؟ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اون لوگوں کو تنخواہیں کم ہیں یا اون کو پیٹ بھر کھانا نہیں ملتا جس کی وجہ سے وہ چور بازاری کرتے ہیں - دواخانوں میں جو دوائیں ہوتی ہیں وہ دوسرے لوگوں کو بیچی جاتی ہیں اور ہم لوگوں کو جوابات دئے جاتے ہیں کہ دوا نہیں ہے - خاص طور پر میں پربھنی ضلع کے ڈاکٹروں کے جوابات سنانا چاہتا ہوں جو انہوں نے دئے تھے - جب کالرا (Cholera) پھیل گیا تھا تو اون غریبوں کو جن پر کالرا

کا اٹیک (Attack) ہوا تھا ہم نے اپنے بیسوں سے انہیں دواخانہ پہنچایا تو ہم کو جواب دیا گیا کہ ہمارے پاس دوائیں نہیں ہیں۔ آپ دوا لائیے اور ان کے کھانے پینے کا انتظام کیجئے تو یہاں رکھا جاسکتا ہے۔ ہم لوگوں کو اس سلسلہ میں چندہ کرنا پڑا اور چندہ سے ہی ان لوگوں کا علاج کیا گیا لیکن دواخانہ سے دوائیں نہیں دی گئی میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ حالات ایسے کیوں ہیں؟ اگر اسی طرح کے حالات رہیں تو پھر آپ جو قانون بنارہے ہیں اوس کا یہ اثر ہوگا کہ جس طرح آج کل یہ غریب لوگ بھیک مانگتے پھر رہے ہیں اوسی طرح دواخانوں میں بھی آدھا پیٹ کھا کر ایک دوسرے کو نوچتے ہوئے اپنی زندگی بسر کریں گے۔ ہندوستان میں دوسرے بھی دواخانہ جات ہیں وہاں جو ہمارے بھائی دواخانے چلا رہے ہیں وہاں ہیومینیٹرین پائینٹ آف ویو (Humanitarian Point of view) سے لوگوں کی سیوا کی جاتی ہے۔ وہاں ہر شخص خوشی سے جاتا ہے۔ وہاں غریب امیر کا بھید( ) نہیں رکھا جاتا۔ مگر ہمارے یہاں کے ڈاکٹرس یہ دیکھتے ہیں کہ امیر ہم کو کب گھر پر بلائیگا۔ کب ہم اوس کی سیوا کریں گے کب (۱۰) روپیہ فیس وہ ہمیں دیگا۔ جب یہ چیزیں اون کے دماغ میں ہیں تو پھر یہ جو بل لایا جارہا ہے اوس کا مقصد پورا نہیں ہوگا۔ کیونکہ جہاں انسانی ہمدردی ڈاکٹروں میں نہ ہو وہاں اچھی طرح علاج نہیں ہوسکیگا۔ گو میں مانتا ہوں کہ بہت سے ڈاکٹرس۔ یم۔ ڈی۔ بی۔ یس۔ یف۔ آر۔ سی۔ یس کی ڈگریاں لئے ہوں گے لیکن پیسہ کمانے کے سوا اون کو اور کوئی خیال نہیں ہے۔ یہ مڈیکل ڈپارٹمنٹ کے متعلق ہمارا تجربہ ہے۔

آنریبل منسٹر کو ان چیزوں کے روکنے کے لئے اس بل کے ساتھ ساتھ اور بھی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے۔ ڈاکٹروں کو جبتک آپ خانگی طور پر پراکٹس (Practice) کرنے کی ممانعت نہیں کرینگے اس وقت تک ان لوگوں کے دماغ پیسہ کی طرف کھینچینگے آپ اچھا قانون لائے ہیں لیکن اس قانون کی اسپرٹ کو جاننے والوں کی بھی ضرورت ہے۔ جب تک اس پر صحیح طریقہ سے عمل نہ کیا جائے۔ صحیح طور پر اس بل کا اسپلیمنٹیشن نہیں ہوسکتا۔ بہت سے غریب لوگوں کو آپ پکڑ کر لیجائینگے اور انہیں دوا خانہ میں رکھا جائیگا لیکن جب تک انکو ہمدردی سے کھانا دینے والے۔ دوا دینے والے اور دیکھ بھال کرنے والے لوگ نہوں کوئی اچھا اثر نہیں ہوسکتا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ خانگی دوا خانوں کے ملازمین سے اچھی تنخواہیں ہمارے پاس دیجاتی ہیں لیکن انکی ذہنیت کیوں نہیں بدلتی۔ اس پر ہمارے آنریبل منسٹر کو غور کرنا چاہئے۔ اس بل پر غور کرتے ہوئے یہ ضروری ہوگیا ہے کہ مڈیکل ڈپارٹمنٹ پر بھی تنقید کریں تا کہ ڈاکٹرس ہیومینیٹیرین پوائینٹ آف ویو سے عمل کریں۔ اسلئے آنریبل منسٹر سے میں یہ استدعا کرونگا کہ جو اچھا قانون آپ لارہے ہیں اس کے لئے ہاؤز آپ کو مبارکباد دیگا لیکن آج تک مڈیکل ڈپارٹمنٹ جس طرح کام کرتا آرہا ہے ویسا نہ کرے ورنہ اس بل کا کوئی فائدہ نہوگا بلکہ ایک اور درد سر بڑھ جائیگا۔ میری یہی استدعا ہے کہ مڈیکل ڈپارٹمنٹ میں جو خامیاں ہیں انہیں دور کیا جائے تا کہ ایسے اچھے قوانین کا پبلک کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔

శ్రీ ఎస్. ఎస్. శాస్త్రి (బోధన్):

అధ్యక్షమహాశయా,

ఇప్పుడు లెప్రసీ బిల్లు ఏదైతే ప్రవేశపెట్టబడిందో, ఆ లెప్రసీ బిల్లు రోగులయొక్క వ్యాధి నివారణకు గాని, రోగుల సౌకర్యముగురించి గాని, ఆ విషయాలేవీ ఇందులో కనబడవు. అదీగాక కేవలము లెప్రసీ ఇతరులకు సోకకుండా, ఇతరులకు వ్యాధి కలుగకుండా చేయడము, ఆ లెప్రసీని కంట్రోల్ చేయడము మాత్రమే ఈ బిల్లు ముఖ్యోద్దేశముగా కనబడుతుంది. ఇప్పుడు యీ బిల్లు పెట్టి లెప్రసీని ఇతరులకు సోకకుండా చేయడం చాలా మంచిదే. కాని అల్లా లెప్రసీని యితరులకు సోకకుండా చేయాలంటే గవర్నమెంటువారు ఏమి చెయ్యాలంటే, అందుకు తగినన్ని హాస్పిటల్స్ ఏర్పాటుచేసి, అందుకు తగినంత మందిని డాక్టర్లను, మందులను సప్లయి చేయవలసి యుంటుంది. ఇవన్నీ చేసినట్లయితేనే మనం చేసినటువంటి బిల్లు ఉద్దేశం పూర్తి అవుతుందని నేను ఉద్దేశపడుతున్నాను.

లెప్రసీ గురించి నిజామాబాదు జిల్లాలోని డిచ్‌పల్లిలో ఒక లెప్రసీ హాస్పిటల్ ఉన్నది. ఆ హాస్పిటల్ అమెరికన్ మిషన్ చేత నడుప బడుతోంది. గవర్నమెంటు ఆ హాస్పిటల్‌కు ఫండు ఇస్తుంది. కాని రెండుమూడు సంవత్సరములనుండి గవర్నమెంటు ఆ హాస్పిటల్‌కు ఫండు ఇవ్వడం మానివేశారు. మొత్తం హైదరాబాదు స్టేటులో లెప్రసీ హాస్పిటల్ అది ఒక్కటే పెద్ద హాస్పిటల్. గవర్నమెంటువారు దానికి ఇచ్చే ఫండు నిలిపివేశారు. దానితోటి చాలామందికి కష్టము కలిగింది. డిచ్‌పల్లిలో ఇదివరకు ఎంతమంది రోగులు ఉండేవారంటే, రెండువేల మందిదాకా ఉండేవారు. ఇప్పుడు ఆ హాస్పిటల్‌లో ఉండే రోగులు మూడు, నాలుగు వందలకంటే ఎక్కువమంది లేరు. నేను ఒకసారి వెళ్ళి ఇంతమంది రోగులు మాత్రమే ఉన్నారేమి అని అంటే, "గవర్నమెంటువారు help ఇవ్వడంలేదు. మేము పెట్టిన డబ్బును గవర్నమెంటువారు ఇచ్చే help ను కలిపి ఇంతకాలము నడిపిస్తున్నాము. ఇప్పుడు గవర్నమెంటువారు ఇచ్చే help మానివేయడంవల్ల ఇంతకంటే ఎక్కువ పని చేయలేము" అని చెప్పారు.

కాబట్టి గవర్నమెంటువారు ముఖ్యంగా ప్రతి జిల్లాలోనూ ఒక హాస్పిటల్ పెట్టి, ఆ జిల్లాలో ఉన్నటువంటి రోగులు అందరినీకూడా పోలీసులచేతగాని, మరేవిధంగా గానీ, లేక ఈ బిల్లు ద్వారాగాని ఏ విధంగా అయినగానీ ఆ రోగులందర్నీ హాస్పటల్సులో చేర్చి వారికి తగిన చికిత్స చేయించినట్లయితే, ఆ జిల్లాలో ఉండే వారందరికీ కూడా చాలా సుఖకరంగా ఉంటుంది.

ఇక నేను చెప్పే రెండో విషయమేమంటే, ఈ లెప్రసీ బిల్లువల్ల లెప్రసీని ఇతరులకు సోకకుండా కంట్రోలు చేయడానికే పనికి వస్తుందిగాని, కంట్రోలు చేసిన తరువాత, ఆ రోగులకు ఇవ్వవలసిన సౌకర్యాలు గురించిగాని, వారికి చేయవలసిన చికిత్సలను గురించి గాని ఏమీ ఈ బిల్లులో కనిపించడంలేదు. ఈ లెప్రసీని పూర్తిగా నిర్మూలించేందుకేమీ యీ బిల్లులో లేదు. ప్రతిచోటకూడా, ఈ లెప్రసీవ్యాధి మన హిందూదేశంలోనే చాలా ఎక్కువగా పెరిగి పోతోంది. అది ఆహార నియమములవల్ల అనుకోండి, లేదా (క్లయిమేట్) వాతావరణంవల్ల అనుకోండి, ఏ

ఏ పరిస్థితులు అయినా యీ వ్యాధి చాలా తీవ్రంగా పెరిగి పోతోంది. సాధారణంగా యీ వ్యాధిని అరికట్టడానికి ఇంతవరకు ఎవరూ రీసర్చి చేసినట్లు కనుపించదు. ఈ దేశంలో క్షయవ్యాధి, లెప్రాసివ్యాధి ఈ రెండు వ్యాధులు చాలా తీవ్రరూపం దాలుస్తూ చాలామందికి సోకుతున్నాయి. హైదరాబాదు స్టేటులో ప్రత్యేకంగా కొన్ని జిల్లాల్లో యీ వ్యాధి ఎక్కువగా కనిపిస్తోంది. ఈ లెప్రాసీవ్యాధినుమహారాష్ట్ర జిల్లాల్లో ఎక్కువగా వున్నట్లు కనుపిస్తోంది. దీనికి కారణాలేమిటో తెలుసుకొని తగినటువంటి రీసర్చిచేసి, వాతావరణాన్నిబట్టి వస్తోందా, ఎటువంటి పరిస్థితుల్లో ఈ వ్యాధులు వస్తున్నాయ్,—మొదలైన సందర్భములను గురించి గవర్నమెంటువారు సర్చిచేసినట్లు ఎక్కడ కనుపించుటలేదు. గవర్నమెంటువారు యీ లెప్రాసీ వ్యాధిని ఎక్కువగా పెరగనివ్వకుండా, అందుకు తగినటువంటి చర్యలు తీసుకొని రీసర్చి చేసినట్లయితే ఈ వ్యాధి నిలచిపోయేందుకు ఈ బిల్లు ఉపకరిస్తుంది. ఈ బిల్లు తీసుకురావటంతోటి, యీ వ్యాధి పూర్తిగా నిర్మూలింపబడుతుందనే అవకాశాలేమీ కనుపించడములేదు.

ఈ విషయాల్లో డాక్టర్లుకూడా ఎక్కువ శ్రద్ధవహించి పని చేయాలి. ఆ విధంగా పని చేయడం వారి విధి అయివున్నది. డాక్టర్లను గురించి కొందరు మిత్రులు విమర్శించారు. డాక్టర్లలో కొంతమంది మంచివాళ్ళు ఉండవచ్చు. కొంతమంది చెడ్డవాళ్ళు ఉండవచ్చు. డాక్టర్లంతా చెడ్డవాళ్ళుగా ఉన్నారని చెప్పడానికి వీలు లేదు. "డాక్టర్లందరూ చెడువారుగా వున్నారు; వాళ్ళు పేషంట్సును సరిగా చూడటంలేదు" అని అంటే అది చాలా అసమంజసముగా ఉంటుంది. ప్రతి విషయంలోనూ మంచి, చెడు వుంటుంది. డాక్టర్లలో కూడా మంచివారు వున్నారు. నిజామాబాదులో దేశపాండే అనే ఒక సివిల్‌సర్జన్ ఉన్నాడు. అతను కలరా వచ్చిందని రిపోర్టు చేయగానే ప్రతిచోటకు వెళ్ళి రాత్రింబగళ్ళు నిద్రపోకుండా పని చేశారు. అనేకమంది ప్రాణాలను రక్షించారు. ఇదీ ఒక ఉదాహరణగా చెబుతున్నాను. డాక్టర్లల్లో చెడువారు వుండరనికాదు; మంచివారు వుండరనికాదు. వాళ్ళల్లో మంచివారు వున్నారు. చెడువారూ ఉన్నారు. కాని డాక్టర్లు అందరిని కలిపి ఒకటిగా విమర్శించడం సమంజసముగా కనుపించడము లేదు. కుష్ఠురోగ నివారణకోసం ఇతరదేశస్థులెవరైతే ఉన్నారో, ఆ అమెరికన్ మిషన్ వారు యీ వ్యాధి నివారణకోసం ఎంతో శ్రద్ధ తీసుకొంటున్నారు. ఇటువంటిపరిస్థితులలో,—యీరోజున, మనకు వచ్చిన ఇండిపెండెన్సును గురించి గూడ చూచుకొంటే, ఈ వ్యాధిని నివారించడానికి దానిపై ఎక్కువ శ్రద్ధ వహించవలసి యుంటుంది. ఇప్పుడు దేశాభివృద్ధికి ప్లానింగ్ ఎలా తయారుచేశారో, ప్లానింగులో కూడా యీ రోగ నివారణ చర్యలు తీసుకోడానికి ఏర్పాటు చేయాలని, మనకు man-power కావాలని కూడా ఉన్నది. కాబట్టి జననష్టం కాకుండా ఉండేందుకు ఇటువంటి లెప్రాసీ క్షయ వ్యాధుల నివారణకు ప్లానింగ్‌లో డబ్బును ప్రత్యేకంగా కేటాయించాలని, ఆ విధంగా కేటాయించి యీ వ్యాధుల నివారణకు ఖర్చుచేసి, యీ లెప్రాసీ వ్యాధిని నిర్మూలించడానికి ప్రయత్నము చేయాలని కోరుతున్నాను.

*श्री. फूलचंद गांधी (अुमरगा) :—माननीय अध्यक्ष महोदय, मैं अिस बिल का स्वागत करता हूं। जब बिल पर बातें करना है तो बिल के जो गुणावगुण रहते हैं अुन पर पहले बातें करना अच्छा होगा। और अिसी लिहाज से अिस बिल के क्या गुण हैं और क्या अवगुण हो सकते हैं अुन पर

में कुछ कहूंगा । बहुत दिनों से यहां की ही हुकूमत नहीं बल्कि बाहर की भी हुकूमतें यह चाहती थीं कि अिस महारोग का नियंत्रण करने के लिये या निवारण करने के लिये कुछ विधान बनाया जाय। हमारे कान्स्टीटयूशन में व्यक्ति स्वातंत्र्य को माना गया है और बहुत मर्तबा अिस व्यक्ति-स्वातंत्र्य को महारोग की बाधा तो न हो जाय अिसलिये बहुत लोग हिचकिचाते है कि अिसको कानून के बंधन में कैसा लाया जाय ? यह जब मैंने देखा अुस वक्त यह मालुम हुआ कि कुछ न कुछ और अिसमें अंश किया गया है। संविधान के अनुसार व्यक्ति स्वातंत्र्य को कायम रखते हुअे हमारे हिंदुस्तान में यह जो महारोग अिधर अुधर कर रहा है, फैल रहा है अुसको कुछ न कुछ काबू में लाने के लिये, अुस पर नियंत्रण करने के लिये अिसमें यत्न किया गया है। महारोग में दो प्रकार के महारोगी हुआ करते हैं । अेक तो संसर्गजन्य और दूसरे संसर्गशून्य और जिस संसर्ग में बाधा होती है अुस सांसर्गिक बीमारों को या सांसर्गिक रोग को अिस बिल में काबू में रखने की कोशिश की गई। है । अेक तो 'लेपर पेशंट' (Leper Patient) की तारीफ की गअी है और अेक 'पापर लेपर पेशंट' की तारीफ की गअी है । पापर लेपर पेशंट पर यह नियंत्रण रखा जाता है तो अिसका अिलाज यह नहीं समझना चाहिये कि जितने गरीब हैं अुन्हीं के लिये अिसमें रूकावट की जा रही है, अैसा नहीं है । पापर पेशंट की जो तारीफ की गअी है अुससे पता चलेगा कि जो बीमार महारोगी बाजारों में भीख मांगने के लिये घूमते हैं या अपने किसी जिस्म को जाहीर कर के अुससे रहम पैदा करके भीख मांगना चाहते हैं, जो किसी तरीके से आवारा घूमते हैं, अुनकी रोकथाम करने के लिये यहां कोशिश की गअी है । बहुत अच्छा होता दीगर जो बीमार रहते हैं चाहें वे पापर भी न हों, अुन पर भी कुछ नियंत्रण रखा जाता । लेकिन वह करना किसी भी कानून के लिये, किसी भी स्टेट के लिये बहुत मुश्किल समझा गया है और अेक दो स्टेटों में अिस बात की कोशिश भी की गअी है। लेकिन वे अुसमें कामयाब नहीं हुअे। अिसलिये यहां पापर पेशंट को ही शरीक किया गया है। लेपर पेशंट को बंधन में रखा गया है। लेकिन पापर पेशंट के लिये खास अिन्तजाम किया गया है। यह नहीं कि पापर पेशंट को अरेस्ट (Arrest) किया जाता है, अुसको जेल में रखा जायगा, अैसा नहीं । केवल दफा तीन के तहत यह अिन्तजाम किये जाने का तसव्वूर किया गया है कि जहां अैसे पेशंटस रखे जाने का अिन्तजाम होगा वहीं अैसे पापर पेशंटस को अरेस्ट किया जायगा। लब्ज 'अरेस्ट' को अिस्तेमाल में लाने की वजह से बहुत से लोगों को अिससे अिख्तलाफ हुआ. अैसा मालूम होता है। वे समझते हैं कि यह अरेस्ट क्यों ? और फिर आपका अिम्प्लीमेंटेशन, कैसा जुल्म हो जायगा, अुस लिहाज ये सब चीजें अुसमें आ जाती हैं । लेकिन यह मर्ज ही है कि अिसके लिये जितनी ज्यादा से ज्यादा सख्ती की जाय कोअी हर्ज नहीं, नियंत्रण अच्छा ही होगा । सख्ती करते वक्त जैसा कि माननीय सदस्य फार परभणी नें कहा क्या क्या होगा कहा नहीं जा सकता, अरेस्ट करने के बाद जैसा कि डाक्टर लोग कुछ गडबडी करते हैं, पैसे कमाते हैं अैसा ही कुछ अिसमें भी हो जायगा। लेकिन यह चीज बिल्कुल अलहदा है। अैसा नहीं हो सकता नहीं ; कुछ हो सकेगा । ह्युमेनिटेरियन व्हयू (Humanitarian) गवर्नमेंट मशीनरी में डाक्टरों में होगा या नहीं होगा तो भी कहे प्रकार के डाक्टर हो सकते हैं, सभी अेकसां नहीं हो सकते । लेकिन जब विधान पर बहस करते हैं तो सिर्फ अेडमिनिस्ट्रेशन पर जोर देने से फायदा नहीं होगा । कुछ अनुभव के बाद ही कहा जा सकता है कि अिसके लिये जो अिन्तजाम किया गया है वह पूरी तौर पर अमल में लाया जाता है या नहीं । विधान के दूसरे सेक्शन्स की तरफ देखा जाय तो जो पापर

लेपर पेशंटस नहीं हैं बल्कि सिर्फ लेपर पेशंटस हैं या अैसे लेपर पेशंटस हैं जिनका रोग संसर्गजन्य है अुनको अव्वाम जहां जमा होती है अैसी जगहों पर घूमने से रोका गया है । जैसे हाटेल्स है, मोटर-गाडियां, मीटींग्ज, सिनेमा अैसी जगहों पर अुनको घूमने के लिये अिसमें रोकथाम की गअी है। अैसे रोगों को फैलने के लिये अैसे ही तरीके हुआ करते हैं । वहां पर अमल करते वक्त अगर जरा सख्ती हो जाय तो कोअी हर्ज नहीं । लेकिन अिस वक्त यह जो जाहिर किया गया है कि दरहकीकत अैसे बीमारों का आपरेशन होना चाहिये ताकि अुनकी औलाद की पैदा न हो सके। आज तक दुनिया की किसी भी स्टेट में अैसा नहीं किया गया है। लेकिन यह बीमारी अैसी नहीं है कि सिर्फ औलाद पैदा न होने से काम खतम होगा। ये सांसर्गिक रोग होते हैं, अिसलिये यहां औलाद का संबंध न लाया जाय। केवल अेक दूसरे संसर्ग भी हो जाय तो यह बीमारी फैल जायगी। सिर्फ आपरेशन करने से यह बीमारी रुक जायगी अैसा नहीं है। वह अेक चीज हो सकती है जो ख्याल में लाअी जा सकती है । लेकिन हमारा जो प्रारंभ है वह बिल्कुल अल्प है । हमारे अिस प्रारंभिक अुपक्रम के बाद हम आगे बढ सकेंगे, अिसमें कोअी शुबहा नहीं। अिस लिहाज से जो बिल आया है वह प्रारंभ के स्वरूप में देख लिया जाय। मैं यह कहना चाहता हूं कि हमारे यहां बहुत से ख्यालात के लोग हैं । हर कोअी यह चाहता है कि हर गांव में लेपर असीयलम (Asylum) लेपर होम (Leper Home) कायम किये जाय। हुकूमत भी यह ख्वाहिश करतीहै। लेकिन हमारे प्रदेश में कितने सेंकडों की तादाद में लेपर पेशंटस हैं, अुनके लिये कितने ही असीयलम या लेपर होम्स निकाले जायें तो भी मुश्किल होगी । मैं अिसका स्पष्टीकरण करना चाहता हूं। लीपर होम्स अिस काम के लिये नहीं हैं कि जितने भी लीपर्स हमारे तालुके में या जिले में हैं अुनको वहां ला कर रखा जाय। अैसे तो सेंकडों लोग होंगे । और अिस तरह से अगर कोशिश भी की जाय और ५० लीपर्स असीयलम या लीपर होम्स भी खोले जायें तो अुन सब बीमारों को हम अुनमें नहीं रख सकते । असीयलम खोलने के लिये खर्च कितना हुआ करता है अिस की तरफ ध्यान देने से काम होनेवाला नहीं है। लेकिन अिसमें दूसरी भी बहुत सी दिक्कतें हुआ करती हैं । हमारे जैसे लोगों को कअी तरह की बीमारियां होती हैं, किसी को अपेंडीसाअिटीस होता है। किसीको हार्निया होता है, किसी को डायबिटिस होता है। वैसी सब बीमारियां अिन लीपर्स को भी हुआ करती हैं। और जब अुनको यह बीमारी होती है तो अुसके अिलाज के लिये हम अुनको हस्पतालों में नहीं ले जा सकते । अुसके अिलाज के लिये लीपर असीयलम ही होना चाहिये । नहीं तो कैसा होगा कि कितने लेपर असायलम खोलेंगे और कितने लोगों को अुसमें बसायेंगे । लीपर असीयलम की जरूरत अिसी लिये होती है कि अुनको दीगर बीमारियां भी होती हैं । सिर्फ लेपर को ठीक करने के लिये कितने दवाखानों की भी जरूरत नहीं होती । सारी दुनिया में लेपर को दुरुस्त करने के लिये अेक सायफोननाम की दवा मानी गअी है जो सर्व श्रेष्ठ दवा है । लेपर की बीमारी दूर करने के लिये सायफोन द्रव्य यही अेक आखिरी दवा है । अुसके लिये असीयलम में बैठने की कोअी जरूरत नहीं है । सायफोन द्रव्य का अिन्तजाम होना चाहिये और वह हो रहा है और यही लेपर को ट्रीट (Treat) करने के लिये और अुसकी रोकथाम के लिये काफी है । संसर्ग से अुनको बचाया जाय तो और भी लेपर की बीमारी की रोकथाम हो सकती है। अिस लिहाज से मैं अर्ज करना चाहता हूं कि अिस बिल में जो प्राविजन्स किये गये हैं कि [illegible] लेपर की [illegible] और घर तथा गांव के बहुत जो लेपर असीयलम्स कायम होंगे अुन में रखना और मामूली पेशंटस को जो घूमते हैं अुनको अव्वाम में जाने से रोकना ये दोनों चीजें बहुत अच्छी हैं और मैं समझता हूं कि यह बहुत अच्छा प्रारंभ है ।

अेक चीज मुमकिन है, कही जा सकती है कि लेपर पेशंट हो या पापर लेपर पेशंट हो वह अगर अवाम में घूमता है तो अुसको अरेस्ट करने का काम पुलिस पर सौंपा गया है। अैसी हालत में मुमकिन है कि पुलिस अपने को संपर्ग हो जाय अिस भय से लेपर्स को अरेस्ट न करे। अिसके लिये गवर्नमेंट को कुछ न कुछ सोचना होगा कि पुलिस को किसी तरह से डिसअिन्फेक्ट (Disinfect) किया जाय ताकि अुनको अिनफेक्शन न लग जाये। अैसा कोअी प्रबंध किये बगैर कोअी भी पुलिस अफसर लेपर को अरेस्ट करने के झगडे में नहीं जायगा। अिसलिये अिस दृष्टि से गवर्नमेंट को कुछ न कुछ करना होगा। जो मेडीकल आफिसर होंगे वे निर्बंध करेंगे अिस तरह से अुनको डिसअिन्फेक्टंट किया जा सकता है, अुनको कुछ डिसअिन्फेक्टंट कपडे दिये जायं या और कुछ अिन्तजाम किया जाय जिससे अुनको बाधा न पहुंचे। अिस दृष्टि से अिस बिल में जो प्रबंध किये गये हैं वे अच्छे हैं। अिसका फौरन स्वागत करना चाहिये। अिसके अिम्प्लीमेंटेशन में कुछ गलती होगी तो बतानी चाहिये। लेकिन पिनल कोड बनाना है और अुस वक्त अगर यह कहा जाय कि पुलिस गडबड करेगी अिसलिये पुलिस पिनल कोड ही न बनाया जाय यह तो गलत होगा। बाग या खेत लगाया तो अुसे जानवर आकर खा जायेंगे अिस भय से अुसको लगाने से कोअी हिचकिचाता नहीं। मैं अुमीद करता हूं के अीस बिल का स्वागत पुरी तौरपर हो जायेगा अिस लिहाज से अिस बिल का स्वागत करना आवश्यक हो जाता है।

*شریمتی شاہجہاں بیگم (برگی)۔اسپیکر سر ۔ میں آنریبل منسٹر کو اس بل کے لانے پر مبارکباد دیتی ہوں ۔ یہ بل ہمارے لئیے بہت جلد آنا چاہیئے تھا مگر شکر خدا کہ اب بھی زیادہ دیر نہیں ہوئی ......

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ آپ کے لئیے !

شریمتی شاہجہاں بیگم ۔ میں معافی چاہتی ہوں میرا مطلب ہے ہمارے ملک کے لئیے ۔ بہت سے آنریبل ممبرس نے اس بل کے لانے پر مبارکباد دی ۔ بعض بھائیوں نے اعتراض کیا کہ پولیس کے ذریعہ ایسے مریضوں کو پکڑا جائیگا ۔ جیل میں ڈال دیں گے ۔ میں سمجھتی ہوں کہ ایسی کوئی زیادتی نہیں ہوگی ۔ میں بتلا تی ہوں یہاں سے قریب ھی نکڑ پر مدرسہ کے پاس ایک شخص جو اس مرض میں مبتلا ہے پیپرمنٹ لیکر بیٹھتا ہے ۔ مدرسے کے بچے کو ان کے ماں باپ پیسے نہیں دیتے ہوں گے لیکن پھر بھی ضد کرکے پیسے گھر سے لاتے ھیں ۔ اور ایسے بیمار شخص سے پیپر منٹ خرید کر کھاتے ھیں ۔ کیا آپ سمجھتے ھیں کہ ھیڈ ماسٹر کے یا کسی اور کے کہنے سے وہ اپنا روزگار چھوڑ کر وھاں سے چلا جائیگا ۔ وہ نہیں جاتا ۔ اندیشہ ھے کہ بچوں کو اس کی بیماری لگے ۔ اس لئیے کہ خاص طور پر بچوں پر یہ مرض بہت جلد اثر کرتا ھے ۔ میں ایک اور واقعہ بتلا تی ھوں کہ کچھ دنوں پہلے غلہ کی ایک دکان پر جس کا نمبر (۱۴۴) ھے اس پر ایک صاحب جو اس مرض میں مبتلا تھے بیٹھے تھے ۔ میں نے اون کو وھاں سے ھٹا یا ۔ تین مہینے پہلے میں نے دیکھا کہ وہ شخص ھوٹل میں کام کرتا ھے ۔ وھاں سے میں اس شخص کو چھٹی دیکر ڈاکٹر کرسچن کے پاس بھجوائی ۔ انہوں نے بتلایا کہ اس شخص کو یہ مرض

اتنا زبردست ہے کہ وہ جس جگہ بیٹھکر اٹھے وہاں اگر دوسرا آدمی بیٹھیگا تو اس کو بھی یہ مرض لگ جائیگا - بات یہ ہے کہ انسان اپنا پیٹ پالنے کے لئے جو کچھہ بھی ہو کرنا چاہتا ہے - جب تک کہ ایسے مریضوں کو زبردستی لیجا یا نہ جائے وہ خود بخود دواخانے میں جاکر شریک ہونے والے نہیں - گو یہاں ہمارے پاس میونسپالٹی نے ان کے لئے ایک دواخانہ بنایا ہے جس میں انہیں شریک کروانا چاہیئے لیکن کونسا پولیس والا ہے جو ذمہ داری لیکر یہ کام انجام دیتا ہے - کوئی بھی نہیں کرتا - میں کہوں گی آپ کیوں ڈرتے ہیں کہ پولیس زیادتی کریگی - زبردستی تہمت لگائیگی - پکڑ لیجائیگی - میں تو یہ کہوں گی کہ اگر تھوڑی بہت سختی بھی اس سلسلے میں کی جائے تو اس سے پیچھے نہ ہٹنا چاہئیے - ایسے لوگوں کو جبراً دواخانوں میں شریک کروایا جانا چاہیئے - آنریبل ممبرس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حال ہی میں سوشل سرویس کی طرف سے اندھوں کے لئے دواخانہ کھولا گیا - مجھے بتلائیے اس دواخانہ میں کتنے اندھے از خود جاکر شریک ہوئے اگر پولس کے ذریعہ ایسے اندھوں کو پکڑ کر اس دواخانوں میں شریک کیا جائے تو آپ دیکھینگے کہ کتنے اندھے ٹھیک ہوتے ہیں - بہرحال میرا مطلب یہ ہے کہ لوگ مرض میں مبتلا ہونے کے باوجود خود بخود جاکر دواخانہ میں شریک ہونا نہیں چاہتے - کچھ لوگ شرماتے ہیں - اور چاہتے ہیں کہ اپنے ہی گھر میں چھپکر بیٹھے رہیں - لیکن اس سے بھی گھر والوں کو مرض لگنے کا اندیشہ رہتا ہے - اس لحاظ سے اس بل کی شدید ضرورت ہے -

میں یہ بھی کہوں گی کہ جو دواخانے بنائے جائیں وہ چھوٹے یا محدود نہوں - بلکہ بڑے پیمانے پر ہوں تاکہ "جگہ نہیں" کی شکایت نہ رہے - کیونکہ عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایسی شکایت ہوتی ہے - میں بہن شانتا بائی کی کانسی ٹیوشن میں گئی تھی - وہاں معلوم ہوا کہ ۱۰۰ میں سے ۸ آدمی اس مرض میں مبتلا ہیں - اگر ان سب کا علاج کروانا ہو تو ظاہر ہے کہ چھوٹے پیمانے پر دواخانے مفید نہیں ہوسکتے بڑا دواخانہ ہونا چاہیئے ......

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - منسٹر صاحب تو ایک سے زیادہ کہہ رہے ہیں -

شریمتی شاہ جہاں بیگم - یہ تو بڑی مہربانی ہوگی - آج ٹی - بی کی یہ حالت ہے کہ ہر ۱۰ مکانوں میں سے دو مکانوں میں ٹی - بی کے مریض ملتے ہیں - میں نے ایسے مریضوں سے کہا کہ میں تمہارا علاج کرواتی ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم پہلے ہی کوشش کرچکے ہیں اور ہمیں جواب ملا کہ "جگہ نہیں" بہرحال یہ "جگہ نہیں" کی بیماری کو دور کرنا چاہئیے ......

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - اس کے لئے ایک اور بل لانا پڑیگا -

شریمتی شاہجہاں بیگم - جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ ایک سے زیادہ دواخانے بننے والے ہیں خدا انکی بہت بڑی عمر کرے تاکہ وہ ایسے بل لائیں - جو لوگ اس

مرض میں مبتلا ہوتے ہیں وہ ان لائیکڈ (unliked) ہوجاتے ہیں اور مجبوراً بھیک مانگتے ہیں ۔ اگر اس مرض کا شروع شروع ہی میں علاج برابر کیا جائے تو یہ اچھا ہوجاتا ہے ۔ میں نے ڈچ پلی کے ڈاکٹر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ۱۰ فیصد مریض جو شروع ہی میں دواخانہ میں شریک ہوگئے تھے اچھے ہوگئے ۔ تو یہ کہنا کہ اچھے ہی نہیں ہوتے یہ درست نہیں ۔ اور پھر آج کل تو اس کے کامیاب علاج ایورویدک اور ایلو پیتھک میں بھی نکل چکے ہیں ۔

میں امید کرتی ہوں کہ جو دواخانے کھولے جائینگے وہ کافی بڑے ہوں گے اور یہ شکایت نہوگی کہ جگہ نہیں ہے ۔ میں آنریبل منسٹر کو اس بل کے لانے پر مبارکباد دیتی ہوں ۔

* شری وی ۔ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ بہت سے ماہرین یہاں موجود ہیں ۔ ان کی موجودگی میں نہیں چاہتا تھا کہ میں اس بل پر کچھ عرض کروں لیکن جو شبکوک میری بہن نے ظاہر کئے ہیں ان کے بارے میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس بل کے خلاف یہاں کوئی نہیں ہے ۔ اس میں ’’ ارسٹ ،، کے جو الفاظ رکھے گئے ہیں وہ ٹھیک ہیں ۔ ارسٹ صرف ایسے لوگوں کو کیا جائیگا جو پاپرس (Paupers) ہیں ، جن کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے ۔ میں تو یہ کہنے کے لئے تیار ہوں کہ لیپریسی میں کوئی مبتلا ہو یا نہو تمام پاپرس کے لئے بھی گورنمنٹ کوئی انتظام کرے تو برا نہیں ہے میں کہوں گا کہ جتنے پاپرس ہیں ان کے لئے یہ سہولت ہونی چاہیئے کہ ان کے لئے بھی سنٹرس (Centres) قائم کئے جائیں ۔ جس طرح بگرس ہوم (Beggars' Home) قائم کئے گئے ہیں ۔ تاکہ ہزاروں بگرس جو آج سڑکوں پر اور محلوں میں پھر رہے ہیں وہ نظر نہ آئیں ۔ میں عرض کروں گا کہ ملک کے اندر اس قانون کی سخت ضرورت تھی کہ ایسے مریضوں کے لئے دواخانوں کا انتظام ہو ۔ ایسے انتظام کے نہ ہونے سے بڑی تکلیف تھی ۔ خود ان مریضوں کو بھی تکلیف تھی اور عوام کو بھی تکلیف تھی ۔ اس لئے میں آنریبل منسٹر کو قابل مبارکباد سمجھتا ہوں اور اس بل کی سواگت کرتا ہوں ۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ چند کانسٹی ٹیونسیز (Constituencies) میں اس مرض کی شدت بڑھ گئی ہے ۔ اگر یہ صحیح ہے تو وہاں اس کے انسداد کا زیادہ انتظام ہونا چاہیئے ۔ زیادہ دوائیں فراہم کرنی چاہئیں ۔

شریمتی شانتابائی ۔ وہاں دوائیں نہیں مل رہی ہیں اس لئے مرض زیادہ ہوگیا ہے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ بہرحال کسی وجہ سے ہو اگر مرض بڑھ رہا ہے تو اس کا انسداد ہونا چاہیئے ۔ میں اس بل کا سواگت کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ اس کو روبعمل لانے کے لئے یہ کام ایسے لوگوں کے سپرد کیا جائے اور اس ہدایت کے ساتھ کیا جائے کہ ارسٹ کرتے وقت دباؤ یا جبر کا استعمال نہ کریں ۔ برے طریقہ پر ارسٹ نہ کریں برتاؤ ٹھیک رہے تو اچھا ہے ۔ یہ ایسا مرض ہے کہ اس پر کنٹرول ضروری ہے ۔ خیر میں اس

بارے میں زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا کیونکہ یہاں ماہرین اور ڈاکٹرس موجود ہیں اور آنریری ڈاکٹرس بھی موجود ہیں۔ (Laughter)
بہرحال میں اپنی پارٹی کی جانب سے منسٹر صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں اور اس بل کا سواگت کرتا ہوں ۔

* شری جے۔ وینکٹیشم (حضور آباد۔ محفوظ) مسٹر اسپیکر سر ۔ جو بل ایوان میں پیش کیا گیا ہے میں اس کا سواگت کرتے ہوئے چند باتیں کہنا چاہتا ہوں ۔ آنریبل منسٹر نے جس طرح لیپریسی (Leprosy) کے بارےمیں بل لایا ہے اوسی طرح اون ڈاکٹروں کے اندرونی مرض کو دور کرنے کے لئے بھی ایک بل لائیں تو مناسب ہے جو کوالیفائیڈ ڈاکٹر ہیں لیکن ان میں ایسی بیماریاں پیدا ہوگئی ہیں جن کا دور کیاجانا ضروری ہے۔ اگر ایسا بل آنریبل منسٹر لائیں تو میں سواگت کروں گا ۔ جو روگ ڈاکٹروں میں پیدا ہوگیا ہے وہ بہت برا روگ ہے۔ کہاجاتا ہے کہ لیپریسی کا مرض ایسا برامرض ہے کہ اس کی طرف جا نہیں سکتے اس کی طرف دیکھ نہیں سکتے وہ جہاں بیٹھتا ہے وہاں بیٹھیں تو اس کی بیماری لگ جاتی ہے ۔ اس بیماری کو دور کرنے کے لئے دواخانے کھولنا ہوگا لیکن اس کو کیا کیا جائے کہ جہاں ہاسپٹلس ہیں خود ہمارے جنرل ہاسپٹل کا کیا حال ہے ۔ وہاں کے انتظام کا کیا حال ہے ۔ آرڈینری ڈیسیزز (Ordinary diseases) کیلئے ہمارا مڈیکل ڈپارٹمنٹ کوئی پراپر (Proper) انتظام نہیں کرسکتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل بھی پیپر (Paper) کی حدتک رہیگا ۔ بل پیش کرنا آسان ہے لیکن پراکٹیکل (Practical) کام کرنا چاہیئے ۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ جتنے ہاسپٹلس ہیں ان میں انتظامات ٹھیک نہیں ہیں۔ ہاسپٹلس میں بڈس (Beds) کا برابر انتظام نہیں ہے ۔ بیماروں کے کھانے کا انتظام برابر نہیں ہے ۔ صرف برٹش کے زمانے میں جو دواخانے بنائے گئے تھے وہی ہیں ہماری آزادی کے بعد ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی کہ ہاسپٹلس بنائے گئے ہوں ۔ آنریبل منسٹر سے کہوں گا کہ حیدرآباد میں اگر ہاسپٹلس کے انتظامات اس طرح کے ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک وقت وہ آنے والا ہے جس طرح لکھنو میں اسٹرگل (Struggle) ہوا اور ڈاکٹروں پر حملہ کیا گیاتھا وہی حیدرآباد میں بھی ہوگا ۔ ڈاکٹروں کی حالت یہ ہے کہ جو لوگ ان کے پاس پیسے لیکر جاتے ہیں ان کو دوائیں دیجاتی ہیں یا کسی کی سفارش لیکر جائیں تو دوا دیجاتی ہے ۔ جو آنیریری ڈاکٹرس ہیں وہ گورنمنٹ ہاسپٹلس کی دوائیں مریضوں کو پیسے لیکر دیتے ہیں۔ ایسی بہت سی مثالیں ہیں۔ہاسپٹلس میں اس قسم کی جو بیماریاں ہیں ان کے لئے بہت سی دواؤں کی ضرورت ہے۔ ٹی ۔ بی ہاسپٹل میں جیسی بلاک مارکیٹنگ ہورہی ہے یہاں نہ ہونے پائے اس کا انتظام ہونا چاہیئے ۔ جن کے پاس پیسہ ہے صرف اوسی کا علاج کیا جائے اور غریبوں کی جانب توجہ نہ کی جائے ایسا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ غریبوں کے لئے بھی انتظام ہونا چاہیئے ۔ اگر فیاکٹریز میں لیبررس کو یہ مرض ہوتو اس کو فیکٹری سے نکالا جائے گا ۔ جیسا کہ ٹی ۔ بی کے مریضوں کو نکالا جاتا ہے ۔ لیکن میرا کہنا

یہ ہے کہ اگر اس طرح مریضوں کو کسی مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے نکالا جائے اور اس کا مرض علاج سے دور ہوجائے اور پھر وہ فیکٹری کو آئے تو اس کو نوکری دیجانی چاہیئے ۔ ہاسپٹلس کے بارےمیں بہت سے لوگوں کو شکایت ہے ۔ اگر ان تمام شکایتوں کو اپنی نظر سے دیکھنا ہوتو منسٹر صاحب خود منسٹر کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک سٹیزن (Citizen) کی حیثیت سے دواخانوں کو جائیں اور خصوصاً ہمارے عثمانیہ جنرل ہاسپٹل کو جائیں اور دیکھیں کے وہاں کی کیا حالت ہے ۔ ایک دفعہ میں اپنے ایک دوست کوٹیشور راؤ ٹریڈ یونین لیڈر کو دواخانہ لے گیا تھا وہ بیمار تھے انہیں ڈاکٹر کو بتایا ۔ ان سے کیفیت بیان کی گئی وہ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش نہیں آئے انہوں نے کہا کہ میں ڈاکٹرهوں میں جانتا ہوں تم کو کیا معلوم ۔ انہوں نے کیس کو ریفیوز (Refuse) کردیا حالانکہ آدھ گھنٹہ تک مختلف سوالات کرتے رہے کہ کتنے دن سے بخار ہے ۔ کہاں تکلیف ہےوغیرہ وغیرہ ۔ اس کے بعد بھی انہوں نے ریفیوز کردیا ۔ فارین ڈگری ہولڈر ڈاکٹرس (Foreign Degree-holder Doctors) کا یہ حال ہے اس کے بعد کوٹیشور راؤ صاحب کو دوسرے ڈاکٹر کے پاس لیجانا پڑا ۔ اگر یہ طریقہ رہے اور ہمارے ہاسپٹلس کا ایسا ارینجمنٹ (Arrangement) رہے تو کیسے ہوگا ۔ میں نے اسی وقت آنریبل منسٹر صاحب کو ٹیلیفون کیا اور انہوں نے اون ڈاکٹر صاحب کو وارننگ (Warning) دی ۔ انہوں نے کہا کہ بڈ (Bed) نہیں ہے تو منسٹرصاحب نے کہا کہ بڈ نہیں ہےتو بھی ان کو لیا جائے ۔ اگر اس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے همیں منسٹر صاحب کے پاس جانا پڑے اور بڑے بڑے عہدہ داروں سے رجوع ہونا پڑےتو بڑی مشکل ہوگی ۔ میں کہوں گا کہ جس طرح کوئی سب انسپکٹر غلطی کرتا ہےتو اس کو سسپنڈ (Suspend) کیا جاتاہے اوسی طرح ان ڈاکٹروں کے ساتھ بھی سلوک کرنا چاہیئے ۔ جب تک ایسا نہ کیا جاے حالات ٹھیک نہیں ہوسکتے ۔ فارین ڈگری ہولڈر ڈاکٹرس کی حالت یہ ہے کہ راتوں کو ان کے پاس جائیں تو نہیں ملتے ۔ حالانکہ یہ ڈاکٹر اس لئے بنے هیں کہ لوگوں کی مصیبت کے وقت ان کے دکھ درد کے وقت کام آئیں اور ان کی جان بچائیں ۔ کلکتہ میں ہر ڈاکٹر کی ''کار'' پر ڈاکٹرلکھا ہوا ہوتاہے ۔ یہاں کے ڈاکٹروں کی حالت یہ ہے کہ وہ بڑی بڑی موٹروں میں بیٹھتے ہیں ریس کورس (Race Course) جاتے ہیں ۔ پکچر هاؤز (Picture House) جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بھی بڑےڈاکٹرہیں جاگیردار ہیں پیسے والے ہیں ۔ فارین (Foreign) جاکر ڈگری حاصل کرائے ہیں ۔ لیکن لوگوں کے جان کی ان کو قدر نہیں ہے ۔ ان کو پروا نہیں ہے ۔ جرمنی میں جس طرح ہٹلر نے ان کےلئے بل لایا ہے اوسی طرح کا بل یہاں بھی لانا چاہیئے ۔ ایوری سکس منتھس (Every six months) یا ایرلی (Yearly) ان کا اگزامنیشن ہونا چاہیئے کہ یہ ماہر ہیں یا نہیں ۔ کیونکہ ڈاکٹروں کی حالت یہ کہ ہے یہ خود مرض کو نہیں پہچانتے ۔ کیا ڈیسیز (Disease) ہے ان کو نہیں معلوم ۔ ہلتھ ڈپارٹمنٹ کی حالت یہ ہے کہ کونسا مرض کب پھیلنے والا ہے ان کو نہیں معلوم مرض پھیلنے سے پہلے اس کی روک

تھام کی تدبیریں اختیار نہیں کی جاتیں - آج ایوان کے سامنے لیپریسی بل آیا ھے ھوسکتا ھے کہ کل مجھے یہ بیماری ھوجائے ھوسکتا ھے کہ خود منسٹر صاحب کو ھوجائے اس لئے اس کی روک تھام کے کیا تدابیر ھوسکتے ھیں - اوس سے بچنے کے کیا اصول ھوسکتے ھیں ان کی پبلیسٹی (Publicity) ھونی چاھیئے کہ کس طرح وہ بیماری آتی ھے اور اس سے بچنے کا کیا طریقہ ھے - یہ ھمارے ھلتھ ڈپارٹمنٹ کا کام ھے - لوگوں کی زندگیوں کا سوال ھے - میں منسٹر صاحب سے مکرر کہوں گا کہ ڈاکٹروں کے بارے میں ایسا بل لانا چاھیئے کہ ان کا ہر سکس منتھ یا ایوری ایر (Every year) اگزامنیشن (Examination) لینا چاھیئے کہ وہ اس پیشے کے انجام دینے کے قابل ھیں یا نہیں تا کہ یہ ڈیفیکلٹیز (Difficulties) دور ھوں - اگر ایسا کوئی بل آئے تو میں اس کا سواگت کروں گا - اس کے بعد میں یہ کہوں گا کہ اب جو بل لایا گیا ھے اس پر پراکٹیکلی (Practically) عمل ھونا چاھیئے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کل جس اڈجرنمنٹ موشن (Adjournment Motion) کو اڈمٹ (Admit) کیا گیا تھا اب اس پر ڈسکشن شروع ھوگا - قبل اس کے کہ اس پر ڈسکشن شروع ھو میں آنریبل ممبرس کے دھیان کو اسمبلی رولس کے رول نمبر (۱۰۳) کی جانب منعطف کرنا چاھتا ھوں وہ یہ کہ کوئی آنریبل ممبر (۱۵) منٹ سے زیادہ اس مسئلہ پر تقریر نہیں کرسکتا -

شری ملیا کولور (شوراپور) - جو اڈجرنمنٹ موشن پیش ھوا ھے اوس کے متعلق ھر ممبر کی خواھش یہ ھے کہ اس پر تقریر کرے - ۱۵ - منٹ جو دئے گئے ھیں وہ کافی نہیں ھوں گے اس لئے طریقہ یہ اختیار کیا جائے کہ اودھر کے ایک آنریبل ممبر تقریر کریں اور پھر ادھر کے ایک آنریبل ممبر - اس طرح دونوں طرف کے لوگوں کو تقریر کا موقع ملیگا اور ٹائم کچھ بڑھایا جائے تو مناسب ھے تاکہ ......

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - جو رولس ھیں میں اس کے خلاف جانا نہیں چاھتا - کوئی آنریبل ممبر ۱۵ منٹ سے زیادہ تقریر نہ کریں -

Shri G. Sriramulu (*Manthani*) : Mr. Speaker, Sir are we going to continue the first reading of the Leprosy Bill ?

Mr. Deputy Speaker : We will continue it tomorrow.

Discussion on the Motion for Adjournment re: riot at Dharmasagar village

* شری وی - ڈی - دشپانڈے - مسٹر اسپیکر سر - میں سمجھتا ھوں کہ ایک سال کے بعد آج ھاؤز کو موقع ملا ھے کہ ایک اھم معاملہ پر اڈجرنمنٹ موشن لاکر بحث کی جائے - میں نے جو اڈجرنمنٹ موشن ھاؤز کے سامنے لایا ھے اس کا مقصد یہ ھے کہ وھاں جو واقعات

ہورہے ہیں اون کی جانب ہاؤز کو توجہ دلاؤں - لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ سے یہ خاص طور پر تلنگانہ کے اندر ایک نیا طریقہ ایک نئی ٹنڈنسی (Tendency) یا ایک نیا رجحان یہ پیدا ہوگیا ہے کہ اپنی مخالف سیاسی پارٹیوں کے خلاف تشدد کا استعمال کر کے اون کے کاروبار میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی جائے - اور یہ رجحان پچھلے ایک سال سے پیدا ہورہا ہے اس کے متعلق ہاؤز کو توجہ دلانا مقصود ہے - یہ واقعہ دھرم ساگر کے موضع میں پیش آیا جو ورنگل سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے جس کی آبادی پانچ ہزار ہے - اس کی مزید تفصیلات میرے دوست جو کل اور پرسوں وہاں جا کر آئے ہوئے ہیں یعنی کامریڈ لکشمی نرسمہوا ریڈی وہ ہاؤز کے سامنے رکھینگے - میں مختصر طور پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس دیہات میں تین تاریخ کو گندھی جینتی کے نام پر ایک میٹنگ رکھی گئی تھی - ورنگل سے چند کانگریسی لیڈر جمع ہوئے اور شری ہیگروا چاری کو بھی بلایا گیا تھا - اس دیہات میں چھوٹا سا جلوس نکلا گیا جس وقت یہ جلوس کسان سبھا کے آفس کے سامنے آیا اوس وقت وہاں ہمارے کسان سبھا کے ایک ورکر شری لکشما ریڈی موجود تھے - جب یہ جلوس وہاں آیا تو جلوس کے لوگوں نے کمیونسٹ پارٹی اور کسان سبھا کے خلاف نعرے لگائے - اور اشتعال انگیز حالات پیدا کرنے کی کوشش کی - جو ورکرس ہمارے افس میں تھے انہوں نے بھی اپنی پارٹی کے نعرے لگائے - اس طرح ایک چھوٹا سا انسڈنٹ (Incident) صبح میں ہوا - اس کے بعد دوپہر میں اطراف کے دیہاتوں سے چند مسلح لوگوں نے برچھے بھالے اور بندوقیں لئے ہوئے اس دیہات سے ایک پروسیشن (Procession) نکالا - اس وقت ہمارے کسان سبھا کے ورکر لکشما ریڈی اس گاؤں پہنچے - وہ ہنمکنڈہ سے آئے تھے - اون کو پکڑ کر مارپیٹ کی گئی - یہ ہو رہا تھا کہ اس پروسیشن میں سے شیڈولڈ کاسٹ کا ایک شخص سامنے آکر کہا کہ مارپیٹ نہ ہونی چاہیئے - اس کے کہنے پر مارپیٹ رک گئی اور وہیں تک وہ معاملہ رہا - پروسیشن میں ہیگروا چاری اور جو دوسرے لوگ تھے انہوں نے یہ مانگ کی کہ ہمارے ورکرس راج ریڈی اور دیگر لوگ جو ہیں اون سے وہ بات کرنا چاہتے ہیں - انہوں نے کہا حالات ٹھیک نہیں ہیں آپ خود ہم سے آکر ملئے - جب ہیگروا چاری اور دیگر لوگ ان لوگوں کے پاس گئے تو اون سے کہا گیا کہ اس طرح آپ تشدد کریں گے تو حالات خراب ہوجائیں گے اور یہ کہ جو مارپیٹ ہوئی ہے وہ نہ ہونی چاہیئے - لیکن ادھر ہیگروا چاری بات چیت کررہے تھے اور ادھر اس اثنا میں ایک شخص کو برچھے سے زخمی کردیا گیا - چنانچہ خود ہیگرواچاری صاحب نے بھی کہا کہ وہ ایسی چیزوں کے خلاف ہیں ایسی چیزیں نہیں ہونا چاہیئے وغیرہ وغیرہ ہمارے لوگوں نے کہا کہ ہمارے آدمی پر حملہ کرکے زخمی کیا گیا ہے اس سلسلہ میں اگر آپ مانتے ہیں تو ہم پروٹسٹ کرینگے اور پروسشن نکالینگے - انہوں نے کہا جس جگہ ہماری میٹنگ ہورہی ہے اس طرف آپ لوگ نہ آئیں تو ہم کو اس پر اعتراض نہیں ہوگا - اون کی جانب سے یہ تیقن ملنے کے بعد

کسان سبھا کے ورکرس نے زخمی آدمی کا پروسیشن نکلا ۔ اس پروسیشن کو مین روڈ (Main Road.) سے جانے نہیں دیا گیا تو ایک گلی میں سے یہ پروسیشن لیجایا جارہا تھا ۔ لیکن جہاں کانگریس کی میٹنگ ہورہی تھی وہاں سے ایک پروسیشن اوسی وقت آتا ہے اور اس پروسیشن کو روکنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اور اس پروسیشن پر جب کہ وہ ایک موڑ سے گزر رہا تھا بندوقیں چلائی گئیں میری اطلاع کے مطابق تین مرتبہ بندوقیں چلائی گئیں اور گاڑی کے اوپر جو زخمی شخص تھا وہ فوری ہلاک ہوگیا ۔ اسکے ساتھ ایک دوسرا شخص بھی ہلاک ہوگیا ۔ دوسرے لوگ جو نیچے ہوگئے تھے وہ بچ سکے ۔ اس کے بعد اس پروسیشن نے گاؤں کے لوگوں پر حملہ کیا اور انہیں زخمی کیا ۔ اسکی مزید تفصیلات وہ لوگ جو وہاں سے آئے ہیں ایوان کے سامنے رکھینگے ۔ لیکن مجھے اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ یہ واقعات وہاں پیش آئے ہیں ۔ جان بوجھ کر پروسیشن پر حملہ ہوا ہے ۔ اور مسلسل صبح سے شام تک تشدد جاری رہا اور نتیجتاً دو انخاص ہلاک ہوگئے ۔ یہ جو واقعات ہوئے اوس کے لئے کانگریسی لیڈر کس حدتک ذمہ دار ہیں اس کا جواب آنریبل ہوم منسٹر صاحب دے سکتے ہیں ۔ لیکن اس واقعہ سے اس بات کا پتہ چل رہا ہے کہ کانگریس کا ایک سکشن جو وہاں گیا ہوا تھا اوس نے اور گاؤں کے دو چار لوگوں نے جان بوجھ کر یہ تشدد کیا ہے ، اور کسان سبھا کے ورکروں کو ہلاک کرنے کی کوشش کی چنانچہ چند ہلاک بھی ہوگئے ۔ اس سلسلہ میں حکومت کی جانب سے کیا کوشش کی گئی وہ آنریبل ہوم منسٹر ہاؤز کے سامنے رکھینگے ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس جلوس کے سامنے پولیس تھی اور ایک محرر بھی تھا ۔ جب بندوق چلائی جا رہی تھی تو اس محرر نے اوس کو روکنے کی کوشش کی لیکن اسکے ہاتھ پر مارا گیا اور اسکو بازو ہٹا کر بندوق چلائی گئی ۔ اس طرح علانیہ طور پر پولیس کو بازو ہٹا کر اور اوس کو روک کر حملہ کیا گیا ۔ دن دھاڑے یہ حملہ کیا گیا اور دو اشخاص ہلاک کئے گئے ۔ یہ جو سنگین واقعہ ہوا ہے وہ مجھے تو اون واقعات کی ایک کڑی کے طور پر نظر آتا ہے جو پچھلے ایک سال سے تلنگانہ کے اندر ۔ نلگنڈہ میں بھونگیر میں حضورنگر اور مریال گوڑہ اور دیگر مقامات پر مسلسل پیش آرہے ہیں ۔ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ایک غنڈہ سکشن کانگریس کے اندر پیدا ہوگیا ہے ۔ جو الکشن کے زمانے میں مختلف پارٹیوں کی میٹنگس کو توڑنے کے سلسلہ میں جب کسانوں اور زمینداروں کی لڑائی ہور ہی ہوتو قولداروں کو ختم کرنے کے لئے ۔ بٹی اور بیگار کے سلسلہ میں ہریجنوں اور دوسرے لوگوں کے خلاف زمینداروں کی مدد کرنے کے لئے کانگریس کا نام لیکر ۔ کانگریس کی سفید ٹوپیاں پہن کر تلنگانہ اور دوسرے مقامات پر غنڈہ گردی کر رہا ہے ۔ پچھلے سال بھی ایک اڈجرنمنٹ موشن لاکر اسکے متعلق حکومت کو توجہ دلانے کی کوشش کی گئی تھی لیکن اوس وقت اس موشن کو پیش کرنے کی اجازت نہیں ملی ۔ اگر اوس وقت اجازت ملی ہوتی اور حکومت ان واقعات کی گہرائی پر غور کی ہوتی تو یہ امید غلط نہ ہوتی کہ کانگریس پارٹی جو عدم تشدد کی علمبردار ہے لیکن کانگریس پارٹی کے اندر جو

سکشن فسطائی طریقے اختیار کر رہا ہے اوس سے حکومت باخبر ہو جاتی - وکیل ہونے کے ناطے آنریبل منسٹر کے دماغ کا ڈھانچہ میں تھنکنگ میکانیکل ڈھانچہ ہے - وہ صرف یہی سوچتے ہیں کہ قانون کے اندر یہ چیز آتی ہے یا نہیں - وہ کسی اور طرح نہیں سوچتے - اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ قانون کا سہارا لیکر ایک طرف کانگریس کا غنڈہ سکشن اور دوسری طرف پولیس تلنگانہ کے اندر غنڈہ گردی کر رہی ہے - شہر نلگنڈہ کی حد تک تو یہ چیز خاص طور پر سامنے لائی گئی تھی کہ ایک صاحب کے مکان میں ہمارے آفس - حملہ کیا گیا اور چند میونسپل کونسلرس (Municipal Councillors) کو مار پیٹ کی گئی - یہ تمام واقعات اون کے سامنے لائے گئے تھے لیکن ہمیشہ یہی جواب دیا جاتا رہا کہ آپ عدالت میں جائیے - جب عدالت میں جاتے ہیں اور مقدمہ میں چھوٹ جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ ہوسکتا ہے شہادت نہ ملی ہوگی - لیکن اسکے معنی یہ ہیں کہ کچھ بھی نہیں ہوا - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قانون کی کتابیں ہماری ہی لکھی ہوئی ہیں - عدالتیں ہماری ہی بنائی ہوئی ہیں جب نارمل حالات تھے - اب ابنارمل (Abnormal) حالات پیدا ہوگئے ہیں - ان بدلے ہوئے حالات میں حکومت اور اون تمام پارٹیوں کا جو جمہوریت قائم کرنا چاہتے ہیں یہ فرض ہو جاتا ہے کہ قانون کے اندر جو کوتاہی ہے اوسکو دور کرنے کے لئے راستہ نکالیں - جو رکاوٹیں ہیں اون کو دور کریں اور حکومت خود اپنے طور پر تحقیقات کرے اور دیکھے کہ گنہگار کون ہے - ایسے وقت جب کہ گنہگار لوگ جمہوریت کے خلاف محاذ بنا رہے ہیں حکومت کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ گہرائی میں اسکو دیکھے - میرا آنریبل ہوم منسٹر پر چارج ہے کہ وہ ہمیشہ میکانیکل طریقہ پر سوچتے ہیں - ایک یانترک طریقہ پر سوچتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ طریقہ صحیح ہے - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اون کا یہ طریقہ اس ڈائنامک ورلڈ (Dynamic World) میں جس میں کہ ہر منٹ تبدیلیاں ہورہی ہیں کامیاب نہیں ہوسکتا - اون کے اس طریقہ کا نتیجہ یہ ہورہا ہے کہ آج تلنگانہ کے اندر غنڈہ گردی بڑھ رہی ہے - ایسے واقعات نلگنڈہ بھونگیر - حضور نگر وغیرہ میں ہوئے ہیں - کامریڈ مخدوم اور آنریبل ممبر نارائن ریڈی پر حملے کئے گئے - جب میں اپنی کانسٹی ٹیونسی اپا گوڑہ کو گیا تو وہاں کے زمیندار نے (۲۰) آدمیوں کو شراب پلا کر تیار رکھا تا کہ ہم پر حملہ کیا جائے - میں نے سب انسپکٹر کو لیٹر لکھا کہ میں اپنی کانسٹی ٹیونسی میں آیا ہوں اور لوگوں کو اڈریس کرنا چاہتا ہوں - اس سلسلہ میں میں حفاظت چاہتا ہوں لیکن اسکے باوجود میں وہاں اوس رات نہیں جا سکا - کیونکہ لوگ شراب پی کر حملہ کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے - دوسرے دن ہم اپنے ورکروں کو لیجا کر میٹنگ کرسکے - جب یہ واقعات پیش کئے جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ آپ عدالت میں جائیے - کانگریس کا جو سنگھٹن ہے اور جو عدم تشدد پر یقین رکھتا ہے اوس کے اندر ایک اور سکشن دن بدن بڑھتا جا رہا ہے جو گاندھی جی کے نام پر غنڈہ گردی کر رہا ہے - اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان طریقوں کا

نہ صرف ہم کو مقابلہ کرنا پڑیگا بلکہ کانگریس کے ان لوگوں کو بھی جو سمجھتے ہیں کہ تشدد نہیں ہونا چاہئے اون کو بھی ان طریقوں کا مقابلہ کرنا پڑیگا - میں آنریبل ہوم منسٹر سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ جمہوری طریقوں سے عوام کے سوالوں کو حل کیا جائیگا تو ایسے طریقے جو اوس میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں اون کو بھی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے - شخصی تشدد کا کوئی بھی قائل نہیں - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی پارٹی شخصی تشدد کی قائل نہیں ہے - میں یہ چیز بھی صاف کردینا چاہتا ہوں کہ شخصی تشدد کو انقلاب کے ساتھ جوڑنا غلط ہے - انقلاب کن حالات میں آتا ہے - اوسکی کیا ذمہ داریاں ہیں - کیسے ابنارمل سچویشن (Abnormal Situation) میں وہ آتا ہے ان تمام تفصیلات میں نہیں جاؤنگا - جن کانگریسی دوستوں کا یہ خیال ہے کہ اسی طرح مار پیٹ کرکے الکشنس جیتینگے اور تلنگانہ کے اندر اون کا جو پرسٹیج (Prestige) ختم ہو گیا وہ پھر سے برقرار کرلینگے تو میں یہ کہونگا کہ یہ خیال غلط ہے - ان طریقوں سے کسی بھی پارٹی کا پرسٹیج قائم نہیں ہوسکتا - یہ وہ چند چیزیں ہیں جن کو میں ہاؤز کے سامنے لانا چاہتا تھا - مجھے خوشی ہے کہ کم از کم ایک سال کے بعد ہی کیوں نہ ہو ان تفصیلات کو پیش کرنے کا موقع دیا گیا - میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پولیس کی طرف سے اس سلسلہ میں اسٹیپس لئے جانے چاہئیں - وہاں لوگوں کے بیانات ہوے لیکن ڈی - آئی - جی اور ڈی - یس - پی وغیرہ نے ان بیانات کو قلمبند نہیں کیا - صرف بیانات سنے ہیں - جن لوگوں نے حملہ کیا اون کے خلاف پرچہ چاک ہوا لیکن اون کے دوسرے ساتھی جو آس پاس کے دیہات سے آئے اون کے متعلق کوئی اسٹیپ نہیں لیا گیا - اگر لیا گیا ہے تو ہوم منسٹر صاحب اسکو ہاؤز کے سامنے بیان کرینگے - اسلئے میں ہاؤز سے یہ اپیل کرونگا کہ جو طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے وہ ہماری جمہوریت پر اور ہماری اس خواہش پر کہ عوامی نمائندوں کے ذریعہ حکومت قائم رکھیں جس میں آپکی اور ہماری سب کی بھلائی ہے - ایک بہت بڑی ضرب ہے جو طریقہ عوام کی آواز کو دبانے ، کسانوں کو دبانے اور انہیں پریشان کرنے کے لئے اختیار کیا جارہا ہے اسکو ختم کرنا چاہئے -

* **شری ایل - این ریڈی** (وردھنا پیٹھ) - مسٹر اسپیکر سر - جس واقعہ کی بنا پر اڈجرنمنٹ موشن پیش ہوا ہے اسکی اطلاع آنے کے ساتھ ہی موضع دھرم ساگر کو میں آنریبل رام نادھن ایم - ایل - اے - اور شری روی نارائن ریڈی - ہم تینوں حیدرآباد سے گئے - اور بذات خود اس موضع میں جاکر صحیح حالات معلوم کرنے کی کوشش کی - وہاں جو واقعات پیش آئے ہیں وہ نہایت ہی درد ناک ہیں اور اگر حکومت اس سلسلہ میں کافی توجہ سے غور نہ کرے اور اس پر اسٹیپس نہ لے تو حالات اور بھی بدتر ہو جائینگے وہاں گاندھی جینتی منانے کے لئے ۲ - اکٹوبر کو مقامی لوگوں نے ایک جلوس نکالا جس میں بچے اور بڈھے ملاکر پندرہ بیس آدمی تھے - اس وقت جلوس نے اشتہارات بھی

تقسیم کئے کہ آج شام میں میٹنگ ہونے والی ہے - مختلف قسم کے نعرہ کسان سبھا کے آفس کے سامنے آکر لگائے گئے - ''کمیونسٹ پارٹی مردہ باد '' - '' رشین ایجنٹس مردہ باد '' ''استالین ایجنٹس کو ہم ختم کرکے رہینگے '' - اسکے بعد مزید کشمکش کے بغیر جلوس چلا گیا - اسکے بعد دوپہر میں دو بجے اس گاؤں پر دھاوا کرنے کی منصوبہ بندی تھی چنانچہ کانگریس کے لیڈروں سے موضع سنی کنٹہ سے برچھوں بھالوں اور ہتیاروں کے ساتھ کانگریس کا جہنڈہ لیکر آتے ہیں - گاؤں والوں کو خبر ہوتی ہے - پندرہ بیس گاؤں والے جاکر انکا استقبال کرکے لاتے ہیں - کسی نہ کسی طرح لوگوں کو مشتعل کرکے ان پر حملہ کیا جانے اس نیت سے پروسیشن آگے بڑھتا ہے ہاؤز کو میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اس گاؤں میں کانگریس کی ان دس پندرہ لوگوں کے سوا اورکوئی تائید کرنے والا نہیں ہے - وہاں کمیونسٹ پارٹی اورکسان سبھا کا اسٹرانگ ہولڈ ہے - لوگوں کو ٹررائز (Terrorise) کرنے کے لئے یہ پورا پلان بنایا گیا تھا - لوگوں کو پرووک (Provoke) کرکے زدوکوب کرنے کا سب انتظام پہلے سے کرلیا گیا تھا - چنانچہ لوگوں کو پرووک کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش کی گئی - پروسیشن جب آرہا تھا تو پنچایت کا معتمد لکشما ریڈی ہنمکنڈہ سے سیکل پر آرہا تھا - وہ اپنی سیکل سے اترکر بازو کھڑا ہو جاتا ہے لیکن یہ پروسیشن والے لاٹھیوں سے اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں - کچھ لوگ آگے سے حملہ کرتے ہیں اورکچھ لوگ پیچھے سے حملہ کرتے ہیں - جلوسیوں کو ایک ہریجن آدمی آکر بولتا ہے کہ ان پر حملہ کرنا مجھ پر حملہ کرنے کے مساوی ہے - میں ان پر حملہ کرنے نہیں دیتا - ہمارے ورکرس کا یہ احترام ہے - لوگوں کو معلوم ہے کہ وہی انکی صحیح خدمت کرنے والے ہیں - اسلئے وہ بیچ میں آڑے آتا ہے تو وہ لوگ کچھ نہیں کرسکتے -

* **شری گوپال راؤ اکبوٹے** (چادرگھاٹ)- پوائنٹ آف آرڈر ریز کرنا ہے - اڈجرنمنٹ موشن پر جو تقریر آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے کی اور اب ایک معزز ممبر بھی فرمارہے ہیں وہ میری ناقص رائے میں قواعد کی خلاف ورزی میں ہو رہی ہے - میں اسمبلی رولس کے دو دفعات کی طرف عالی جناب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں - رول ۴۳ اور رول ۱۰۱ رول ۴۳ لمٹیشنس آن ڈیبٹ (Limitations on Debate) پر اس طرح سے ہے -

43 (1) The matter of every speech must be relevant to the motion on which it is made.

(2) A member while speaking shall not---

(*i*) refer to any matter of fact which is under adjudication by a Court of Law having jurisdiction in any part of India ;

یہ ایک ریلیونٹ رول (Relevant Rule) ہے اور اسی طرح رول ۱۰۱ کی طرف بھی میں عالی جناب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں - اس میں سب کلاز (۲) خاص توجہ کا محتاج ہے -

101 (vii) A motion shall not deal with any matter which is under adjudication by a Court of Law having jurisdiction any part of India.

اس سلسلہ میں میں میز پارلیمنٹری پراکٹس (Mays Parliamentary Practice) سے دو ریفرنسس دینا چاہتا ہوں ۔

Pages 380 and 437

" A matter, whilst under adjudication by a court of law, should not be brought before the House by a motion or otherwise, This rule does not apply to bills. "

شری کو پڈی گنگا ریڈی - ھندی میں فرمائیے -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - یہ انگریزی کتاب ہے ھندی میں کیسے پڑھوں -
(Laughter)

شریمتی شاہ جہاں بیگم - ھندی میں ترجمہ کیجئے -

ایک آنریبل ممبر - آپ تو انگریزی نہیں ہیں -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - اسکا ترجمہ اسی طرح پر کیا جاسکتا ہے کہ ایسا معاملہ جو کسی عدالت کے زیر غور ہو وہ ھاؤز میں موشن یا کسی اور طرح پر زیر غور نہیں لایا جاسکتا - اس عام قاعدہ کا صرف ایک ہی استثنا ہے -

This rule does not apply to Bills.

یہ قاعدہ بلس سے متعلق نہیں ہے - دوسرے خاص طور پر میں عالی جناب کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں

" Matters awaiting the adjudication of a Court of Law should not be brought forward in debate (except by means of a bill). This rule was observed by Sir Robert Peel and Lord John Russell both by the wording of the speech from the throne and by their procedure in the House, regarding Mr. O. Connell's case, and has been maintained by rulings from the Chair"

یہ دو چیزیں ہیں اور پیج ۴۳۲ پر ....

شری کے - وینکٹ رام راؤ (چنا کنڈور) - آنریبل ممبر اس پر مداخلت نہ فرمائیں -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھی میری طرح ایک آنریبل ممبر ہیں ۔ آپ ایک فیصلہ مجھ پر ٹھونس رہے ہیں یہ مناسب نہیں ہے - آپ اسپیکر صاحب سے کہیئے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - میں اسپیکر صاحب سے یہ کہہ رہا ہوں کہ اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے -

Shri Gopal Rao Ekbote :—"The discussion of the former is activated (former means debate) further by the established rules of debate."

اڈجرنمنٹ موشن پر جو ڈیبٹ ہوتی ہے جسکی طرف میں نے اپنی توجہ مبذول کرائی ہے - ان تمام ریفرنسس (References) کا نتیجہ یہ ہے کہ اڈجرنمنٹ موشن لانے پر کوئی ممانعت نہیں ہے اور جیسا کہ آپ نے اجازت دی وہ بھی بالکل صحیح ہے - لیکن اس معاملہ پر تبصرہ چاہے وہ صراحتاً ہو یا کنایتاً وہ معاملہ جو عدالت کے زیر غور ہے یا آنے والا ہے تو نہونا چاہئے - میں تو یہ تصور کرتا ہوں کہ وہ کنٹمپٹ آف کورٹ تک پہنچ سکتا ہے - اس وقت میں معزز ایوان کی توجہ میں ایک ہی چیز لانا چاہتا ہوں - یہ ایسا معاملہ ہے جس پر بہت ممکن ہے کہ پی - ڈی - ایف کے معزز اراکین یہ سمجھتے ہونگے کہ ادھر کے لوگوں نے زیادتی کی - اور ادھر کے لوگ یہ سمجھتے ہونگے کہ اودھر کے لوگوں نے زیادتی کی - یہ ایک تعزیری اور فوجداری نوعیت کا معاملہ ہے - اڈجرنمنٹ موشن اس وقت آسکتا ہے جبکہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی کارروائی نہو -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - اسپیکر سر - جو طے شدہ بات ہے اسکو پھر اٹھایا جارہا ہے -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - میرا جو اعتراض ہے وہ سمجھنے کی کوشش کریں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - سمجھ سب لوگوں میں ہے - آنریبل ممبر ہی سمجھ نہیں رکھتے -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - میں شخصیت پر اعتراض نہیں کررہا ہوں - پرچہ چاک ہونے کا خود لیڈر آف دی اپوزیشن نے اعتراف کیا ہے - اس سائیڈ سے کہا گیا ہے کہ بعض لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور بعض لوگ اس میں انوالو (Involve) ہیں - اگر اس پر رائے زنی کرینگے تو یقینا مقدمہ متاثر ہوگا - اسلئے ایسا معاملہ ہے جس میں عدالت کا وقار متاثر ہوتا ہے - اگر فیرٹرائل (Fair trial) نہ ہوتا تو ایسا ہوسکتا تھا - اس معاملہ میں ہلدی کنونشنس (Healthy Conventions) ڈالنا چاہئے جبکہ عدالت میں فیرٹرائل ہورہا ہے اس طرف بھی ہاؤز کو توجہ کرنی چاہئے کہ اسٹابلشڈ پارلیمنٹری پراکٹس (Established Parliamentary Practice) کو قائم کیا جائے - ان ہلدی ٹریڈیشنس (Unhealthy traditions) یا کنونشنس سے ایک طرف تو ہمارا وقار متاثر ہوگا اور دوسری طرف لوگوں کو جو فیرٹرائل ملنا چاہئے وہ نہیں ملے گا -

شری جی - هنمنت راؤ (ملک) - یه اسپیچ ھے یا پوائنٹ آف آرڈر -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - یه صحیح ھے که آئنده کورٹ کی تحقیقات ھونگی اسئے فیکٹس میں نه جاتے ھوئے گورنمنٹ کو کیا اسٹپس لینا چاهئے ڈسکشن کریں تو مناسب ھوگا -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - یه معامله اڈجوڈیکشن میں نہیں ھے - صرف پرچه چاک ھوا ھے - تاوقتیکه چالان عدالت میں پیش نهو پولیس یه کرسکتی ھے پولیس مختم رپورٹ بھی دے سکتی ھے - میرے فاضل دوست غلط فهمی میں ھیں که محض پرچه چاک ھونے سے عدالت کو اختیار ساعت ھوتا ھے -

شری سری نو اس راؤ اکھیلیکر (همناباد - عام) - پرچه چاک ھونے کے بعد ھی عدالت کا جورسڈکشن ھو جاتا ھے -

شری اناجی راؤ گوانے - ابھی آپ نے فرمایا ھے که (It will come under adjudication If it is under adjudication, then it connot be referred.) یه الفاظ سکشن ۴۳ میں آئے ھیں - اسکے ساتھ ۱۰۰ میں بھی وھی آتے ھیں - اس وقت اڈجوڈیکشن میں ھوتو یہاں غور نہیں کیا جاسکتا - پرچه چاک ھونا انڈر اڈجوڈیکشن نہیں ھے - اگر کوئی آنریبل ممبر ایسا کہتے ھیں تو وه غلط کہتے ھیں - میں صاف طور پر یه کہنا چاھتا ھوں - جبتک چالان نهو پولیس تفتیش کرتی ھے - عدالت کے سامنے کوئی چیز نہیں ھے - اُس رول کے تحت ریفر کیا جاسکتا ھے -

شری سری نو اس راؤ اکھیلیکر - اسپیکرسر ......

Mr. Deputy Speaker :- No more discussion. We will continue the debate.

شری یل - ین - ریڈی - اسپیکر سر - وھاں اس طریقه سے گاندھی جی کے نام پر گاندھی جینتی منائی جاتی ھے - اس کے لئے برچھے لاٹھی تلواروں اور ھتھیاروں کا جلوس نکالا جاتا ھے - لکشا ریڈی پولس والوں سے درخواست کرتے ھیں که زبردست حمله ھو رھا ھے - سیریس نس بتلائی جانے کے باوجود بھی پولس کا کوئی کافی انتظام نہیں ھوتا - صرف چار کانسٹبل آتے ھیں - شام کے چھ ساڑھے چھ بجے یه لوگ شراب کی بوتلیں اور سیندھی کے گھڑے ختم کرکے مست ھوکر جلوس نکالتے ھیں - اور پھر یه شرارت کی جاتی ھے - ایک آدمی کو مکرر پیٹا جاتا ھے - اسکے باوجود کوئی روک تھام نہیں ھوئی ھے - کانگریس کے نیتا لوگوں کو بیسفل رھنے کے لئے کہتے ھیں اور یه بتلانے کی کوشش کرتے ھیں که ھماری جانب سے جو حرکت ھوئی ھے وه نهونی چاهئے تھی - اس طرح وه اپنی غلطی قبول کرتے ھیں لوگ یه ڈیمانڈ کرتے ھیں که ھم پر جو غنڈه گری

ہوئی ہے ہم اسکے خلاف پروٹسٹ ظاہر کرنا چاہتے ہیں ہم آپ کے کاروبار میں مخل ہونا نہیں چاہتے ۔ اور ہم پروٹسٹ کے طور پر جلوس نکلنا چاہتے ہیں ۔ آپ اس کے لئے راضی ہیں یا نہیں ۔ انہیں یقین دلایا جاتا ہے کہ ہماری جانب سے کسی قسم کی مداخلت نہوگی ۔ نہیں یہ بتلایا جاتا ہے انکے لوگ بھالے برچھیے بندوق تلوار وغیرہ رکھیے ہیں ۔ اگر وہ کچھ گڑبڑ کریں تو حالات اور بدتر ہوجائینگے ۔ اسکے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں ۔ اسکے متعلق یقین دلایا جاتا ہے کہ ہمارے لوگوں کو کنٹرول کرنے کی ذمہ داری ہماری ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ ہماری میٹنگ پلیس کے سامنے نہ آئیں بلکہ دوسرے مقام سے جائیں ۔ اسکا اطمینان دلایا جاتا ہے اسکے ان لوگوں کو جن پر مار پیٹ ہوئی تھی بندی میں کھڑا کر کے گاؤں میں دوسرے مقامات پر میٹنگ سے ایک فرلانگ دوری کے فاصلے کی گلی میں سے گزرتے ہیں ۔ اچانک تین چار لوگ بندوقیں لیکرآتے انکے ساتھ ۱۰ ۔ ۲۰ آدمی لاٹھیوں سے مسلح رہتے ہیں اور اس بندی میں جو لکشماریڈی رہتے ہیں ان پر بندوق سے نشانہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اسطرح جلوس پر تین فائر کئے جاتے ہیں جسکے نتیجہ کے طور پر دو آدمی مر گئے ۔ یہ ان کانگریسی نیتاؤں کا رویہ ہے جو ہمیں یقین دلاتے تھے کہ ہماری جانب سے کسی قسم کی گڑبڑ نہونے دینگے ۔ حالانکہ ہم لوگوں کی جانب سے اس وعدہ کی پابندی کی جاتی ہے کہ ہم آپ کی میٹنگ پلیس کے سامنے سے نہیں گزرینگے ۔ اسکے باوجود بھی اسطرح کا ہنگامہ مچایا جاتا ہے جسکی وجہ سے دو آدمیوں کی جان چلی گئی ۔ ان میں سے ایک ہمارے ایکٹیو کارکن تھے ۔ اسکے ساتھ ساتھ جلوس پر بھی حملہ کیا جا کر لوگوں کو زد و کوب کیا جاتا ہے ۔ پولس والے دو تین گھنٹے کے بعد آتے ہیں ۔ آج تک وہ گاؤں میں مقیم ہیں ۔ لیکن آج تک حقیقت میں جو کارروائی کرنا چاہئے تھا نہیں کئے ۔ لوگوں کے پاس سے ہتھیار نہیں لئے گئے ۔ جن شریر النفس اور بد نام لوگوں نے گاؤں میں یہ ہنگامہ برپا کیا انہیں گرفتار نہیں کیا جاتا ۔ پرسوں جو واقعہ ہوا وہ کوئی اچانک واقعہ نہیں تھا ۔ بلکہ گذشتہ ایک سال سے تلنگانہ میں ایسے حالات جاری ہیں ۔ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ اس کی تائید کی جائے ۔ پچھلے الکشن کے زمانہ میں بھی یہی غنڈہ گردی کی گئی ۔ حضورنگر میں تو ہمیں یہاں تک مجبور کیا گیا کہ اپنی میٹنگ میں بلڈنگ کے اوپر لاؤڈ اسپیکر لگا کر تقریر کرنی پڑی ۔ کیونکہ اگر ہم نیچے جا کر جلسہ کرتے تو اس کا اندیشہ تھا کہ ہم پر حملہ ہو جاتا ۔ اس طرح سیول لبرٹیز کا خون کیا جا رہا ہے ۔ یہ ایک واقعہ نہیں سیکڑوں واقعات ہیں جنہیں منسٹر صاحب متعلقہ کے علم میں لایا جاچکا ہے ۔ کئی ریپریزنٹیشنس کئے جاچکے ہیں ۔ حکومت کے پاس تفصیلی معلومات بہم پہونچانے کے باوجود یہی دو الفاظ زبان سے نکلتے ہیں کہ " آپ کے لئے عدالت کھلی ہے ۔ آپ عدالت میں دعوی کیجئے ۔ استغاثہ پیش کیجئے اور واقعہ حقیقی ہو تو سزا دلائے " ۔ بس ۔ میں ہوم منسٹر سے پوچھنا چاہتا ہوں آپ ہوم منسٹر ہونے سے پہلے بھی ایسے ظلم و ستم کے واقعات ہوئے تھے ۔ نظام کے زمانے میں بھی ایسے تشدد کے واقعات ہوئے تھے ۔

کتنے لوگوں نے عدالتوں میں جاکر استغاثہ پیش کرکے انصاف حاصل کیا ۔ استغاثہ نہیں ہوتے ۔ لوگ نہیں کرتے ۔ اسکے یہ معنی نہیں کہ آپ اس کے لئے کوئی انسدادی کارروائی اپنی جانب سے نہ کریں ۔ کیا واقعات ہوئے ہیں آپ یہ دیکھنا ہی نہیں چاہتے ۔ آپ کی اسی نظر اندازی کا نتیجہ ہے جسکے بناء پر ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ اپوزیشن پارٹیز اور عوامی تحریکات کو کچلا جائے ....

شری شیش راؤ واگھمارے ۔ اسپیکر سر ۔ ٹائم کی طرف میں توجہ دلاتا ہوں ۔

شری ایل ۔ این ۔ ریڈی ۔ مسٹر اسپیکر دیکھ رہے ہیں ۔ اس قسم کا کوئی واقعہ اگر ہماری جانب سے ہوتا تو اس تعلقہ یا ضلع یا گاؤں کے تمام لوگوں کو گرفتار کرکے جیلوں میں بھر دیا جاتا ۔ میں ایک حالیہ واقعہ کی جانب آنریبل ہوم منسٹر کی توجہ مبذول کراتا ہوں جو جنگاؤں میں ہوا ۔ وہاں زمین کی نسبت جھگڑا ہوا ۔ تعلقہ کمیٹی کے صدر اس مقام تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ انہیں گرفتار کرلیا گیا اور ان پر مقدمہ چلایا گیا ۔ وہ ضمانت پر رہا کئے گئے ۔ اسکے بعد انپر دفعہ (۱۰۰) لگا کر مقدمہ چلایا گیا اور ایک مہینہ کی انہیں سزا ہوگئی وہ ایک مہینے تک جیل میں رکھے گئے ۔ غرض اپوزیشن کے ارکان اور عوامی کارکنوں کو کسی نہ کسی حیلے سے اس طرح پریشان کیا جاتا ہے ۔ ہم ریپریزنٹیشنس کرتے ہیں تو کوئی شنوائی نہیں ہوتی ۔ ایسے متعدد حالات ہیں ۔ اور گورنمنٹ کا یہی رویہ ہے جس سے غنڈوں کی ہمت افزائی ہو رہی ہے اور وہ لوگوں کی جانوں پر بھی حملہ کر رہے ہیں ۔ لوگوں کے حقوق پامال کئے جا رہے ہیں غنڈہ گردی کرنے والوں پر مقدمہ چلانے اور انکی پشت پناہی کرنے کی وجہ سے نوبت یہاں تک آگئی ہے ۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ ان حالات کو اور کہاں تک بڑھانے والے ہیں ۔ لیکن میں صاف کہونگا کہ آپ کی ایسی کوشش کے باوجود آپ کے تشدد سے عوام ڈرنے والے نہیں ہیں اور عوامی تحریکات رکنے والی نہیں ہے ۔ اگر آپ ایسی ہی حرکات کرتے رہینگے اور آپ کی یہی پالیسی رہیگی تو عوام آپ کو ایک دن منہ کی دینگے ۔ اور اپنے اندولن کو برابر آگے بڑھائینگے ۔ اسلئے میں کہونگا کہ کم ازکم اس اڈجرنمنٹ موشن پر آنریبل منسٹر اور حکومت کافی توجہ دیں ۔ ورنگل کے واقعہ کو آئسولیٹڈ (Isolated) دیکھنا نہیں ہے ۔ بلکہ نلگنڈہ کریم نگر اور مختلف اضلاع میں عوام کے ساتھ ایسے واقعات ہورہے ہیں ۔ نہ صرف تلنگانہ بلکہ مرہٹواڑہ میں ایسا عمل جاری ہے ۔ رپورٹیں ہیں ۔ ان سب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی پالیسی پر آپ کو غور کرنا چاہئے ۔ اور عوامی تحریکوں کو کچلنے کی پالیسی پر کافی سنجیدگی سے غور کریں ۔ اگر ایسے واقعات دن بدن ہوتے رہیں اور آپ غنڈوں کی حمایت کرتے رہیں اور اس طرح اپنا وجود برقرار رکھنا چاہیں تو یہ پالیسی غلط ہے ۔ حکومت کو اس پر کافی سیریسلی (Seriously) غور کرنا چاہئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت ایسے واقعات آئندہ نہ ہونے دیگی ۔

اسپیکر سر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

श्री. नरेंद्र (कारवान) :—अुपाध्यक्ष महोदय, वरंगल मे धर्मसागर नाम के अेक गांव में ३ अक्तूबर को अेक घटना हुअी और अुस घटना में कहा यह जाता है कि दो व्यक्तियों की मृत्यु हुअी और कुछ लोग जखमी हुअे। अिस वाकये को लेकर अपोजीशन पार्टी की तरफ से यहां अेक मोशन पेश किया गया है। काम रोको प्रस्ताव के रूप में यह प्रस्ताव आज विधान सभा के सामने विचाराधीन है। मैं अिस समय अिस हुअी घटना के अुन तमाम तफसीलात पर अिसलिये नहीं जाअूंगा कि जैसा कि अभी अेक आनरेबल मेंबर ने अिस वाकये के कहने की निस्बत में जो हुदूद हैं अुनकी तरफ आपका ध्यान आकर्षित कराया और श्रीमान जी ने भी अुस बात को सुन कर स्वीकार किया और मेंबरों को भी अिस बात की हिदायत की। लेकिन मुझे अफसोस है कि अिस हिदायत के बावजूद भी कुछ वाकये की बाते अैवान के सामने रखी गअीं जिसमें यह कहा गया कि हथियार अभी हैं, बरामद नहीं हुअे, वगैरा वगैरा। मैं अुन तमाम बातों की तरफ न जाकर सिर्फ विशेष बात की तरफ जाना चाहता हूं और अैवान का ध्यान आकर्षित करना चाहता हूं। अिस काम रोको प्रस्ताव में दो बातें हैं, अैसा मैं समझता हूं। अेक यह कि अिस घटना से कांग्रेसियों पर अेक आरोप लगाया जा रहा है। दूसरा अुद्देश यह है कि पहले जो कारनामा अपोजीशन पार्टी के रहे हैं अुन पर पर्दा डाला जा कर हमारे मुंह की बात अपने मुंह से अुगल देने की कोशिश करना है। मसलन अपोजीशन पार्टी के लीडर नें यह कहा कि अिस तरह की घटनाओं से जमहूरियत की तरक्की नहीं होती, जनतंत्र नहीं पनपता और अैसे वाकयात से कोअी मसायल हल नहीं होते. आज अुस तरफ के बेंचेस को अिस वाकये के बाद और पिछले तमाम घटनाओं के बाद और दूसरी समस्याओं को जिनका आज हमारे जीवन के साथ संबंध है अुनका हल करने का वास्तव में अहिंसात्मक रूप ही अेक हल हो सकता है यह चीज आज समझ में आ गअी अिसलिये अपोजीशन पार्टी के लीडर माने प्रस्ताव का को मुबारकबाद देना चाहता हूं। यही तो हमारा भी अुद्देश है और हम अिसी पथ पर चले आ रहे हैं और अिसी पथ पर चलकर कॉंग्रेस की आज बहुत सारी हुकूमतें चल रही हैं। (विरोधी दल के सदस्यों की तरफ से कुछ आवाजें) तो मैं यह अर्ज कर रहा था कि अिन दो अुद्देशों को रखकर जो प्रस्ताव लाया गया है अुसका मैं अुत्तर दूंगा। अिसके सिवा वहां क्या बातें हुअीं, किनके पास क्या था, क्या नहीं था, किस तरह नारे लगाये गये और नहीं लगाये गये, अिन तमाम बातों पर नहीं जाना चाहता वरना मैं आपके रूलिंग की खिलाफवर्जी करूंगा जैसे कि अपोजीशन आनरेबल मेंबर ने अभी की। (विरोधी दल के सदस्यों की तरफ से फिर से आवाजें)

श्री. अण्णाजीराव गव्हाणे :—आपको कोअी कहने का अख्तियार नहीं है, स्पीकर साहब कह सकते हैं।

श्री. नरेंद्र :—अिससे अिस बात का पता चलता है कि आपने वहां पर भी कितनी बेसब्री की होगी जब कि बेसब्री आप अिस वक्त बता रहे हैं। और अिसी तरह की बेसब्री का यह नतीजा होता है। अिस तरह की बेसब्री न अुधर होनी चाहिये न अिधर होनी चाहिये। अिसलिये मैं यह निवेदन कर रहा था कि अिस वाकये को अेक राजनैतिक रंग देकर यह बताना कि कुछ कॉंग्रेसी

है बिल्कुल गलत है। और अुसका कुछ मकसद है—मैं कहता हूं मकसद कुछ भी नहीं है। सिर्फ हमारा मकसद नहीं है, मकसद आपका था। जैसा कि अेक साहब ने कहा कि हमारा वहां स्ट्रांग होल्ड (Strong hold) था, वहां गांधी जयंती हो गअी। यह हमारे लिये बड़ी मुश्किल की बात हुअी। अिलेक्शन के पहले जहां अेक कोंग्रेसी नहीं जा सकता था वहां पांच हजार का मजमा गांधी जयंती के लिये जमा होना है यह बहुत बुरी बात है क्यों कि वहां हमारा स्ट्रांग होल्ड था: (विरोधी दल की तरफ से तरह तरह की आवाजें :—भाले और बर्छियों के साथ, बंदुकों के साथ।) जरा सब्र कीजिये और अपने साथियों को भी सब्र से रहने के लिये कहिये। अिसलिये मैं कह रहा हूं कि चूंकि अब अुन मैदान से आपका स्ट्रांग होल्ड निकल गया अिसलिये अब अुन्होंने अिस घटना को अेक रंग आमेजी देकर अिस तरह की बातें कही। हुजुरनगर और हुजूराबाद में जो किया गया अुस पर मैं अब रोशनी नहीं डालना चाहता। मैं अितना ही आखिर में अर्ज करना चाहता हूं कि अेक वाकेया चल रहा है, मैं आनरेबल मेंबर फार होम से प्रार्थना करूंगा कि जहां तक हो सके— अिनमें कोअी शक नहीं कि आज कोंग्रेसी हुकूमत है लेकिन कॉंग्रेसी हुकूमत होते हुअे भी मुझे पूरा पूरा यकीन है कि अिस मुकदमे में कानून के तहत जिस हद तक कड़ी सजा दी जा सकती है अुतनी दी जाय, जो कुछ कानूनी कार्रवाअी की जा सकती है वह सख्ती से की जाय चाहे वह किसी के खिलाफ हो, चाहे वह कांग्रेस के लोग हों, या और कोअी हों, कोंग्रेस के सामने यह नहीं है कि वह कॉंग्रेसी है या पी.डी.अेफ. का है या कम्युनिस्ट है या सोशालिस्ट है या किसान मजदूर सभा का है, अुसके सामने यही होगा कि वह मुल्जिम है। अिसके सिवा और कोअी बात नहीं होगी और न होनी चाहिये क्योंकि हुकूमत के सामने हमेशा अिस तरह के वाकये आते रहेंगे अुनके साथ सख्ती से काम लेना चाहिये। अिसलिये मैं अर्ज करूंगा अपोजीशन पार्टी के मेंबरों से कि वे अिस वाकये के साथ जमातों को न मिलायें। यह अेक फौजदारी जुर्म है अुसे अेक जुर्म की हद तक ही रखिये और अुनका अिन्साफ अिस तरह की तकरीरों से हासिल करने के बजाय हिंदुस्तान की अदालतों से हासिल कीजिये।

*شری انا جی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر سر - جو اڈجرنمنٹ موشن هاؤز کے سامنے آیا ھے اوس پر کچھ کہنے سے پہلے میں یہ کہدینا مناسب سمجھتا ہوں کہ نہ میں کمیونسٹ پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں اور نہ کانگریس پارٹی سے بلکہ جو واقعات وھاں رونما ہوئے صرف اوس لحاظ سے عرض کرونگا - ان واقعات کی طرف میں حکومت کا اور خاص طور پر کنسرنڈ منسٹر صاحب کا دھیان مبذول کرنا چاہتا ہوں - ان واقعات کے رونما ہونے میں کونسے لوگ ھیں جنھوں نے مدد کی ھے ان کا کیا ریکارڈ ھے کن حالات میں وہ واقعہ ہوا ان باتوں پر غور کرنے کی سخت ضرورت ھے - ابھی ابھی ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ اوس پارٹی نے جو تشدد پسند (وہ کہتے ھیں) ھے ایسی غنڈہ گردی کی - وہ کہتے ھیں کہ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ایسی غنڈہ گردی سے مسائل حل ہوسکتے ھیں - لیکن دراصل اگر یہ غنڈہ گردی رولنگ پارٹی کی جانب سے ہوئی ھے تو کیا محسوس ہوتا ھے اس کو ضرور سوچئیے ......

[Mr. Speaker in the Chair]

آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے یہ بالکل صحیح کہا کہ غنڈہ گردی اور انقلاب کو سمجھنے کی کوشش کیجئے اگر سمجھ میں نہیں آتا تو . . . .

(Laughter)

میں کوئی ان پارلیمنٹری لفظ تو استعمال کرنا نہیں چاہتا - مجھے کہنا ہے کہ آپ لوگوں نے یعنی اوس جانب سے لوگوں نے بھی یہ تسلیم کرلیا ہے کہ واقعہ صحیح ہے - آنریبل ہوم منسٹر کا ہمیشہ یہ دعوی رہا ہے کہ میں کبھی بھی یہ نہیں دیکھونگا کہ ملزم کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ دراصل موقع ہے اون کے امتحان کا - ہم دیکھینگے کہ اون کی سفید ٹوپی میں کتنا انصاف ہے۔ امتحان کا موقع آگیا ہے اور اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آپ اپنے الفاظ پر کس حد تک عمل کریں گے - کانگریس کے جن لوگوں نے خون کیا ہے اون کو آپ سزا دلا ئینگے اور نہ صرف اس ہاؤز کو بلکہ پورے حیدرآباد کو یہ بتائینگے کہ دراصل جو غنڈہ گردی ہورہی ہے اوس کو جاری نہیں رکھا جائیگا -

ایک آنریبل ممبر - اگر پی - ڈی - یف کے ہو تو۔

شری اناجی راؤ گوانے- کوئی بھی ہو کسی پارٹی کا ہو- چاہے وہ پی - ڈی - یف کا ہو یا کانگریس - دراصل جو لوگ خونی ہیں اور جو خون کرنے کے عادی ہوچکے ہیں اون کی غنڈہ گردی کا سر کچلنے کی کوشش کی جائیگی - ہیگرواچاری صاحب نے (میں اون کا نام اس واسطے لے رہا ہوں. . . . . . .)

ایک آنریبل ممبر - جو یہاں کے ممبر نہیں ہیں اون کا نام نہیں لیا جاسکتا -

شری اناجی راؤ گوانے- میں اون کا نام لینا نہیں چاہتا لیکن یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گاندھی جینتی کے دن انہوں نے یہ میٹنگ کی - میں خود ہیگرواچاری صاحب سے واقف نہیں ہوں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑھتا ہے کہ اون کا جو ریکارڈ ہے اوس کو آنریبل ممبر اپنے سامنے رکھیں .وہ رپورٹ بھی ہمارے پاس موجود ہے انکوائری رپورٹ آف حیدرآباد پولیس فائرنگ. . . . .

ایک آنریبل ممبر - میں عرض کرونگا کہ جو ممبر حاضر نہیں ہیں

ایک آنریبل ممبر - ہیگروا چاری اگر ہاؤز کے ممبر ہوں تو اعتراض ہوسکتا ہے۔

شری اناجی راؤ گونے- میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے متعلق کیا کہا گیا ہے وہ بھی پڑھ کر بتاؤنگا نہ صرف یہ کہ

Memorandum submitted on behalf of the Congress Workers' Convention.

جو کانگریس کے ممبر ہیں جنہوں نے میموونڈم پیش کیا ہے

Mr. Speaker :—Is it necessary to refer to all these details? We are here discussing general and not about a particular individual we need not go in to the character of any particular individual because that person is not here.

شری اناجی راؤ گوانے - میں ڈیٹیل میں نہیں جارہا ہوں - میں یہ چیز اس واسطے ریفر کر رہا ہوں کہ وہاں جو انکی میٹنگ ہوئی اور جس کے سلسلہ میں دو انسانی جانیں ضائع ہوئی یہ کام کسی پلاٹ کے تحت کیا گیا اور وہاں کے آدمیوں پر حملہ کیا گیا اسی لئے میں اون کا ریکارڈ ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تا کہ اس لحاظ سے غور کیا جاسکے - کانگریس کے لوگوں نے میمورنڈم

مسٹر اسپیکر - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کیس عدالت میں جائیگا اس لئے کوئی ایسی بات نہ ہونی چاہئے جسکی وجہ سے اس کیس پر اثر پڑے - ممبر اس چیز کو خیال میں رکھیں -

شری اناجی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر سر یہ کیس عدالت میں جانے والا ضرور ہے لیکن مجھے عرض کرنا ہے کہ یہ کسی طرح سے انڈر اڈ جوڈیکشن (Under adjudication) نہیں ہے -

ایک آنریبل ممبر - آپ وکیل ہیں نظائر دیکھ لیں -

شری اناجی راؤ گوانے - میں یہ نہیں بیان کررہا ہوں کہ ہیگروا چاری نے خون کیا یا کس نے خون کیا - لیکن ان لوگوں نے وہاں ملحول جو پیدا کردیا تھا اوس کو ریفر کرتے ہوئے یہ کہونگا کہ کسطرح واقعات ہوئے - آنریبل منسٹر کنسرنڈ نے پرسوں یہ کہا تھا کہ جو واقعہ ہوا ہے وہ صحیح ہے ہم نے پولیس بھیجی ہے - لیکن کن حالات میں یہ واقعہ ہوا اور کسطرح وہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں - وہاں آج تک گاندھی جینتی اس طرح کبھی نہیں منائی گئی - نہ کبھی کانگریس کا فلیگ برچھوں اور بھالوں پر لگایا گیا - لیکن اوس دن یعنی گاندھی جینتی کے روز بھالے کا نشان لیکر گاندھی جینتی منائی گئی - آپ اہنسا کے پجاری ہوکر گاندھی جینتی مناتے ہیں - اون کی جینتی آپ اس طرح مناتے ہیں جنہوں نے آپ کو ہمیشہ اہنسا کا سبق سکھایا - ایسے حالات میں یہ واقعہ ہوا ہے - میں اون کا ریکارڈ تو بتانا نہیں چاہتا وہ آپ سب لوگوں کو معلوم ہے - لیکن جو معلومات مجھے ملی ہیں اون سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اسکے کہ چار پولیس کے کانسٹبل موجود تھے اور محرر بھی موجود تھا - جب پنڈی میں لوگ [illegible] تھے تو پیچھے سے چند لوگوں نے جن کے ہاتھوں میں بندوقیں - برچھے اور تلواریں [illegible] پولیس کے سامنے ہی حملہ کیا پولیس نے جب روکنے کی کوشش کی تو [illegible] نے حملہ کیا گیا اور پولیس والوں کو بازو ہٹا کر فائرنگ کی گئی - میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ اسی طرح امن قائم کرنا چاہتے ہیں - کیا [illegible] کاروبار میں لگے رہنے میں امن

طرح کی غنڈہ گردی اور حملوں کو جاری رکھنا چاہتے ھیں ۔ پولیس کو بھی جو آپ کی نوکر ھے امن قائم کرنے کے لئے ....

Mr. Speaker : I presume the hon. Member does not mean the chair

Shri Annaji Rao Gavane : No, Sir (Laughter)

آپ سے مطلب آنریبل ممبر پولیس سے ھے ۔ مجھے یہ کہنا ھے کہ اس طرح کے حالات ھیں ۔ وھاں اس طرح فائرنگ ھوتی ھے انسان مارے جاتے ھیں ۔ وھاں ڈسٹربنس نہ ھونے کا یقین دلایا جاتا ھے لیکن اس یقین دلانے کے باوجود بھی پروسیشن پر حملہ کیا جاتا ھے ۔ جب اون لوگوں کو جنہوں نے حملہ کیا تھا ارسٹ کرکے تفتیش کے لئے رکھا جاتا ھے تو کانگریس پارٹی کے چند ممبر اس کو روکتے ھیں ۔ میں پوچھنا چاھتا ھوں کیا یہی طریقہ حکومت کرنے کا ھے ۔ کیا یہ شبہ نہیں ھوسکتا کہ جن لوگوں نے اس ارسٹ کو روکنے کی کوشش کی اونہی کا ھاتھ اس واقعہ کے پیچھے تھا ۔ باوجود یکہ پولیس شہادت پر ان لوگوں کو گرفتار کرتی ھے لیکن اون کو روکنے کی کوشش کی جاتی ھے ۔ مجھے آنریبل منسٹر سے یہ کہنا ھے کہ یہ آپ کے لئے امتحان کا وقت ھے ۔ آپ نے کئی مرتبہ فرمایا ھے کہ چاھے کسی پارٹی کے کیوں نہ ھوں اگر وہ گنہگار ھیں تو اونکو سزا دلائی جائیگی ۔ میں یہ کہونگا کہ امتحان کا وقت آگیا ھے ۔

شری نریندر ۔ وہ امتحان میں کامیاب ھونگے ....

شری اناجی راؤ گوانے ۔ اگر وہ کامیاب ھونگے تو میں مبارکباد دونگا ۔ اگر وہ صحیح طور پر انصاف کی نظر سے دیکھینگے اور گنہگاروں کو سزا دلائینگے تو میں مبارکباد دونگا ۔ لیکن اگر اسکے خلاف ھوگا تو میں کہونگا کہ آپ ان غنڈہ گردوں کو پناہ دینے والے ھیں ۔ آپ صحیح معنوں میں امن قائم کرنا نہیں چاھتے ۔ میں آنریبل ھوم منسٹر سے توقع رکھتا ھوں کہ وہ ان واقعات پر غور کرینگے ۔ جو واقعات گزرے ھیں وہ شرمناک ھیں ۔ سب لوگوں کو چاھیئے کہ وہ اس پر سنجیدگی سے غور کریں ۔ اگر کوئی پارٹی یہ سمجھتی ھے کہ ایسا نہیں ھے تو وہ بے غیرت ھے ۔ میں آنریبل ھوم منسٹر سے توقع رکھتا ھوں کہ وہ انصافانہ طور پر اس پر غور فرمائینگے ۔

Some hon. members rose

Mr. Speaker : Now the time is 7-40 and I must at least give 20 minutes to the hon. Minister.

Shri M. S. Rajlingam (Warangal):– May I request you, Sir, to give me some time?

Mr. Speaker: No.

Shri M. S. Rajlingam : Please give me some time Sir, as I represent Warangal.

Mr. Speaker : No.

شری ملپا کولور - مسٹر اسپیکرسر - دھرم ساگر قتل کے سلسلہ میں جو موشن لایا گیا ہے اوس پر مجھے کچھ کہنا نہیں ہے لیکن اس کو جو کلر دیکر بتایا جارہا ہے کہ کانگریس کے ورکروں نے ایسا کیا ہے - تو میں یہ کہونگا کہ آپ اس کو سوچئے - ایک آرگنائزیشن پر جارج لگانے کی کوشش کررہے ہیں - وہ آرگنائزیشن جس نے ہمیشہ اہمسا پر وشواس رکھا ہے اور ۶۰ سال کی اتہاس میں کبھی بھی ہتیار ہاتھ میں نہیں اٹھایا - آج بھی اپنی پالیسی کو اسی طرح قائم رکھے ہوئے ہے - جب گاندھی جینتی کے سلسلہ میں کانگریس ورکرس پربھات پھیری نکالتے ہیں تو اون کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہے - اون کو جوتے بتائے جاتے ہیں - جب ورنگل سے اوسی روز لیڈرس پروگرام کے موافق آتے ہیں گاندھی جینتی منانے کے سلسلہ میں - اورگاؤں میں اون کا پروسیشن لایا جاتا ہے تو اون پر اعتراض کیا جاتا اور راستہ روکا جاتا ہے - کانگریس کے لیڈرس اون کے گھروں کو جاتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں - اگر کانگریس اورلیڈروں کی نیتی یہ نہیں رہتی تو وہ لوگ اون کے گھروں کو کیوں جاتے اور بات چیت کرتے اور سمجھانے کی کیوں کوشش کرتے - ہاؤز میں بھی اس چیز کو مان لیا گیا ہے کہ کانگریس کے لیڈرس کمیونسٹوں کے گھروں کو گئے تھے ان کو سمجھائے اس سے اندازہ لگاسکتے ہیں کہ ہماری کیا نیتی تھی - اسکے برعکس آپ کا اور آپکے آرگنائزیشن کا وشواس بھی ہتیہار پر ہے - آپ نے کہا کہ ہمارا وہ مومنٹ ختم ہوگیا لیکن حکومت کہتی ہے کہ آپ لوگوں نے ابھی پورے ہتیار واپس نہیں کئے - اس کے تائید میں بتاسکتا ہوں کہ کرناٹک کے اندر حال ہی میں اندرون ایک ماہ تعلقہ الند کے موضع میں ایسے واقعات ہوئے ہیں آپ کے لوگوں نے وہاں قتل کیا ہے - ملزمین کے خلاف پرچہ چاک ہوتا ہے تو معلوم ہوتا ہے خود کنونیشن کے کنوینر نے یہ قتل کیا ہے - جو آپ اور آپکے دوست اس میں شریک تھے تقریریں کرکے آئے تھے جو کنونشن انہوں نے بلایا تھا کیا یہ کانگریس کے لوگ ہیں جو قتل کئے ہیں ؟ یہ آپ سوچئے اپنے دل ٹٹول کر دیکھئے کہ کیا یہ غلط ہے یا نہیں - آپ حکومت پر الزام لگاتے ہیں جو ہورہا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کن کی نمائندگی کر رہے ہیں - ہم تو پبلک کی نمائندگی محض الفاظ سے نہیں کررہے ہیں بلکہ عمل سے کررہے ہیں - عوام نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے کہ کانگریس ہی ہماری نمائندگی کرتی ہے - اسی کا نتیجہ ہے کہ آج آپ اپوزیشن بنچس پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ابھی تھوڑی دیر میں معلوم ہو جائیگا -

(Laughter)

شری ملپا کولوز - میونسپل الکشنس کے واقعات نے بھی بتا دیا ھے کہ پبلک آپ کے ساتھ نہیں ھے - اس سلسلہ میں ہٹھ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ھوگا - یہ خاص چیزیں اور حالات ھیں آپ اس کو اپنے طور پر سوچئے - آپ راستہ بھٹک گئے ھیں - آپ کے ورکروں کے پاس ھتیار موجودہ ھیں حکومت کو آپ نے اپنے پورے ھتیار حوالے نہیں کیا - علاوہ آپ خود لاچار ھوگئے ھیں ھتیار دینے سے - کیونکہ وہ آکر آپ کو ھتیار دینے سے انکار کئے پھر بھی آپ ان کو نکال باھر نہیں کرتے - ادارہ میں رکھتے ھیں - اسی لئے تو پبلک بدظن ھوکر آپکے لوگوں کو مارتی ھے تو آپ یہ کہتے ھیں کہ کانگریس کے غنڈے مارتے ھیں - یہ کانگریسی نہیں مارتے بلکہ یہ پبلک کا ری ایکشن ھے - اسلئے پہلے آپ اپنی غلطیوں کو درست کیجئے - پھر پبلک ضرور آپکی طرف آئیگی - آپ سے کہیگی کہ آپ حکومت کیجئے - میں آپ سے یہ کہنا چاھتا ھوں کہ ایک واقعہ کو لیکر کانگریس پر کیچڑا چھالنے کی کوشش نہ کیجئے - اگر کانگریس کا کوئی آدمی بھی ایسی حرکت کرتا ھے تو کانگریس اسکی پچ نہیں کرتی - اسکو نکال باھر کردیگی مگر آپ ھیں ان سے کام لیتے ھیں -

ایک آنریبل ممبر - اسکے اور طریقہ ھوتے ھیں -

شری ملپا کولور - آپ اس طرح سوچئے کہ ھم پر کیچڑا چھالنے کی بجائے اپنی غلطیوں کو دور کریں - ابتک انہیں جس طرح چھپانے کی کوشش کی گئی ھے انکو ڈس کلوز کیا جائے - تو پھر میں ایک دو تین چار گن کر بتلاتا ھوں کہ وہ ایسے کیسے واقعات ھوتے ھیں سمجھ میں آجائیگا انور تعتقہ اللہ کا جو آپ کا کنوینر ھوتا ھے وہ قتل کے مقدمہ میں انوالو ھوتا ھے تو کس صورت میں آپ کہہ سکتے ھیں ھم بے گناہ ھیں - یہی بتلانا میرا مقصد تھا -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - آج ھاؤز کے سامنے جو اڈجرنمنٹ موشن آیا ھے -....

مسٹر اسپیکر - ٥ منٹ کا وقت دیا جاتا ھے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - اس میں ایک ایک چیز غور کرنا ھے - میں یہ نہیں چاھتا کہ ھمیں جذبات میں بہا لے جایا جائے یا جذبات کی آڑ میں حقیقی اور ٹھوس واقعات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی جائے - یہ صاف طور پر ظاھر ھے کہ ورنگل میونسپالٹی کے چیرمن صاحب وھاں کیوں جاتے ھیں - گاندھی جینتی کس ڈھنگ سے منائی جاتی ھے - کیا بندوقوں سے - بھالوں سے اور برچھوں سے منا رھے تھے - لکشمی ریڈی نامی شخص کو مارتے ھیں - کیوں مارتے ھیں اسلئے کہ اس سے مخالفت ھے - اور یہ سمجھکر کہ انکے پیچھے لوگ ھیں - یہ اپنے ھی کئے ھوئے کرتوت ھیں یہ اپنا ھی کیا ھوا پاپ ھے - لیکن اس سے بچ سکتے ھیں اسلئے آنریبل مسٹر چیرمن اھمسا کے پجاری دھرمسا گر

گئے ۔ وہ اسٹیج پر تقریر کرنے کے لئے نہیں گئے ۔ میں ان تمام چیزوں میں جانا نہیں چاہتا۔ لیکن میں یہ کہونگا کہ جو پاپ ہوا اسکا بھانڈا پھوٹ چکا ہے ۔ یہ کہنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس میں کسی قسم کی سیاست نہیں تھی ۔ اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے یہ حکومت کی موجودہ پالیسی کا ہی نتیجہ ہے ۔ ہم ابتدا سے مختلف طریقوں سے اس چیز کو منسٹر صاحب کے سامنے لاتے رہے ہیں لیکن منسٹر صاحب تو ایک ہی رٹ لگائے ہیں ۔ ”یہ صحیح نہیں ہے ۔ یہ صحیح نہیں ہے ۔ یہ صحیح نہیں ہے“ ۔ یہ واقعات اسی کا نتیجہ ہیں ۔ یہ طوطے کا سبق اب بھی بھولینگے یا نہیں ۔ یہ بھی سوال آپکے سامنے ہے کہ آیا آپ قانونی راج چاہتے ہیں یا پولیس راج یا غنڈوں کا راج چاہتے ہیں ۔ یہ ایک بہت بڑا امتحان آپکے سامنے ہے ۔ اس میں کامیاب ہونا یا ناکام ہونا آپ ہی پر منحصر ہے ۔

میں اس چیز کو ھاؤز کے سامنے لانا چاہتا ہوں اور یہ جاننا چاہتا ہوں کہ پی ۔ ڈی ۔ ایف کے ورکرس کہاں رہتے ہیں ۔ کیا کرتے ہیں ۔ کیا کھاتے ہیں ۔ یہ سب دریافت کرنے کی کوشش کیوں کی جاتی ہے ۔ ہماری ایک لیگل پارٹی ہے ۔ کانسٹیٹیوشن کے آرٹیکل ۱۹ کے تحت ہمیں اسکا حق ہے ۔ اسکے باوجود آپ پولیس کو کہتے ہیں کہ وہ ہمارے بارے میں معلومات رکھیں ۔ انتہا یہ ہے کہ ہماری پوری ہسٹری سنگائی جاتی ہے ۔ میں آنریبل منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ڈسکریمنیشن کیوں ۔ ہوم منسٹر کو ایم ۔ ایل ۔ ایز کی ہسٹری چاہئے لیکن آپکی ہسٹری روز روشن کی طرح آج دنیا کے سامنے آچکی ہے ۔ اسکے بعد کسی اور کی ہسٹری جمع کرنے کی آپ کیوں کوشش کرتے ہیں ۔ تمام پولیس اسٹیشنس کو ایسے ڈسکریمنیشن کا حکم دیا گیا ہے جو فاسیزم اور ہٹلریزم کی حد تک پہنچ گیا ہے ۔ آج پولیس اسٹیشنس کو کوٹا دیتے ہیں کہ اتنے مقدمات لیکر عدالت میں جائیں ۔ پولیس کو آپ کہتے ہیں کہ ہماری شکایتیں کرے ۔ جب ہم اس شکایت پر شکایت کرتے ہیں تو آپکا طریقہ عمل یہ ہوتا اور یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ” یہ بھی صحیح نہیں “ یہی رٹ لگائی جاتی ہے ۔ پی ۔ ڈی ۔ ایف کے لوگوں پر ظلم کرکے آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی ترقی ہورہی ہے اور یہی ذہنیت اڈمنسٹریشن میں بھی آئی ہے ۔ جہاں کہیں دیکھو پولیس کا یہی حال ہے ۔ قانون وانون کچھ نہیں ۔ میں بتلانا چاہتا ہوں کہ الکشن ہونے کے بعد سے پی ۔ ڈی ۔ ایف پارٹی نے کسی قسم کا تشدد نہیں کیا ۔ کسی کانگریسی ورکر پر حملہ نہیں کیا گیا ۔ میں یہ چیلنج کرتا ہوں کہ کسی جگہ ۔ کسی دیہات ۔ کسی موضع میں بھی کانگریسیوں کو جلسہ کرنے سے نہیں روکا گیا ۔ ہمارا تو یہ خیال ہے کہ جس طرح ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے میٹنگس ہوں ویسے ہی دوسروں کے بھی میٹنگس ہونا چاہئے ۔ ہم چاہتے ہیں جس طرح ہم اپنی پالیسی کا اظہار کرتے ہیں کانگریس بھی لوگوں کے سامنے اپنے سدھانتوں کا پرچار کرے نہ کہ برچھی بھالے اور بندوق کا استعمال کرے ۔

آپ کہتے ہیں کہ لوگوں کا ری ایکشن بدلا ہے لیکن میں آپکو حضور نگر اور مریال گوڑہ کا حال بتلاتا ہوں ۔ وہاں کوئی بھی کانگریسی ورکر سوائے پولیس کی مدد کے نہیں جاسکتا ۔

(کانگریس بنچس سے آوازیں ۔ غلط ہے ۔ غلط ہے ۔ غلط ہے) ۔

شری داجی شنکر ۔ کہیں بھی جاتے ہیں تو پولیس کے ساتھ جاتے ہیں غنڈہ گردی کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Order, order.

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ حضورنگر کے ایسے واقعات ہیں ۔ میں دو تین واقعات بتلاسکتا ہوں ۔ یہ حکومت کی پالیسی کا نتیجہ ہے ۔ لیکن آج اسکے پاپ کا بھانڈا پھوٹ رہا ہے ۔

Shri G. Sreeramulu : The hon. Minister can speak at 8 o'clock. I may kindly be given at least five minutes.

منسٹر فار ہوم (شری دگمبر راؤ بندو) ۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے جو واقعہ ہوا وہ نہایت افسوسناک اور شرمناک واقعہ ہے ۔ یہ سننے کے بعد مجھے یاد آگئی اس وقت کی جبکہ گاندھی جی کی ہتیا ہوئی اور اسکے بعد ہی ہم نے سنا کہ بمبئی پریسیڈنسی اور سی ۔ پی میں محض اس خیال سے کہ ناتھورام گوڈسے ایک مہاراشٹرا برہمن تھا کئی لوگوں کے مکان جلائے گئے ۔ کئی لوگوں کے مکان لوٹ لئے گئے ۔ ایک اہمسا کے پجاری کی ہتیا پر اسطرح کا رد عمل ہوا ۔ اسکا مطلب صرف یہ ہے کہ جو ہمسا دل میں رہتا ہے وہ زبان پر آجاتا ہے ۔ پھر عمل میں آجاتا ہے ۔ وہ علحدہ علحدہ روپ لیتا ہے ۔ جیسا کہ آنریبل ممبر نے کہا کہ کچھ اشتعال انگیز نعرے لگائے گئے ۔ ظاہر ہے کہ اسکا رد عمل کچھ اسطرح کا ہوگا ، کچھ اس سے بھی بڑھکر ہوگا اور بالاخر قتل و خون ہی اسکی آخری منزل ہوتی ہے ۔ میں نے ہاؤس میں مختلف تقریریں سنیں ۔ میں نے کل کہا ہے کہ اصل واقعات زیر تفتیش ہیں ۔ وہ عدالت کے سامنے ہیں ۔ میں نے ہاؤس کو یہ اطمینان دلایا ہے کہ بلا رو رعایت مقدمہ چلایا جائیگا ۔ ابتک جو اطلاعیں آئی ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ملزم گرفتار کرلیا گیا ہے اور کچھ لوگوں کی گرفتاری کا حکم دیا گیا ہے ۔ خیر یہ تو ہوتا رہیگا ۔ لیکن میں نے اپنے اطمینان کے لئے اس رینک (Rank) میں جو ہائیسٹ آفیسر (Highest Officer) ہوسکتا ہے اور جسکی غیر جانبداری کے بارے میں مجھے یقین ہے ڈی ۔ آئی ۔ جی ۔ تھوڑا جو نہ کبھی تلنگانہ میں رہے اور نہ تلنگانہ کے پچھلے واقعات سے انکے متاثر ہونے کا اندیشہ ہے انہیں وہاں بھیجا ہے وہ برسر موقع ہیں اور انہیں کے زیر نگرانی تفتیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ معاملہ عدالت میں جائیگا ۔ لیکن اس سے

پیدا شدہ مسائل پیش کئے گئے ہیں اور یہ بتلانے کی کوشش کی گئی ہے کہ "غنڈہ گردی چل رہی ہے - ہم منسٹر صاحب سے کہتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ عدالت میں جاؤ"۔ اسپارنے میں میں یہ عرض کرونگا کہ ہم اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ رول آف لا (Rule of Law) رہے - اگر کوئی کہتے ہیں کہ قانون وانون کچھ بھی رہے - آپ منسٹر ہیں آپکو اسطرح کرنا چاہئے تو میں اپنے آپ کو مجبور پاتا ہوں - اگر یہ سوچنے کا میکانیکل (Mechanical) طریقہ ہے تو میں اسکو سمجھ لینا چاہتا ہوں - لیڈر آف دی اپوزیشن میری جگہ ہوتے تو اسکی روک تھام کے لئے کیا طریقہ اختیار کرتے ، اگر وہ مجھے سمجھائیں اور اطمینان دلائیں تو میں بھی وہ طریقہ اختیار کرونگا - چاہے وہ تلنگانہ میں ہو - مرہٹواڑہ میں ہو - حضور نگر میں ہو یا مریال گوڑہ میں ، برابر اسکی روک تھام کی جائیگی - لیکن قانون میں معمولی مار پیٹ کے لئے ضمانت اور مچلکہ کی کارروائی کی جاسکتی ہے - ضابطہ فوجداری کے لحاظ سے ضمانت اور مچلکہ لیا جائیگا - ورنہ لیڈر آف دی اپوزیشن کیا یہ چاہتے ہیں کہ پولیس برابر گرفتار کرتی رہے - وہ مجھے قائل کریں کہ کونسا قانونی راستہ ایسا ہوسکتا ہے جسکے ذریعہ ہم اسکی روک تھام کرسکتے ہیں - اگر وہ کوئی پازیٹیو (Positive) تجویز بتلاسکتے ہیں تو مناسب ہے - میں خود چاہتا ہوں کہ اسکی روک تھام ہوجائے -

شری وی - ڈی - دشپانڈے - میں نے آپکے سامنے یہ سجیشن پیش کیا تھا کہ سی - آئی - ڈی برانچ ڈائرکٹ آپکے تحت رہے - وہ ڈائرکٹ انوسٹیگیشن (Direct investigation) کرکے آپکو رپورٹ دے - آپ ہمیں مشورہ دیتے ہیں کہ ہم عدالت میں جائیں - ایسے جو واقعات ہوتے ہیں تو آپ کو اسٹپ (Step) لینا چاہئے -

شری دگمبر راؤ بندو - اسکا پروپورشن (Proportion) آپ کے سامنے نہیں ہے - اسلئے آپ سمجھ رہے ہیں کہ ایسا عمل کیا جاسکتا ہے - میں واقعات آپ کے سامنے رکھتا ہوں - میرے پاس روزانہ دس بیس ایسی شکایات آتی ہیں - آپ اندازہ لگائیے کہ ان سب کے بارے میں اس طرح تحقیقات کیسے ہوسکیگی - حال ہی میں میں نے ایسا انتظام کیا بھی ہے اور جہاں کوئی سنگین واقعہ پیش آتا ہے تو وہاں خاص طور پر ایک آفیسر کو بھیجا جاتا ہے - لیکن کئی شکایات ایسی ہوتی ہیں کہ پولیس پٹیل نے تھپڑ مار دیا - کسی نے ڈنڈا مارا - کسی نے چھری لگائی ایسے بیسوں واقعات سے متعلق روزانہ کئی شکایتیں میرے پاس وصول ہوتی ہیں - ہر ایک واقعہ کے لئے ایک ایک آفیسر کو خاص طور پر تحقیقات کے لئے بھجوا کر رپورٹ طلب کرکے غور کرنا ممکن نہیں - یہ بات ایسی نہیں ہے کہ ہاؤس کے سامنے اسپرڈ سکشن کیا جائے - لیڈر آف دی اپوزیشن مجھے قائل کریں اور بتلائیں کہ آخر کس طرح عمل کیا جائے - غنڈہ گردی کی روک تھام کے لئے میں بالکل متفق ہوں - انہوں نے جو یہ رائے دی ہے اس کے لئے میں انکو بدھائی دیتا ہوں - میں بھی اسی بات پر یقین رکھتا ہوں کہ جبتک تشدد کا کھیل نہ چھوڑینگے اس وقت تک ڈیموکریسی پنپ نہیں سکتی -

میں پھر سے یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں جو بھی گنہگار ہونگے ان کے خلاف برابر کارروائی کی جائیگی اور انکے خلاف مقدمہ چلایا جاکر انہیں سزا دی جائیگی -

Prorogation of the Assembly

Mr. Speaker : I shall read to the House a communication received just now from the Rajpramukh, which runs thus :

" In exercise of the powers conferred by sub-clause (a) of clause (2) of Article 174 read with Article 238 of the Constitution, I, Mir Osman Ali Khan, Rajpramukh of Hyderabad, do hereby prorogue the House of the Legislature of the Hyderabad State with effect from the 8th October, 1953."

The House was accordingly prorogued.